صدیق بک ڈپو - امین آباد لکھنؤ
طبع شد

انقلاب قسطنطنیہ
منشی موہن لال صاحب
بہ اہتمام صدیق بک ڈپو - امین آباد لکھنؤ
طبع شد
بار اول
قیمت ایک روپیہ

پیشہ طبقہ کے ہنگامون سے ملک کی تباہی۔ عجیب و غریب حیرت انگیز واقعات مختلف جماعتون کے
لیڈرون کا دلچسپ مکالمہ زبان اعلیٰ درجہ کی۔ اگر قصہ سے قطع نظر کی جائے تاہم ادبی حیثیت سے
کتاب دیکھنے کے قابل ہے۔ لکھائی چھپائی نفیس قیمت ۸

سرابِ فیشن

فیشن پرستی کے مہلک نتائج۔ اغیار کی تقلید کا قابل عبرت نتیجہ۔ موجودہ تعلیم اور کاروبار تجارت
کا موازنہ۔ ایک ہندوستانی نوجوان کا ایک یورپین لیڈی سے شادی کرنا اور آخر مین اس
بیوفا کے سلوک سے دست حسرت ملنا۔ قصہ کے اور بہت سے اندر تی تصلح بھی مکالمے آ گئے
ہین۔ اکل حلال کی فضیلت ذہن نشین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسکا پڑھنا اخلاق پر اچھا اثر
ڈالتا ہے۔ قیمت صرف ۸/

طوافِ زمین

جولیس ورن مشہور ناول نویس کے ایک جغرافیائی ناول کا ترجمہ۔ ارشد تھانوی کے قلم سے جو دل
آویزی اور زبان کے اعتبار سے قابل دید ہے۔ ایک یورپین بازی لگا کر اسی دن مین تمام
دنیا کے گرد گھوم آتا ہے۔ اس سفر مین اسنے جو جو عجائب و غرائب دیکھے سب اس کتاب مین
ناول کے پیرایہ مین درج ہین۔ لکھائی چھپائی نفیس قیمت ۸/

آثارِ سانچی

بھوپال کے قریب سانچی نامی ایک تاریخی مشہور مقام ہے وہان کے مناظر بے حد دلفریب ہین بعض شکستہ
عمارات اور کھنڈرات مین قدیم نقاشی اور فن مصوری کے جو جو نمونے پائے جاتے ہین۔ انھین دیکھکر
حیرت ہوتی ہے کہ زمانہ گذشتہ مین کیسے کیسے ماہرین فن موجود تھے بودھ مذہب کے عہد کے گنبد اور مینار و دربار
موجود ہین جنکے دیکھنے کے لیے امریکہ اور جرمنی تک کے لوگ آتے ہین اور یہانکے تاریخی حالات اور
معلومات سے مالامال ہو کر جاتے ہین۔ اور انکی اشاعت کرکے لاکھون روپیہ پیدا کرتے ہین۔
جناب ارشد تھانوی نے وہان کی سیر سے لطف اندوز ہو کر وہان کے تاریخی حالات اور نقش و نگار کو
اپنے مخصوص شاعرانہ انداز مین صفحات کاغذ پر نمایان کیا ہے۔ کتاب مصنف کی طبعزاد نظم و نثر سے
آراستہ ہے۔ کاغذ سفید عمدہ لکھائی چھپائی پسندیدہ قیمت ۸/

پتہ:۔ صدیقی بکڈپو امین آباد لکھنؤ

پہلا باب

دو مسافر

سنہ ۱۹۱۸ء کے موسم بہار مین ایک دن شام کے وقت فلسطین کی سڑک کے کنارے جو مسجد اقصے کی طرف چلی گئی ہے دو شخص زیر نخل بیٹھے ہوے کچھ باتین کر رہے ہین۔ کلام سے مترشح ہوتا ہے کہ اُن مین ایک کا نام راعز ہے اور دوسرے کا نام طہماز ہے۔ ایک ادھیڑ ہے اور دوسرا نوجوان راعز جسکا قیامت خیز شباب عالم سوز حسن تناسب اعضا قدرت کی بے نظیر صناعیون کا ایک نمونہ ہے دونون ترکی لباس پہنے ہوے ہین۔ ادھیڑ شخص جسکا نام طہماز ہے نوجوان سے بولا۔

راعز! کچھ ہمین بتاؤ تمھارے دل مین کیا ہے۔ مجھے تو معلوم ہوتا ہے تمھاری باتین کچھ مذاق کا پہلو لئے ہوے ہین۔

راعز۔ نہین جناب۔ مین دل لگی نہین کرتا۔ سچ کہتا ہون۔ اس سال یہ مسجد کا کان

جانے کا قصد ملتوی کر دیا ہے۔

طہماز۔ اگر تم مکان کا عزم فسخ کر رہے تو یہان بھی تمھین چھوڑکر جانے والے نہین

راقم۔ مین آپ کو مجبور کرنا نہین چاہتا کہ خواہ مخواہ میرے ساتھ زحمت اوٹھاؤ۔ بہتر ہے
مکان جاکر اپنا کاروبار دیکھو۔ میرے ساتھ کیون پریشان ہوگے؟

طہماز۔ اب یہان رہ کر کیا ہوگا؟ جو کچھ دیکھنا تھا دیکھ چکے اور جو ہونا تھا ہو گیا۔
خلافت ممالک اسلامیہ اور اماکن مقدسہ پر ضرور آفت آنے والی ہے اور وہ کسی
طرح ٹالے ٹل نہین سکتی۔

راقم۔ رہنے کے اسباب تو شاید مین آپ کے گوش مبارک تک پہونچا چکا ہون
اُس دن مسجد اقصیٰ کے مجاورون کی زبانی جو کچھ سُنا ہے اُس سے تو ظاہر ہوتا ہے
کہ چار ہی پانچ ماہ مین فلسطین و شام اور جزیرۃ العرب کے حوالی پر عیسائی قوم کا تصرف
ہو جائے گا۔ افسوس شام و فلسطین کا تمام علاقہ انبیاء سابقین کا مولد و منشاء ہے
اس لیے اسلام نے اسکو مقدس متبرک اور معراج نبوی صلعم کی پہلی منزل قرار دیا ہے
مسجد حرام سے۔ مسجد اقصیٰ۔ مسلمانون کا قبلہ مدت تک رہ چکا ہے اور وہ
اسکی طرف منہ ہو کر نماز پڑھتے ہین۔ اور یہ نسبت کیا کم ہے کہ وہ سرزمین
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دار الہجرۃ اور حضرت اسمعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کا
مولد و مسکن ہے۔ اگر ہم نے اسلامی اخوت اور شان قائم رکھنے کے لیے اس
قیامت خیز وقت پر اگر ہم لوگ یہان ملائکہ اور قوم کی جان نثاری کے لیے کچھ بھی
کام کر سکین تو ہماری زندگی کا مقصد حاصل ہے۔ خلافت مسلمانون کا خالص مذہبی
مسئلہ ہے اس لیے ہم کسی غیر مسلم طاقت کی مداخلت مسلمان کبھی روا رکھنے
والے نہین ہین۔

طہماز۔ ماشاء اللہ آپ کے خیالات پر قربان۔ کیا بچون کی طرح باتین کر رہے ہو
یہ ایک اہم مسئلہ ہے جسکا سمجھانا کبھی نہین سلجھ سکتا۔ مسلمانون نے ان
مسائل کی بابت اپنے اچھے خیالات صاف صاف ذمہ دار وزراے سلطنت برطانیہ
کے کانون تک بھی متعدد بار پہونچا دیے ہین اور ان مسائل کے متعلق جس خوش آئند
تیقن بھی ہے دوران جنگ مین مسلمانون کی دلجوئی بھی کی گئی مگر اُس کے خلاف

افسوسناک نتائج ظہور میں آرہے ہیں۔ اس لیے اب کیا ہو سکتا ہے اور تنہا تم کر ہی کیا سکتے ہو۔؟

راھز۔ گو آپ کا خیال صحیح ہے کہ ہم تنہا شخص کچھ بنا بگاڑ نہیں سکتے۔ پھر بھی اہل فلسطین اور شام کے معزز باشندے اگر دشمنوں سے اپنا ملک بچانا چاہتے ہیں اور قومی حریت اور اسلامی جذبات کو منتشر ہونا پسند نہیں کرتے وہ ضرور اپنا مذہبی اقتدار باقی رکھنے کے لیے سینہ سپر ہو کر اٹھ کھڑے ہوں تو تعجب نہیں وہ ضرور اس بات کے دل سے کوشاں ہونگے کہ ممالک اسلامیہ و اماکن مقدسہ غیر مسلم طاقت کی سیادت یا انکے جبر سے پامال کر دیا جائے۔ پس اگر ہم لوگ اٹھ کھڑے ہوئے تو ہم لوگ بھی ان کے پیچھے دشمنوں کی جماعت میں گھس کر اپنی نوکیکان تلوار کے جوہر دکھائیں گے اور ہر طرح اپنے مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس سے بہت کچھ ملک و قوم کو فائدہ ہوگا۔

طہماز۔ یہ تمہاری غلطی ہے کیا تم عیسائی طاقت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ کیا تمھیں معلوم نہیں سرویا۔ رومانیا۔ یونان۔ اٹلی جتنی طاقتیں ہیں ٹرکی کو پامال کر دینے کی فکر میں ہیں۔ انکی بے شمار فوج کا سیلاب جس وقت اسطرف امنڈ آیا فلسطین عرب اور شام پر کیا منحصر دیگر ممالک اسلامیہ کے باشندے اندرونی آزادی حاصل کرنے کے لیے خلیفۃ المسلمین سلطان ٹرکی کی سیادت سے منحرف ہو کر غیر مسلم طاقت کی سیادت کو قبول کرینگے۔

راھز۔ اسپر تو میرا بھی صاد ہے۔ اس سیلاب کو کوئی روک نہیں سکتا۔ کچھ دنوں میں قسطنطنیہ بھی مصر کی طرح مسلمانوں سے نکال کر ہمارا مذہبی اقتدار خاک میں ملا دیا جائیگا۔

طہماز۔ پھر کیوں اپنی جان پر خطرہ لا رہے ہو۔ اگر حیات ہے تو دینی اور دنیوی کام کرنا بیسیوں کام ایسے ہیں جن میں ملک و قوم کی ترقی متصور ہے۔

راھز۔ ایسا کام اور کون ہے۔ میں خانہ داری کی زنجیر میں جکڑا نہیں ہوں جو ہندوستان کی گرہستی کے دھندوں میں میرا دل الجھا ہے۔ میں ایک آزاد شخص ہوں کیوں دینی اقتدار کے قائم رکھنے کے لیے قربان ہو جاؤں۔

طہماز۔ اس طرح بے لگی جان دینے سے کوئی فائدہ نہین۔ اپنے وطن چلو۔ کسی مہ جبین سے شادی کرو۔ خودبخود خانہ داری کے کامون مین دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔

رامز۔ نہین مشفق۔ شادی کے نام سے نفرت ہے۔ ان بکھیڑون مین اپنے تیئن پھنسانا نہین چاہتا۔ ہان اگر بھائی صاحب کی کچھ خبر سے کان آشنا ہوجاتے اُسوقت شاید میرے خیالات مین تغیر ہوجاتا اور عقد کر لینے کا تہیہ کر لیتا لیکن اب اس بات کا تہیہ کر چکا ہون کہ جب تک اونکی کوئی خبر نہین ملتی تب تک دنیا کو منھ نہ دکھاؤنگا۔

طہماز۔ ایسا تہیہ کر لینا جاہلون کا کام ہے۔ اگر بھائی صاحب کی کشتی حیات بحر فنا مین غرق نہوگئی ہوتی زندہ ہوتے اب تک پلٹ آتے۔ آج چار پانچ برس سے جب انکی کوئی خبر ہی نہین ملی۔ تب اونکی فکر ہی کرنا عبث ہے۔

رامز۔ ایک طرح اونکی امید بالکل منقطع ہوگئی ہے لیکن کبھی کسی کی زبانی سننے مین آجاتا ہے کہ اُنکا خانہ حیات تاریک نہین ہوا ہے۔ کچھ دن ہوے کوئی شخص کسی گورنر کے دربار مین گیا تھا۔ لوگ کہتے ہین وہ اُنھین اپنی آنکھ سے دیکھ آیا ہے۔

طہماز۔ یہ خبر تو مین بھی سُن چکا ہون لیکن وہ جو کچھ کہتا ہے اوسپر اعتماد تو نہین ہوتا شاید یہ بھی کہتا تھا وہ عیسائی ہوگئے ہین۔

رامز۔ ہان یہ بھی سُننے مین آیا ہے۔ اسلام سے اُنھین نفرت ہوگئی عیسائی دین قبول کر لیا۔ لیکن عقل تو باور نہین کرتی۔ وہ اسلام کے سچے ہمدرد تھے۔ توحید کے قایل تثلیث کے ہمیشہ خلاف رہے۔ کیونکر اپنے دین برحق سے تارک ہوگئے۔

طہماز۔ درست ہے۔ مین اس بات کو مانتا ہون۔ اسی وجہ سے کبھی کبھی شک ہوجاتا ہے۔ یہ بتاؤ تمھارے بھائی سے اور بیت المقدس مین کسی بشپ سے کچھ جھگڑا اٹھا تھا کیا تم اسکا سبب جانتے ہو۔

رامز۔ جانتا کیون نہین۔ بیت المقدس کے بشپ نے مسجد حرام کی پاک

سرزمین پر سوٗر ذبح کرنے کی نیت کی تھی - اُسوقت بھائی صاحب ہی نے کچھ لوگون کے روبرو کھڑے ہو کر اس کے ادب و احترام کے تقدیس مین وعظ کہا تھا اور لوگون کو آمادہ کیا تھا کہ اس سرزمین مین صحابۂ کرامؓ کے مقدس مزار ہین اس بلیے فعل یہان نہین ہونا چاہیئے - چنانچہ لوگون نے بڑے جوش و خروش سے قابل احترام و متبرک زیارت گاہ کو بشپ کو اس فعل شنیع سے روک دیا بشپ دل مین پشیمان ہو کر واپس گیا - بدنصیبی سے اس سال ہم لوگون کے ذمہ سرکاری مالگذاری کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا - بشپ دل مین بات لیے وہان کے قانون گو سے ملا اور اُسکی اعانت سے ہم لوگون کی زمینداری ضبط ہو گئی - برتن کپڑے اور دیگر خانہ داری کے اسباب نیلام کرائے گئے - برادرا عیسائی مظالم غریب مسلمانون پر دن رات ہوا کرتے ہین جسوقت مجھے وہ بات یاد آتی ہے بخدا کلیجہ کانپ اُٹھتا ہے - مگر ہم لوگ تو ترکی مظالم سہنے کے عادی ہین - کہا جاتا ہے ترک جہان جاتا ہے - تباہی اور بربادی اس کے ساتھ جاتی ہے اور جہان وہ قدم رکھتا ہے وہان آبادیان ویرانون مین تبدیل ہو جاتی ہین لیکن یہ بات نہین تصویر کا دوسرا رُخ کچھ اور ہی کہتا ہے -

طہماز - بشپ کے اس مظالم کی داستان وہان کے گورنر کے کانون تک کیون نہ پہونچا دی -

رامز - بھائی صاحب اسی لیے گئے تھے - افسوس مقدر کی برگشتگی سے آج تک پلٹے ہی نہین - شفیق طہماز! جب ہم اپنی ریاست اور امارت کو کھو چکے - اس حالت کو پہونچ گئے تو اس فقیری حالت مین شادی کر کے خانہ داری کی زنجیر مین پھنسا اپنی جان ضیق مین ڈالنا ہے کہ نہین - اس لیے شادی کے نام سے میرے کان کھڑے ہوتے ہین - مین اس بلا مین دیدہ و دانستہ گرفتار ہونا نہین چاہتا -

طہماز - مگر صاحبزادے! بغیر شادی کیے کام بھی نہین چلتا - ابھی تمھین راز و نیاز سوز و گداز کی لذت ہی نہین حاصل ہوئی - افسوس تمھین دنیا کی دلچسپ صحبت اٹھانے کا موقع نہ ملا برادرا عورت اور بال بچون میں رہنے مین بڑا لطف حاصل ہوتا ہے - خدا تمھین شادی کرنے کی توفیق دے -

راشد۔ آپکا فرمانا بجا ہے مگر میرے لیے نہیں۔

اس کے بعد اُسنے چاروں طرف دیکھا اور اسکا اطمینان کر لینے پر کہ کوئی آدمی قریب تو نہیں ہے۔ اسنے آہستہ سے کہا۔

راشد۔ سُنا ہے یہاں انجمن اتحاد و ترقی قائم ہو چکی ہے۔ غیور۔ وطن پرست محترم انور بیگ اس انجمن کے بانی مبانی ہیں انور بیگ ایک شجاع اور با مروت افسر ہیں امید کی جاتی ہے کہ ایسے ہی وطن پرستوں کے ہاتھوں ملک آزاد ہو جائے گا۔ جبر و استبداد کا خاتمہ کیا جائیگا۔

طاہر۔ یہ خیال باطل دور رکھو۔ انور بیگ کی دال یہاں نہیں گل سکتی مجھے خطرہ ہے کہیں تم بھی ان سیکڑوں آدمیوں کی طرح جو وطن پرست تھے ظالم ارکان حکومت کے عتاب میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔ معلوم ہوتا ہے اسی لیے تمھاری قضا یہاں گھیر لائی ہے۔ مفت اپنی جان دیا چاہتے ہو۔

راشد۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کے سروں میں حب وطنی کا سودا سمایا ہوا ہے جو ملک و قوم کی خاطر عزیز جان کی پروا نہیں کرتے۔ کاش ہماری طرح یہاں کے لوگ بھی وطن پرستی کے مفہوم کو معلوم کر لیتے اور اس سے فائدہ اُٹھاتے۔ اور وطن پر قربان ہو بیٹھتے تو ہماری روح خلد بریں کی سیر کرے گی۔ اس لیے موت سے ڈرنا ہی کیا۔

طاہر۔ اس حمق کو خدا کے لیے دل سے نکال ڈالو۔ اپنے وطن کو پلٹ چلو یا پسند کرو تو حکومت کے صیغہ میں تمھیں کوئی عہدہ دلوا دیا جائے۔ ماشاء اللہ ذہین اور فاضل آدمی ہو۔ بے تکلف مجھ سے کہو۔ اور ایسی جہالت سے باز آؤ۔ یہ ایک ایسی روش ہے جو نہایت خطرناک اور لغو ہے اسمیں بجائے نفع کے مضرت ہی مضرت ہے۔

راشد۔ محترم دوست! معاف کرو۔ شاہراہ ترقی پر چڑھنے سے مست رہ کر میں اسلامی حریت قائم رکھنا چاہتا ہوں۔ مسلمانوں کا مطالبہ انصاف اور حق پر مبنی ہے اگر یورپ کی سلطنتیں ہمارے مطالبہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں تو انکو یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کو کبھی امن اور صلح کی زندگی میسر نہیں آ سکتی۔

چاند ہو رہا ہے - اے قدرت نے کیا جامہ زیبی عطا فرمائی ہے - کم سنی - شباب اور اطرحین کا رنگ ہی جداگانہ ہے - جوانی کے سرور اور شراب عشق سے آنکھیں چور ہو رہی ہین رخسارے کنول کے پتے سے مشابہ ہین - اُف کیسی شیرین او اُن سے لبریز چہرہ سے شہاب کی ہلکی ہلکی رنگت جھلک رہی ہے - اے بہشتی حور تو کس جرم مین قفر جان کو ڈھونڈھ رہی ہے - راستہ تلاش کرتی ہے - راستہ ملے گا مین تجھے راہ بتا دونگا - ذرا ایکبار مسکرا دے تاکہ یہ پژمردہ رخسارے گلاب کے پھولوں کی طرح شگفتہ ہو جائین - اور تردد افکار کی گھٹائین جو ترے گرد چھائی ہوئی ہین دفع ہو جائین مسرت سے چہرہ دمک اُٹھے -

رامز نے اپنے دوست طماز کو رخصت کرکے وہ رات تو اوسی بیابان مین کاٹی دوسرے روز لق ودق صحرا کی خاک چھانتا ہوا بمشکل مسجد حرام کی بستی مین پہونچا اور ایک مجاور کے مکان پر جس سے کبھی کی شناسائی تھی مقیم ہوا -

مجاور کا نام علی یوسف ہے - مسجد حرام اور مسجد اقصےٰ اور دیگر اماکن مقدسہ کی حرمت بچانے کے لیے تمام قصبے کے مجاور سعید بک پاشا سے صلاح کرنے گئے ہین سعید بک پاشا صوبہ دار اور ذی اثر شخص ہے - زیادہ تر جسکا قیام سالونیک مین رہتا ہے - سالونیک ایک خطرناک مقام بنا ہوا ہے نئے ارکان حکومت کے خفیہ مخبر خائنون کا پتہ لگانے اور انکو گرفتار کرنے کی فکر مین لگے رہتے ہین -

رامز نے اس مفہوم کو مد نظر رکھ کر تا وقتیکہ اہالیان قصبہ اور مجاور پلٹ نہ آئین اپنا قیام نہین رکھین گے اس لیے کچھ دنون علی یوسف کے مکان پر بود و باش کی -

علی یوسف کے مکان سے تفریح گاہ دور نہین ہے جس روز سے رامز یہان آئے ہین روزانہ ٹہلتے ہوے اُس تفریح گاہ مین جاتے ہین [illegible] اور تماشائیون کو یہ جگہ ایک نعمت ہے - روزانہ شام کے وقت یہان ہجوم کثیر جمع ہو جایا کرتا ہے - کوئی روشون پر ٹہلتا ہے - کوئی چمن اور سبزہ گھاس کے قدرتی فرش پر بیٹھا ہوا دوستون سے باتون مین مشغول ہے - کوئی چپ [illegible] کوئی کچھ کھا پی رہا ہے - اس طرح شوقین تماشائیون کا دستور ہے کہ روزانہ یہان آ

اور فرحت حاصل کرتے۔

آج رات زیادہ آ گئی ہے اتفاق سے تفریح گاہ مین ایک بھنگا بھی نہین۔ تاریکی زور پکڑے ہوئے ہے اور یہ ہندوستان بیٹھی ہوئی کسی فکر مین اُلجھ رہی ہے۔

ہمارا دوست راز خدا جانے کن کن شہرون کا پانی پی چکا ہے۔ صدہا مقامات کی پیمائش اس کے قدمون سے ہو چکی ہے اور نہ جانے کیا کیا دیکھ ڈالا ہے مگر اس دلستان کے گورے گورے چہرے کی جھلک اور زلف عنبر بار کی مہک دیکھنے سننے مین نہین آئی۔ اُسنے اپنی زندگی مین بہت سی حیرت افزا باتین مشاہدہ کی ہین آج کی سی تعجب انگیز بات کبھی دکھائی نہین دی۔ ہزارون خوبصورت پری جمال عورتین نظر سے گذرتی رہتی ہین۔ کبھی اسکا پاکیزہ نفس متاثر نہین ہوا۔ آج اس حسین وجمیل لڑکی پر آنکھ پڑتے ہی خواہ مخواہ سر اطاعت جھک گیا۔ کیون؟ شاید اس کے حسن وجمال مین کچھ معنوی خوبیان ہین۔ جن سے اسکو اپنے قلب وجگر پر قابو نہ رہا۔ دل ہاتھ سے جاتا رہا بے اختیار منھ سے نکلا۔

بصورت تو بت کز آفرید خدا
تراکشیدہ دست از قلم کشید خدا

یہ متفکر کیون ہے؟۔ کونسا اسے غم ہے؟ کیون کسی طرف آنکھ نہین ڈالتی؟ آسمان پر کیا دیکھ رہی ہے؟ راز کس سے استفسار کرے۔ کون اس کے سوالات کی گتھیان سلجھاوے۔ ان معمون کو حل کرنے والا کہان ہے۔ البتہ اس دوشیزہ سے گفتگو کرنے کی نوبت آئے تو یہ پڑی ہوئی مشکلین آسانی سے حل ہو سکتی ہین۔ لیکن یہ شرم وحیا کی پتلی ایک اجنبی شخص سے کیون ہمکلام ہونے لگی۔ راز تمھارا یہ منصوبہ بالکل بیجا ہے۔ کبھی کی تم سے شناسائی نہین۔ ہان اگر کوئی غیبی فرشتہ آجاتا تو تمھاری مشکل کشائی ہو جاتی۔ یہ بھی ناممکن ہے بہتر ہے صبر کرو صبر کا انجام اچھا ہوتا ہے۔

ہمارا دوست راز دوشیزہ کے پیچ وتاب مین پھنسا ہوا عمیق نظر سے اُسے گھور رہا ہے۔ اور کیا جانے کیسے خطرناک اندیشے دل مین جاگزین ہوتے

جاتے ہیں۔

کچھ دیر تک دوشیزہ کی نگاہ سطح فلک کی مساحت میں مصروف رہی جسکی وہ متلاشی تھی اُسکا سُراغ نہ ملا۔ رفتہ رفتہ آسمان کی خاک اُڑاتا ہوا اُسکا سمند نظر کسی دوسری سمت جا پڑا۔ دوشیزہ کے ہاتھ میں جست کا ایک سبوچہ تھا اُسے بآہستہ زمین پر رکھ دیا۔ پھر اپنے پژمردہ ہونٹوں سے ایک لمبی سانس لی اور آنسو کے دو قطرے اُسکے گل سے رخساروں پر ڈھلکتے ہوئے دوپٹہ کے آنچل پر گر پڑے۔

دوشیزہ نے پُرنم آنکھوں کی تری پونچھی اور سبوچہ کو اُٹھا کر نہر کے پانی میں غوطہ دیا اور چاہا پھر کر اپنے مکان کا راستہ لے۔

اتنے میں کوئی دوسری نوعمر لڑکی سبوچہ لیے اوسی نہر پر آئی اور اس دوشیزہ کا آنچل تھام لیا اور مسکرا کر پوچھا کیوں حمیدہ؟ تم پہلے چلی آئیں۔ میری راہ بھی نہیں دیکھی۔

دوشیزہ نے پلٹ کر دیکھا اودھر راہرو نے بھی حمیدہ کا پیارا پیارا نام سُن لیا۔ نام کیا تھا آب حیات تھا اُس کے جسم میں ایک طرح کی توانائی آگئی۔ باچھیں خود کھل گئیں۔

حمیدہ منھ پھیر کر ہنسی اور جواب دیا۔ اری زہرہ! تو اب آئی۔ میں سمجھی تھی آج اپنے ناناجان کے گھر روٹیاں توڑے گی۔ میرے یہاں کئی ایک [illegible] آئے ہیں۔ کھانا پکوانے کا انتظام کرنا ہے۔ میں نے کہا چلو پہلے پانی لے آؤں۔ پھر چولھے کا منھ پھونکوں۔

زہرہ — پیاری دیکھنا۔ یہ چال چوری ہے اب میں بھی تمھارے لیے نہ ٹھہرونگی۔ آج میں نے [illegible] اچھی خبر سنی ہے اب [illegible]

حمیدہ — [illegible] بات [illegible]

زہرہ — [illegible]

حمیدہ — [illegible]

زہرہ — اچھا سنو۔ آج [illegible]

حمیدہ — بس یہی خبر۔ کون اچھی بات ہے۔ [illegible]

پتنا بدوہی غنفور ہے۔ اسکی اور اُسکی صورت بالکل تشابہ کھاتی ہے۔ ویسا ہی چہرہ مہرہ۔ ویسا ہی لانبا قد۔ اور ویسے ہی ہاتھ پاؤن ہین۔

حمیدہ۔ (بہت آہستگی سے) مین تو صورت سے ناآشنا ہون تونے دیکھا ہے بتا سکتی ہے۔

زہرہ۔ ہان مجھے تو وہی معلوم پڑتا ہے۔ اسوقت تم بھی اچھی طرح دیکھ لو۔

حمیدہ نے چہرہ پر دوپٹہ سنبھالکر کنکھیون سے اجنبی کی طرف بمشکل نگاہ اُٹھائی مگر شرم سے فوراً ہی نیچے جھک گئی۔

اسوقت رامز کی عجیب کیفیت تھی۔ ہا! مین کیا معاملہ ہے؟ کیون دل بے قابو ہوا جاتا ہے۔ دیکھنا رامز یہ پُرخطر وادی ہے اسمین سیکڑون آزاردہ باتین پیدا ہونگی۔ ہاے مین کس کام کے لیے مکان سے نکلا تھا۔ انجمن ترقی واتحاد کے ممبرون کی تلاش مین اپنا شہر چھوڑا اپنے خیالات کی اشاعت مین مارا مارا پھر رہا تھا اپنی جماعت بڑھانے کے لحاظ سے ممبرون کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور کہان اس جادو جمال نازنین نے قلب و جگر تک مسحور کر لیا۔ اب مجھسے کوئی کام نہو سکے گا۔ تیر نظر کا مارا ہون زلف دوتا کا اسیر ہون۔ مجھسے ملک وقوم کا کوئی کام نہین ہوسکتا۔ اس غارت گر دین وایمان سب کچھ کھو دیا۔ تیغ ابرو نے میرے دلکو فتح کر لیا ہرگز نہین کبھی اسکی طرف رُخ نہ کرونگا۔ کیا عقل کھو چکا ہون۔ مگر مجھے تو اسنے اپنا شیدا بنا لیا ہے۔ اسکی صورت نے اتنا فریفتہ کر لیا ہے کہ یہ بھی نہین جانتا مین کون ہون کہان ہون خاندان برباد تو ہو ہی چکا تھا۔ اب کیا عشق کی ہتھکڑیان پہننا بدا ہے۔ کیا پہاڑ دل سے سر ٹکرا [illegible] قسمت مین لکھ دیئے۔ [illegible] اپنے کو کیون کھوئے جاتے ہو ابھی مشکلین بڑے بڑے [illegible] خبردار۔ ہوشیار۔ [illegible] اسکی چاہت چھوڑ دو۔ اور جس کام کے لیے بیڑا اُٹھایا ہے اسے فراموش مت کرو۔

[illegible]

[illegible]

حمیدہ اور زہرہ دونون نے ایک دوسرے کی طرف نگاہ ڈالی۔ زہرہ حمیدہ سے ہنسی کر رہی تھی اور حمیدہ مسکرا کر بات کا جواب دیتی جاتی تھی۔

حمیدہ بولی - چلو زہرہ دیر ہوئی جاتی ہے - گھر چلین -

زہرہ - اچھا - چلو - کل صبح اللہ نے چاہا اچھی طرح دکھا دونگی -

حمیدہ اور زہرہ اپنے مکان کی طرف چلی ہوئین ادھر یہ نوگرفتار دام محبت پیشانی ٹھونک کر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرتا ہوا اُس ظلمت کی گلی مین ملپٹ کر غائب ہوگیا

زہرہ اور حمیدہ پلٹ پلٹ کر دیکھتی جاتی تھین - مگر اوسکی صورت تاریکی کی وجہ سے محسوس نہوتی تھی -

تیسرا باب

دربار

مدت سے استنبول پر عثمانیون کی حکومت چلی آتی ہے اسوقت بھی وہ شاہی شہر کی حیثیت رکھتا ہے جابجا شاہی خاندان اور ارکان حکومت کی بستیان ہین - مساجد اور مدارس کی معقول تعداد ہے کسی زمانہ مین قریب قریب استنبول ایک اسلامی آبادی تھی - یہان غیر مسلم کم رہتے تھے عثمانیون کا قبضہ ہونے سے پہلے یہ استنبول ایک غیر آباد جگہ تھی اکثر وہ لوگ یہان آکے جسمین مقیم رہتے تھے جو غیر ملکون سے یہان آئے تھے مگر اب زیادہ حصہ یورپین قومون کا آباد ہے - جس سے اور بہترین آبادی ہوگئی ہے - البانیون بلغاریون کے بہت سے قبائل یہان بستے ہین اور ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے نام سے منسوب ہے - اکثر یہ گروہ پر مسلمان مسافرون کو لوٹا کرتے تھے اس لیے مسیحی سلطنتین اس بات کی درپے تھین کہ جو مظالم اسلامی حکومت نے انپر کیے تھے وہ انکا انتقام مسلم رعایا سے لین -

مندرجہ بالا قبائل مین سب سے زیادہ سخت اور خطرناک جرجیس البانی کا گروہ ہے - مسلمانون کے لیے بلقان کے پہاڑون کی راہ کو انھون نے دشوار گذار کردیا اسلیے انکو جلاوطن ہوجانا پڑا - اسوقت استنبول مین مسیحی حکومت ہے اور جرجیس یہان کا گورنر ہے - - دربار لگا ہوا ہے - کچھ لوگ باادب ایستادہ ہین اور کچھ ارکان حکومت کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین - گورنر سگرٹ پینے مین مشغول ہے - فوجی لباس زیب تن ہے - سکوت چھایا ہوا ہے - قاعدہ ہے کہ جبتک

غیر ممکن معلوم ہو رہا ہے کہ عیسائی حکومت کا پھریرا ٹرکی کی جان نثار قومین اوڑتے دیکھ سکین اور عیسائی حکومت قائم رہنے دین مین سمجھتا ہون ایک صدی کی متواتر کوششون اور ہنگامہ آرائیون مین بھی عیسائی حکومت کے پاؤن جمنا دشوار ہین۔

گورنر۔ (جرجیس) آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا سوائے دار العمارہ شاہی یعنی قسطنطنیہ کے ٹرکی حکومت کی بنیادین ہل نہ گئی ہین عثمانی سلطنت کے حصے بخرے کر ہی دیے گئے۔ صرف ٹرکی کی رعایا کیونکر اپنی حریت بچا سکتی ہے۔

چیف سکریٹری۔ خداوند! سلطان ٹرکی کے چار جلیل القدر افسر۔ انور بے۔ مصطفیٰ کمال پاشا۔ نوری بے۔ اور ناظم بک۔ اپنی پوری طاقتون سے اوٹھ کھڑے ہوے ہین۔ اون مین قومی اسپرٹ اسقدر زور دار ہے کہ تمام دُنیا کے مسلمان اُن کے جذبات کے دلدادہ ہو رہے ہین اور کل قوم اُنکی طرف کھنچی جا رہی ہے وہ اسلامی دُنیا کی نگاہون مین سچے قوم پرست بہادر معلوم ہو رہے ہین اسلیے اُنسے مسلمانون کی بہت کچھ دلچسپی ہو رہی ہے۔

جرجیس۔ ہمیشہ ٹرکی نے اپنی رعایا کے ساتھ تباہ کن بدسلوکی روا رکھی ہے۔ اس لیے یوروپ کے حُریت پسند کیون نہ اسکی خبر لین۔ ٹرکی معاملات مین مداخلت نہ کرین۔ آپ جانتے ہین فرانس الجیریا اور مراکش پر قابض ہے۔ بوسنہ وھرسک ہرزگوونیا اسٹریا کے قبضے مین ہین۔ یونان نے سلانیک چھین لیا ہے۔ اٹلی نے طرابلس پر قبضہ کر لیا ہے۔ مصر انگلستان کے ہاتھ مین ہے ٹرکی املاک و مقبوضات پر جب اسقدر قبضہ ہو چکا ہے تو اب دول یوروپ کیون خاموش بیٹھے ہین۔ ارمینیا کو ٹرکی سے آزاد ہی کر لیا۔ جب اسقدر وسیع ممالک پر عیسائی قوم اپنا نقارہ پیٹ رہی ہے تو اب باقی ملک پر کیا ہمارا تصرف نہو سکے گا۔ مسلمان ہمارا کچھ نہین کر سکتے۔

چیف سکریٹری۔ مگر خدا نہ کرے کہین اسلامی دُنیا مین مخالفت کی آگ بھڑک اوٹھی تو اسکا بجھانا ایک طرح سے بہت مشکل ہو جائیگا۔

جرجیس۔ جناب! عیسائی قومین حریت پسند ہین وہ ایسی خوبی سے حکومت کرنا

نہین چاہتین - مسیح کے نام پر شمشیر برہنہ اٹھ کھڑے ہوے ہین - دیکھ لینا کس
بیباکی اور آزادی سے مشرقی ممالک مین سلطنتین قائم کرینگی - آتش حرب و کینے
دیجیے کچھ حرج نہین - خون کی دھار سے بجھادی جائیگی -

چیف سکرٹری - عیسائی قوم بلا کسی رکاوٹ اور ہنگامے کے ٹرکی کا دو ٹکڑا
کر دے یہ میری بھی غرض ہے - مگر جزیرۃ العرب اور اماکن مقدسہ اسلام پر قبضہ ہوجانا
سہل کام نہین ہے - معاف کیجیے گا گذشتہ واقعات کی طرف نگاہ ڈالنے سے
نظر آتا ہے جسوقت عیسائی قوم اسلامی مقدس مقامات پر تصرف جمانا چاہے گی
اسی وقت شیدایان قوم و ملت (تمام دنیا کے مسلمانون) مین اضطرابی اور
بے چینی کا مادہ پھوٹ نکلیگا - اور اپنے مقدسہ مقامات پر فدا ہونے کیلیے
طیار ہوجائین گے - کیونکہ اسلامی دنیا مذہبی جذبات پر مبنی ہے -

جرجیس کی آنکھین سرخ ہوگئین چہرے پر غیظ آلود پسینہ جھلک آیا - ذرا
خشکی سے جواب دیا -

جناب! عیسائی لوگ اس معاملے مین آپ سے صلاح نہین چاہتے - جسوقت
بیت المقدس مسجد حرام اور مسجد النبی پر چڑھائی کے وقت اگر فوج بھیجی ہوئی تو
الجیریا - مراکش - سلانیک کی نئی حکومتین ہماری مدد کرینگی یا نہین -

چیف سکرٹری - کیون نہ کرینگی - الجیریا - مراکش - سلانیک کی عیسائی قومون
کا خاص منشا ہی یہ ہے کہ پہلے اسلامی مقدس مقامات پر دخل کر لیا جائے اور
مسلمانون کا شیرازہ توڑ دیا جائے - اور ہم لوگ تو جان نثار ہین ہماری خاص
غرض تو یہی ہے کہ جزیرۃ العرب کو ٹرکی کے تصرف سے نکال لین اور اس مین
صرف عیسائی رہین - مکہ - مدینہ - یا اور - مین پر عیسائی حکومت کا پھریرا اہلہاتا
نظر آئے -

جرجیس - بس ہو چکا بیجیے - ان باتون کو یہین ختم کرو - اور کام کرنے کی
سبیل نکالو -

یہ کہکر گورنر پاشا کا جرجیس خفیہ کی طرف جھکا اور بولا -
غسل کا وقت آگیا ہے اور دربار برخاست کیا جاتا ہے - سر شام آپ پھر

مجھ سے پہلے کا کچھ خاص باتوں میں مشورہ لیتا ہے۔ اور ہمارا افسر صاحب بک بہت بڑا افسر نامبردار ہے۔ وہ ہر طرح طیار ہے۔ شام تک میں کسی کی زبانی اوسکے پاس جنگ کا باجت کہلا بھیجونگا۔

بادشاہ کانسٹب۔ جبار شاد۔ بہادر صاحب بک شجاع اور اعلیٰ درجہ کا سپاہی ہے مجھ کو یقین ہے کہ حضور کے نام کے ساتھ تمام تاریخیں بہادر صاحب بک کے نام کی تعریف کرتی رہینگی۔

گورنر کرسی سے اٹھا۔ ساتھ ہی حاضرین بھی کھڑے ہوگئے۔ دربار کے اختتام کی خبر دینے والا نقارہ بجنے لگا۔ جرجیس نے اپنے خیمہ کی طرف مراجعت کی حاضرین بھی گھوڑوں پر سوار ہو کر اپنے کیمپ کو آئے۔ دربار کا دروازہ بند ہوگیا۔

باب چوتھا

مرشد سے ملاقات

رات کے وقت مسجد حرام کے وسیع میدان کے قریب کسی رفیع الشان عمارت کے پائیں باغ میں ایک طویل القامت عیسائی ٹہل رہا ہے۔ آسمانی سطح ماہ دو ہفتہ کی ضیا سے منور ہو رہی ہے۔ زمین پر چاندنی صاف بکھری اور بالکل چاندنی بچھی ہوئی ہے۔ باغ میں رنگ برنگ پھول کھل رہے ہیں شمیم عنبر بیز کی لپٹ سے باغ معطر ہو رہا ہے۔ نوجوان چہل قدمی میں مصروف ہے کہ اتنے میں کسی کے گانے کی آواز نے کان کے پردوں کو ہلایا نوجوان عیسائی اس دلکش آواز سے متاثر ہوا زیر نخل ایستادہ ہو کر اس نغمہ کا لطف اٹھانے لگا۔

کچھ دیر یہی کیفیت رہی۔ گانا بند ہوگیا اور نوجوان کسی کے انتظار میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اتنے میں باغ کے گوشے سے ایک شکل سفید کپڑوں میں لپٹی ہوئی نکلی اور آہستہ آہستہ بڑھنے لگی۔ نوجوان دیکھتے ہی بیتابی کے ساتھ اس سے ملا اور سوال کیا۔

نوجوان۔ کون ہے با مرشد۔

نام سنتے ہی وہ انسانی شکل ذرا تیزی سے اور آگے بڑھی جیسے اسے کوئی شناخت

کا لفظ استعمال کیا پھر نوجوان کے سوال کا جواب دیا۔

خداوند مرخص ہی ہے۔

مرخص ایک کافری خواجہ سرا ہے۔ اسکی آواز سنتے ہی وہ نوجوان اور بھی اضطرابی کے ساتھ آگے بڑھا۔ قریب پہونچتے ہی آواز دی۔

اُس ترک سے کیا تم سے ملاقات ہوئی تھی۔ تمھیں دیر لگنے سے مجھے بہت اندیشہ تھا۔

مرخص - پیرومرشد! سخت پریشانی اُٹھانا پڑی۔ تب کہین پتہ لگا۔ غروب آفتاب سے مین اُسکی تلاش مین لگا۔ مین نے تمام اسلامی درگاہون کی خاک چھانی اُسکا نشان تک نہ ملا۔ مجبور ہوکے مسافرون کے اڈے کی راہ لی وہان بھی جانا بیکار ہی ہوا۔ کوئی پتہ نہ چلا حیران و پریشان ہاتھ ملتا قصر بلدر کو پلٹ رہا تھا۔ اتنے مین قصر مین صغیر کی مسجد کے احاطے مین زیر نخل کھجور ایک شخص چادر سے لپٹا زمین پر سوتا ہوا دکھائی دیا۔ غلام اُسکے قریب پہونچا متواتر آواز دینے پر اُسکی آنکھ کھلی اور وہ اضطرابی کے ساتھ اٹھ بیٹھا۔ میری اُسکی آنکھ چار ہوگئی۔ مین پہچان گیا یہ وہی ترک ہے جسکی فکر مین حضور کئی روز سے لگے ہوے ہین۔

ترک کے حالات سُننے کا وہ نوجوان بہت ہی مشتاق تھا۔ مرخص کی لمبی چوڑی تمہید سُننا اُسے ناگوار ہو رہا تھا۔ گفتگو ختم ہونے پر اُسنے سوال کیا۔

"خیر۔ ان باتون کو رہنے دے۔ یہ بتا وہ ساتھ آیا ہے۔ اور آیا ہے تو وہ کہان ہے۔؟"

مرخص کو طول طویل جملے استعمال کرنے کی بہت بڑی مہارت ہے۔ چاہے کیسی ہی بات کیون نہو؟ وہ بلا کسی مبالغے اور دو چار جملے فضول استعمال کئے باز نہ آتا تھا۔

مرخص بولا۔ خداوند۔ ساتھ ضرور ہے مگر دل سے نہین آیا۔ وہ ترک نہایت بدذات اور شریر النفس ہے۔ کہتا تھا مین تیرے بادشاہ کے منہ مین پیشاب کرتا ہون۔ مین نے حضور کا نام نامی لیا اور کہا۔ ہمارے سردار نے آپکو یاد کیا ہے۔ اسنے جواب دیا۔ جا اور کہدے مین انکا تابعدار نہین ہون۔ فرصت ہوئی تو کسی دن ملونگا

اپنے کام کے وقت مین کسی کی نہین سنتا - فادوی نے لاکھ سمجھایا بجھایا اور کہا میرے ساتھ چلو گے تو بہت کچھ انعام پاؤ گے - مگر وہ خود پرست کسی طرح راضی نہوا - ناچار غلام نے دھمکیان دینا شروع کین اور کہا مین تیری عزت بگاڑ دونگا - تب تو وہ بڑبڑاتا ہوا میرے ہمراہ ہولیا پھر دریا کے کنارے آ کے بولا ٹھہر جا تھوڑا پانی پی لون -

نوجوان اس بے سروپا گفتگو سے منغض ہوگیا جھلا کر بولا -

اسقدر غل کیون مچاتا ہے - اس وقت ہے کہان ؟ جلد سامنے حاضر کر -

مرفص نوجوان کی جھلاہٹ سے بہت دلگیر ہوا جواب دیا -

"یہان ہے - اسی باغ مین ہے"

ترک کو اپنے ہمراہ نہ لانے کا بھی سبب تھا وہ جانتا تھا کہ بجز خوجون کے بیگمون کے محل کے باغیچہ مین کوئی مرد نہین آسکتا - اور اسی سے وہ دروازے پر اسکو چھوڑ آیا تھا -

مرفص کا جواب سنکر نوجوان عیسائی کو کسی قدر طیش آگیا مگر ضبط کیا پوچھا - ہان - یہی - اسی باغ مین - وہ شخص تجھ سے ہزار درجے ایماندار اور قابل اعتبار ہے - مرفص آہستگی کے ساتھ "یا خدا" کہکر وہان سے دروازہ کی طرف لمبے لمبے قدم قدم رکھتا ہوا چلدیا -

وہین ٹھہرتے ہوے نوجوان عیسائی نے ایک سرد آہ بھری اور آسمان کی طرف نگاہ ڈالتے ہوے بولا -

"میرے محسن ! میرے مرشد !! ممکن ہے آپ میری زندگی سے مایوس ہوگئے ہون کیونکہ مدت سے آپ کی زیارت سے فیض اٹھانے کا موقع نہ ملا - میری حیات کی امید منقطع ہوگئی ہوگی - کیونکہ وطن سے جدا ہوئے بہت دن ہوگئے بچپن کا زمانہ جب خیال آجاتا ہے اور آپکے وہ خوشگوار افسانے جو اکثر تعلیم کے وقت سنایا کرتے تھے یاد آجاتے ہین دل بہت ہی بے قابو ہوجاتا ہے اور حریت کا مادہ زور پکڑنے لگتا ہے - آپ ہی کی توجہ سے حریت کی دلدادہ اور وطن پرست جماعت ایک وسیع پیمانے پر مرتب ہوگئی ہے اور امید

کامیابی کی صورت نظر آرہی ہے یقین ہے کہ ہم منزل مقصود تک باسانی پہونچ
جائینگے - اور ہمارا مقصد بغیر خونریزی کے حاصل ہوجائے لیکن نہیں عیسائی
اقوام ہمارے خون کی پیاسی ہو رہی ہے وہ کبھی اس بات کو روا نہ رکھے گی کہ عثمانی
رعایا اُنکے قابو سے نکل جائے اور کعبہ شریف - مدینہ منورہ اُنکے زیر نگین
نہ رہے - اسے جو اسلام توحید کا قایل ہے - وہان پیروان تثلیث کا نقارہ بجیگا
کیونکہ اسلامی دنیا قائم رہ سکے گی - اور کیونکر مسلمان اپنے مذہبی فرائض ادا کرسکینگے

یہ کہکر نوجوان نے پھر ٹھنڈی سانس بھری اور فکر و اندیشے کے دریا مین
غوطہ کھاتا ادھر ادھر ٹہلنے لگا -

تھوڑی دیر بعد مرخص اُس ترک کو ساتھ لیے ہوے نوجوان کے روبرو کھڑا ہوگیا
ترک کا رنگ گورا - بدن دُبلا تھا - عمر ساٹھ برس سے کچھ زیادہ ڈھلکی تھی - سر پر
بال نہ تھے لیکن ریش تابہ ناف لٹکی ہوئی - کپڑے بہت میلے تھے - ہاتھ مین تسبیح
تھی - دو پہر رات کو مسلمانون کے دشمن عیسائی اقوام کے بیٹر لشکر کی آمد سُنکر
اُسکو بڑی فکر دامن گیر ہوگئی - اسوقت بھی نوجوان کے سامنے کھڑے ہونے
پر اُسکا جسم کانپ رہا تھا - مرخص کے ساتھ ترک کو دیکھکر اس نوجوان نے اشارہ سے
مرخص کو رخصت کردیا - ترک بولا -

خدا جہانپناہ کو تا صد سال سلامت رکھے - حکومت کا دو ر دورا ہو
مین نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے - ایک غریب مسلمان ہون - مجھے کیون پکڑوا
بلایا ہے مجھکو چھوڑ دیجیے -

نوجوان - آپ کسی قسم کا اندیشہ نکیجیے اور نہ کوئی خوف کھائیں - آپ
پر مہربانیان رہا کرینگی جناب سے صرف دو چار باتین دریافت کرنا ہین اسی لیے آپکو
تکلیف دی گئی ہے اگر اجازت ہو تو مین آپکے قدم مبارک کی خاک لیکر پیشانی پہ
مل لون - تاکہ میرے دینی اعتقاد مین کچھ برکت ہو -

خاک قدم کا لفظ سنتے ہی وہ ترک دو تین قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوگیا -
جن جن اندیشون سے دماغ بھرا ہوا تھا - اُنمین اور بھی اضافہ ہوا - یہ خیال پیدا
ہوا کہ شاید یہ شخص عیسائیون کا کوئی جلیل القدر افسر ہے - اور مجھ سے یہان کے

اندرونی حالات پوچھنا چاہتا ہے۔ ضرور یہ ہمارے بھیدوں کی ٹوہ لینے آیا ہے۔ ایک عیسائی کو مسلمان کی خاک قدم لینا چاہئے تھی۔ یہ لوگ پہلے اسی طرح آدمیوں کو اپنے اخلاق سے خوش کرتے ہیں۔ پھر سور وغیرہ کا حرام گوشت کھلا کر اسکا دین لیتے ہیں۔ ترک نے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا۔

"آپ امیر آدمی ہیں ہم غریبوں کے قدم چھونا کسی حالت میں زیبا نہیں۔ یہ حضور کی کسر شان ہے۔ دوسرے ہمارے پاؤں میں بیوائیاں ہیں پیوست اکھڑ گیا ہے آپ کی نازک انگلیاں چھل جائینگی۔ ہاں دعا کرتا ہوں خداوند عالم آپکا اقبال بلند رکھے اور آپکی حکومت کا آفتاب دنیا بھر میں درخشاں رہے آپ کی قوم ترقی کرے اور قدرت سے جاہ و منال عطا ہو۔

نوجوان۔ مسکرا کر۔ میں آپکے دلی مقاصد سمجھ گیا۔ میں عیسائی نہیں بلکہ مسلمان ہوں۔ آپ خیال کرتے ہیں کہ میرا ہاتھ لگنے سے آپکا جسم ناپاک ہو جائے گا۔ کیوں یہی بات ہے نا۔

ترک کی زبان رک گئی کچھ جواب نہ دے سکا۔ کچھ دیر سکوت کا عالم طاری رہا اور پھر زبان کو حرکت دی۔

ترک۔ نہیں جناب۔ یہ بات نہیں ہے۔ ہم اور آپ دونوں ایک ہی خدا کے بندے ہیں۔ انسانوں میں ان باتوں کا تکلف نہیں ہونا چاہئے۔ یہ تو ایک قسم کا تعصب ہے۔ اس سے کبھی برکت نہیں حاصل ہو سکتی۔

نوجوان۔ آپ پیر مرد شفیق اور درویش باخدا ہیں۔ میں گنہگار مسلمان ہوں آپکا مقصود سمجھ گئے مجھکو آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ یہ بات بتائیے کہ قبل غروب آفتاب آپ جو یہاں بازار میں بیٹھے ہوئے علم نجوم سے کچھ حساب لگا رہے تھے اسوقت کسی پاس کھڑے ہوئے مسلمان سے آپنے کہا تھا تمہاری قوم پر مصائب شلیث نازل ہونے والی ہیں۔ کیا اس کلمہ کا آپکو دھیان ہے۔

ترک۔ جناب دن بھر میں خدا جانے کتنی باتیں زبان سے نکل جاتی ہیں کس کو یاد رہتی ہیں۔ ہاں مجھے کچھ خیال آتا ہے ایک مسلمان ضرور میرے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اور اس سے کچھ باتیں بھی ہوئی تھیں۔ مگر یاد نہیں کس قسم کے

ذکر واو کا رہتے -

نوجوان - آپنے اوسے کبھی پہلے بھی دیکھا تھا -

ترک - نہین صاحب مین پہلے کبھی نہین آیا - یہان کسی مخلوق سے آگاہ نہین البتہ اُسکا چہرہ دیکھنے سے ضرور دل پر چوٹ پڑتی ہے - شاید اُسے کہین دیکھا ہے -

نوجوان - کہان دیکھا ہے - کچھ خیال ہے -

ترک - یہ نہین بتا سکتا غریب مسلمان ہون کشکول گدائی ہاتھ مین لیے شہر بشہر پھرا کرتا ہون - کہان کسے دیکھا ہے کہین ذہن نشین رہ سکتا ہے -

نوجوان - آپ درویش باخدا ہین - گدا گر نہین ہین - آپکے لیے اللہ تعالیٰ ہر جگہ اعلیٰ ترین سامان بہم پہونچا سکتا ہے - جنگل مین بھی منگل ہے -

ترک - غریب اور فاقہ کش آدمیون کو آپ ایسے سخی باذل اشخاص مل ہی جاتے ہین - انھین سے اونکی شکم پوری ہوتی رہتی ہے اور اسی سے وہ کسی کے سامنے ہاتھ نہین پھیلاتے - ہم لوگ مولوی ہین آپ لوگون کے پادری کی طرح مسلمان بچون کو انجیل مقدس کی تعلیم دیتے رہتے ہین - آپکے اسکولون مین انجیل کا درس لابدی ہے اور ہمارے مکتبون مین قرآن شریف پڑھانا فرض سمجھا گیا ہے - آج چار پانچ سال ہوے میرا شاگرد اسی شہر مین آکے کھو گیا اُسے مین اپنے بیٹے کی طرح چاہتا تھا چنانچہ اُسکی تلاش مین اس جوار مین بھی آنا ہو گیا -

نوجوان - کچھ پتہ لگا -

ترک - آج ہی دوپہر کو یہان آیا ہون - یہ وسیع شہر ہے اُسکا سراغ لگنا دشوار معلوم ہوتا ہے - آپ جس مسلمان شخص کا حوالہ دے رہے تھے اُسکا چہرہ مُہرہ ملتا ہے جسکی تلاش مین سرگردان اتنی دور نکل آیا ہون لیکن تو آپکے علم مین تو وہ مسلمان نہین بلکہ عیسائی ہے - وہ میرا [illegible] نہین سکتا - آپکی آواز بھی اس نوجوان کی آواز سے مشابہ معلوم ہوتی ہے -

اس جملہ نے ... کہان کا سحر تھا کہ نوجوان عیسائی متاثر ہوکر رہ گیا

قدمون پرگر پڑا - ترک نے اٹھا کے بدقت اوسے کھڑا کیا - اور پوچھا اچھا اپنے حال سے آگاہ کیجیے -

نوجوان - پیر مرشد! کچھ زیادہ مدت نہین گئی - آج پانچ سال ادھر جو بدقسمت مسلمان آپ کی خاک قدم چومتا تھا اور شرف تعلیم سے بہرہ اندوز ہو رہا تھا اور آج بھی غروب آفتاب سے پہلے جس سے فرمایا تھا کہ تم پر مصیبت آنے والی ہے وہی بدنصیب مسلمان عیسائیون کے پھندے مین پھنسکر خاندانی عزت پر پانی پھیرنے والا اسلام کے پاک مذہب سے تارک ہوگیا - افسوس بے دین ہوکر قوم کو برباد کرنے والا بجائے قرآن کے انجیل کی تقدیس قائم کرنے والا - توحید کے نام کو مٹانے والا عیسائیون کے ہاتھ سے پلا ہوا صاحب بک مین ہی ہون - آگے نہ کہا گیا چشم دریابار سے شکون کی طغیانی ہوئی - روتے روتے عجیب و داستان تر ہوگئے -

نوجوان باتین کر رہا تھا اور ترک محویت کے ساتھ ان باتون کو سن رہا تھا سردار صاحب بک بے دین ہوگیا آہ اسنے وطن پرستون مین جو روح پیدا کی تھی وہ کمزور اور ضائع ہوگئی - آہ حصول عزت اور دین کے لیے ہم جو کوشش کر رہے تھے وہ اسی محترم کی پیدا کی ہوئی روح تھی اسنے تو ملک و قوم پر بڑے بڑے احسانات کیے تھے - اے خدا! کیا وہ یہین تک ختم ہوگئے - افسوس اب ہم خطرات کو پیش نظر رکھین گے کسی کے مواعید پر بھروسا کر لینا بھی سراسر جہل ہے جسطرح اسنے اپنی زندگی عیسائیون کے پھندے مین پھنسکر خراب کر دی تعجب نہین دیگر شیدائے وطن اور قوم پرست اشخاص عیسائیون کے جال مین پھنس جائین اور قوم کا نام مٹا دین - ہائے اسلامی شیرازہ شکست ہوگیا اسکا قلق بڑا ضعیف اب ہم کس کی تقلید کرین جسکا نام لے دینے سے عیسائیون کے رونگٹے کھڑے ہو جایا کرتے تھے - وہی صاحب بک آج عیسائی بن گیا - کچھ دیر تک ترک کی زبان انھین منصوبون مین بند رہی پھر سوچا - اس نوجوان کی باتین کچھ غلو سی معلوم پڑتی ہین - عیسائی جماعت غیر کفت مسلمانون کو دیکھکر اسی طرح کا مذاق کیا کرتی ہے آخر کار ترک نے پھر سلسلہ سخن جنبانی کی -

ترک - کرنل صاحب! یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ امیر با توقیر ہین جس کی

تلاش میں اسطرف آیا ہوں وہ آپ نہیں ہیں وہ ایک مفلس قلاش مسلمان کا لڑکا
ہے وہ صالب بک کیونکر ہو سکتا ہے - اسے تو لوگ صالب صاحب کہا کرتے تھے
صالب بک فوجی جرنل تھا - اور تھا وہ دو زانو بیٹھکر پڑھتا -

پیر روشن ضمیر یہ بد نصیب درحقیقت وہی صالب ہے - یہی آپ کے روبرو بیٹھکر قرآن شریف
اور دیگر مذہبی مسائل کا درس لیا کرتا تھا - یہ وہی گنہگار ہے - اکثر غسل کے وقت یہی
تہمد کفنی حضور کے سیدھی کھونٹی پر سے لیا کرتا تھا اور رات ان قدموں کی خاک لیکر
چشم وجبین پر ملا کرتا تھا - میرے ساتھ ایک لڑکی بھی درس لیتی تھی - حضور کو
یاد ہوگا -

زیادہ کہنا نہ پڑا - لڑکی کا نام سنتے ہی ترک کے قلب وجگر پر گہری چوٹ پڑی
آنکھوں سے آنسوؤں کے تریڑے بہنے لگے - پوچھا -

ترک - بیٹا - صالب بک اب مجھے کہنے کی ضرورت نہیں - تمہاری شیرین زبان
اور بھولی بھولی باتیں جب تک حیات ہے یاد رہینگی - شاید کسی وقت میری نظر
تمہارے چہرے پر پڑی اور دل بول اٹھا یہ عیسائی نہیں - صالب نظر آتا ہے - جو میرا
زیر تعلیم تھا - مگر تمہارا لباس اور وضع دیکھکر کچھ کہہ نہ سکا - اسوقت بھی جب تم
گفتگو کر رہے تھے - وہی آواز اور وہی رنگ ڈھنگ وہی صورت جو بچپن میں زیر نگاہ تھی
آنکھوں کے تلے پھر گئی - لیکن یہ کیا صاحب کا نام صالب بک کیونکر ہو گیا جس کے
نام سے مسلمانوں کو فضیلت تھی - آج وہ عیسائی کیونکر ہو گیا - اکثر سننے میں آیا کرتا
تھا کہ اب عیسائیوں کے گورنر جنرل کا ملازم ہو گیا ہے کسی جلیل منصب پر ممتاز ہے
گورنر سے بہت پیار کرتے ہیں آج وہ باتیں صحیح معلوم ہوتی ہیں -

صالب بک - پیر دستگیر - آپ سے اجر ہوا آپ پر ظاہر ہوگیا تھا انسان
چاہے جتنی کوشش اور تدبیر کرے قسمت کے لکھے کو مٹا نہیں سکتا - آہ میں
پہلے ایک دیندار مسلمان تھا روزہ نماز کا پابند اور آج مذہب ترک کر دینی
مقدس کتابوں کو فضول خیال کر کے مسیحی دین کا قائل ہو گیا - بجائے قرآن کے
انجیل کا پیرو بنکر اپنے دین کی تبلیغ کرنے لگا -

ترک - کیا عیسائی گورنر کے مجبور کرنے سے عیسائی ہوئے - کسی کی زبانی

تو پڑھنے میں آیا ہے کہ لائق لیڈیوں کے پیچھے تم نے اپنا دین کھو دیا۔
صاحب۔ یہ چھوٹی باتیں ہیں گزری ہوئی ہیں۔ میں اپنی داستان آپ سے کہونگا۔ کیون عیسائی ہوا۔ میری زندگی دن رات طرح طرح کے تفکرات میں گھری ہوئی ہے۔ جسم کے اندر ایک چنگاری ہے جو ہر وقت سلگا کرتی ہے اس وقت آپ کی صورت دیکھ کر وہ اور بھی دہک اٹھی۔ ابھی بہت سی باتیں کہنا ہیں۔ چلئے گھر چبوترے پر بیٹھیں۔ اطمینان سے اپنی کیفیت گوش گزار کروں۔
یہ کہکر صاحب بک کرنل اوٹھ کھڑا ہوا ترک بھی ساتھ ہو لیا۔ گھر کے چبوترے پر دونوں بیٹھ گئے۔ صاحب بک نے اپنی پُردرد داستان چھیڑ دی۔

باب پانچواں

خواب

لگی بڑی ہوئی ہے جو ارض بیت المقدس۔ مسجد اقصےٰ۔ مسجد حرام پاک اور متبرک مقاموں کو مسیحیوں کے دست برد سے بچانے والا ہے جو اپنی زندگی کو ملک و قوم کے نام پر وقف کر چکا ہے حمیدہ کے خوبصورت چہرے کو دیکھنے کے بعد کیا وہ اپنے اُس عہد کو قائم رکھ سکے گا۔ آزادی کی طرف جس کی طبیعت مائل ہو گیا وہ کسی معشوق کے زلف دوتا میں اسیر ہو سکتا ہے۔ جو شخص عورت کو اپنے اوپر حرام سمجھتا ہو گیا وہ مستقل مزاجی سے اس عہد کا پابند رہے گا۔ یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا حمیدہ کے مرقع حُسن کا جمال گلگوں چہرے کا نور اور اوسکی آنکھوں کا کاجل جس کو کسوٹی پر کھینچ رہا تھا ارادہ کا دل قابو سے نکل گیا۔ صبر و شکیب نے دو ٹوک جواب دیا۔ جذبہ عشق اور شوق اشتیاق نے ورغلایا۔ چلو دریار تک چلیں آنکھیں سینک لیں۔ انھیں خیالات میں اُلجھا ہوا یہ نو گرفتار دام محبت باغ سے نکلا۔ پتہ نہیں وہ گلچہرہ کون ہے کس سے پوچھیں۔ ارادہ کیا ڈیرے پر چلو دہیں سراغ لگائیں گے۔ طرح طرح کی فکر و اضطراب میں غوطے کھاتا مکان پر آیا۔ بستر پر لیٹ رہا۔ آنکھیں بند کر لیں۔ حمیدہ کی تصویر سامنے پھرنے لگی۔ ریشم کی طرح سیاہ اور نرم بالوں کی لٹیں کالی ناگنوں کی طرح سینے پر پڑی تھیں۔ کانوں میں بُندے۔ جھومر جھومتا تھا

ہاتھ مین بیش قیمت رومال اور پاؤن مین نہایت عمدہ ہلکا سا بوٹ تھا آنکھون مین بلا کی کشش جس عضو کی طرف رامز کی خیالی نگاہ پڑتی تھی بے چین کرتی تھی - رامز نے گھبرا کے آنکھین کھول دین - دیکھا کوئی نہین ہے - نہ اوس زہرہ جمال خورشید خصال کا پتہ ہے -

موسم بہار کے آتے ہی ہزارون بُلبلین دیوانہ وار پھولون پر نثار ہونے لگتی ہین - شراب محبت سے سرمست بھونرے آزادی کے ساتھ ہر پھول پر منڈلاتے پھرتے اور رس چوستے رہتے ہین - حمیدہ تم گلزار پُر بہار ہو - تمھارا ہر پھول شگفتہ ہے - لیکن یہ شگفتگی کس کام کی وہ پھول کیا - جسپر کوئی بُلبل نثار نہو وہ شمع کیا جسپر کوئی پروانہ نہ جلے - وہ حُسن کیا جسکا کوئی شیدائی نہو - قسمت کا مارا ہمارا دوست رامز شام کے وقت ہوا کھاتے اس باغ مین آگیا - تمھاری شرمیلی نگاہون نے اوسکا اندوختۂ دل خاک سیاہ کردیا - اب کہان جائے - بیچارہ یہ بھی نہین جانتا - تم سے ملنے کی آرزو ہے - تمنا ہے کیا اُسکی خواہش پوری ہوگی ہے اسکے سوا اور کچھ وہ نہین چاہتا -

رامز اکتا کر بستر سے اُٹھا ادھر اودھر ٹہلنے لگا - محبوب سے ملنے کی تدبیر سوچتا تھا کوئی تیر نشانے پر نہین بیٹھتا -

شام کے [illegible] رامز علی یوسف ملاقات کو آیا کرتا تھا - آج کسی ضرورت [illegible] رامز کے قریب جا آیا - علی یوسف کا [illegible] -

[illegible] اسکا نام جانتے ہین؟

علی یوسف - (کچھ مسکرا کر) جانتا کیون نہین ہون وہ میرے بہنوئی کے گھر رہتی ہے - ہمارے مکان پر بھی اکثر آتی رہتی ہے حمیدہ نام ہے ہم لوگ سب بہت مانوس ہوگئے ہین -

رامز - حمیدہ [illegible] وہ اتنی مسافت طے کرکے یہان کیون آئی - کیا اُسکے مان باپ نہین ہین؟

علی یوسف - ہان معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے والدین کا جامۂ حیات شاید قطع ہوگیا ہے تم بھی تو اپنا مکان اناطولیہ مین بتاتے ہو - اسکا بھی وطن اناطولیہ ہے شاید تم اسے پہچان لو - اناطولیہ مین ایک مولوی رہتے تھے - سُنتے ہین وہی اسکے نانا جان تھے -

راقم یہ سُنکر سخت تعجب ہوا جبہ پر بشاشت برسنے لگی جواب دیا -

ہان وہ ایک بزرگ آدمی تھے - خیر یہان کیسے آگئی -

علی یوسف - اسکی قسمت کا ستارہ گردش مین ہے - اس کے مان باپ اسے ساتھ لیے حج کرنے آئے تھے واپسی کے وقت عرب کے بدوؤن نے انھین لوٹ لیا بدنصیب حمیدہ بھی اپنے والدین سے چھوٹ گئی - حمیدہ کہتی ہے کہ قزاقون نے مان باپ دونون کا نخل حیات قطع کردیا -

راقم - پھر آپ لوگون کے ہاتھ کیونکر آئی -

علی یوسف - کمبخت قزاقون نے اسکا زیور کپڑا اُتار لیا اور اسے عرب کے ریگستانی میدان مین تنہا چھوڑ دیا - یہ روتی ہوئی ادھر اُدھر بھٹک رہی تھی - میرے بھولی کا ایک خدمتی اتفاق سے حج کرنے گیا تھا ادھر سے نکلا وہ اسے اپنے ہمراہ یہان لیتا آیا -

راقم - اسے آپ نے مجھ سے کبھی [illegible] -

علی یوسف - کوئی چارہ [illegible] ہوگئے -

[illegible]

علی یوسف - [illegible] - [illegible] پہچانتے بھی تھے

راقم - تو کسی معتبر شخص کے ساتھ وہ اسکے مکان پہنچ جاتا -

علی یوسف - ابتدا مین [illegible] تلاش بہت کچھ کی تھی - مگر [illegible] [illegible] -

راقم - آپ نے ملازم [illegible] ہمراہ کردیا ہوتا -

علی یوسف - ملازمون کی آمد و رفت رہتی ضرور ہے - اول وہ شہر شہر [illegible]

پھرتے ہیں - دوم اسکا سن اس قابل نہیں کہ نوکرون کے حوالے کر دی جائے -
جوان لڑکی ٹھہری - سوم خشکی کا راستہ - ریگستان کا معاملہ - پیادہ پاؤں کی سست کیونکر
گوارا کر سکتی ہے - اب آئے ہمارا اور ہمارے بہنوئی کا قصد تھا کہ اس لڑکی کو اسکے
گھر بار سپرد کرا دیں - مگر سنتے ہو کیسی آفت آنے والی ہے - عیسائیوں کا کیڑا لشکر
سنا ہے حملہ کرنے والا ہے - اپنی اپنی پڑی ہے - ہمیں تباہ کیونکر جا سکتے ہیں -
رافع - حمیدہ اپنے والدین اور وطن کی یاد تو روتی ہوگی -
علی یوسف - کچھ دن اُدھر دن رات رویا کرتی تھی - اب رہتے رہتے
مساوات ہو گئی - اور میری بہن اُسے بہت چاہتی ہے اور وہ بھی اوسکو مادر مہربان
سمجھتی ہے - جب کبھی حمیدہ کو اُسکے وطن پہونچانے کا ذکر چھیڑا - میری ہمشیرہ رو رو کر
آفت مچا دیتی ہے -
رافع - یہ بھی اُسکی خوش قسمتی ہے - اللہ نے ایسی مہربان عورت کو حمیدہ کے گلے کا ہار
کر دیا - اسوقت اسکی عمر کیا ہوگی -
علی یوسف - کوئی دس یا گیارہ سال کی عمر تھی وہ یہاں آئی تھی - اور تقریباً پانچ
سال سے وہ یہاں رہتی ہے - اسوقت عمر تو پندرہ برس سے کم نہ ہوگی -
رافع - یہ کہیئے وہ شادی کے لائق ہو گئی - مگر جب تک وہ اپنے وطن پہونچا
نہ دی جائے گی شادی ہونا محال ہے -
علی یوسف - ہاں انداز تو یہی کہتا ہے - لیکن وطن پہونچانا بھی تو دشوار ہے
تمہارا وطن بھی انطاکیہ ہے ارادہ ہے تمہارے ہمراہ کر دوں اور اسی لئے اُس روز تم
اسکا ذکر بھی چھیڑ دیا تھا -
رافع - کیا کل وہ یہاں آئے گی -
علی یوسف - یقینی بات ہے میں نے اپنی خواہر کو خبر پہلے سے کہدیا ہے
وہ اُسے اپنے ہمراہ لے آئیگی - تم اُس سے استفسار کروگے بہت سی باتیں
کھل جائینگی - حمیدہ جیسی خوبصورت ہے ویسی ماشاء اللہ سیرت کی بھی ہے - نہایت
سمجھدار لڑکی ہے - طباع ذہین اسقدر ہے - عربی ادب کی خدا جانے کتنی کتابیں
دیکھ ڈالیں - اُسے دیکھ کر دل چاہتا ہے گلے لگا لے -

انتظار مین ہے کہ تیرے کانون مین اوس دلدار کا یہ نقرۂ شیرین [illegible] تجھے مین تجھے پیار
کرتی ہون ۔ اس جملے کے لیے کب سے کان ترس رہے ہین
یکایک رامز کو کچھ خیال آگیا - سڑی سودائی تو نہین ہوگیا - کس سے کلام ہے
حمیدہ یہان کہان - تیری مجنونی کیفیت تجھے لے نہ ڈوبے ۔ تجھے اوس حسین کی
پاک محبت نہین - تو تجھے بدنام کردے گا - اوسکی عصمت مین فرق آجائیگا - لوگ
سنین گے تو کیا کہین گے - حمیدہ آوارہ ہے - غیر مانوس شخص سے محبت کر بیٹھی -
بس اب خاموش خبردار زبان سے کوئی لفظ خلاف شان نہ نکلے - دیوار ہم گوش دارد
تو کیا الحمد کہ زمانہ اسی خواہش مین گذر جائیگا - باشد گذر جائے - مین امید کی رسی
نہین ٹوٹنے دونگا - ایک نہ ایک دن وہ خود کہے گی تمہارا ریاض پورا ہوا قفل
سکوت توڑو - مین بھی تمہاری طرح ناشکیب ہو رہی تھی - تمہارے ذکر اور فکر نے
مجھے دیوانہ بنا دیا تھا آج وہ کشمکش جاتی رہی - آؤ - آؤ - دل مین آؤ -

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست

دیکھو آج نسیم سحری کس انداز سے اٹھکھیلیان کر رہی ہے - اسکا ایک ایک جھونکا
دل مین گدگدی پیدا کر رہا ہے - ماہتاب کی شعاعین صفحۂ دل پر گلکاریان کر رہی ہین
کائنات کے ذرہ ذرہ مین مسرت کی جھلک ہے - آج رنج و غم کا نام و نشان
نہین - مسرت در و دیوار کی بلائین لے رہی ہے - خوشی کی دیوی محو رقص ہے -
دیکھو گوشۂ چشم مین اشک مسرت کس انداز سے جھلک رہے ہین - دل محبت
کے بحر بیکران مین بار بار غوطہ کھا رہا ہے - آج کوئی سد کاوٹ نہین - جسطرح
آسمان پر دو بادلون کے ٹکڑے مختلف اطراف سے آکر مل جاتے ہین اور
ایک ہو جاتے ہین - اسی طرح ہم دونون بھی دیر خرابات کی ٹھوکرین کھانے
لگے ہین -

محبت کے سودائی کو اس خیال نے بہت کچھ تسکین دی - نیند کے خمار سے
آنکھین بند ہوئی جاتی تھین - بستر پر لیٹ رہا - جھپکی آگئی - خواب مین دیکھا
حمیدہ کے ساتھ نکاح ہوگیا ہے - وہ حمیدہ کو لیکر اپنے وطن جا رہا ہے سفر
عجیب دلکش منظر نظر آیا - [illegible] آسمان سے ریشم کی ڈوری [illegible]

سطح پر بہ رہی ہے - وہ بہتی ہوئی کچھ دور نکل گئی - رامز نے بھی اس خیال سے
تعاقب کیا دیکھیں یہ کہاں جا کر ٹھہرتی ہے - اس نے دیکھا وہ ریشم کی ڈوری نہیں اسکی
حیثیت مبدل ہو کر نیلگون سمندر میں ملگئی ہے - پھر سمندر کا نیلا پانی سنہری ہو گیا -
رامز سمندر کے ساحل پر کھڑا بغور دیکھ رہا ہے - یکایک سمندر کے پانی میں
تلاطم پیدا ہوا اور صدہا زرین کنول شگفتہ ہو گئے - ایک بہت ہی خوشنما کنول پر
اٹھتی جوانی کے نشے میں چور حسن و جمال پر مغرور رشک دلستان حمیدہ بیٹھی ہوئی
رامز کے چہرے کو دیکھ دیکھ مسکرا رہی ہے - اور حنائی انگلیوں کے اشارہ سے
اسکو اپنی طرف بلا رہی ہے - رامز کا دل بیتاب تھا - چاہا سمندر میں کود پڑے
پشت پر کسی نے اسکا دامن تھام لیا - رامز نے پلٹ کر دیکھا تو پشت پر پریشان
حمیدہ کھڑی کہہ رہی ہے - یہ بحر بیکران ہے - خبردار کہیں اترنے کا قصد نہ کرنا - ڈوب
جاؤ گے - چلو ہم تم اپنے وطن چلیں - اس مسرت کے سین میں رامز کی آنکھ
کھل گئی -

چھٹا باب

پھولوں کے نام

ہم گذشتہ باب میں رامز کا خواب اور نیند ٹوٹنے کا حال لکھ چکے ہیں رامز بستر سے
اٹھا صحن میں آیا دیکھا قرص آفتاب مشرقی گوشے میں جلوہ گر ہے - طائران
خوش الحان حمد باری میں مصروف ہیں - رامز کھڑے کھڑے طائروں کے
چہچہے اور زیر و بم کے نغمے سن رہا تھا - اتنے میں علی یوسف مسکراتا ہوا سامنے
آکر کھڑا ہو گیا اور بولا -

"کل مجھے گمان تھا - خدا جانے حمیدہ یہاں آئے گی یا نہیں - آج [illegible]
کے وقت ہی سے حمیدہ اور منیرہ یہاں آگئی ہیں" -

یہ جانبخش مژدہ سنتے ہی رامز کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا - بے ساختہ
زبان سے نکلا -

"کیا آ گئی"

علی یوسف۔ آج میں نے اُس سے کون کلام نہیں کیا عث اتنا غرور کہا۔ کیا [illegible]
سے ملنا چاہتی ہو۔ مگر اُسنے سر ہلا دیا۔ تو یا وہ تمھاری ملاقات کی خواہاں نہیں۔

رامز۔ آج کیوں نہیں۔ کیا کہتی ہے۔

علی یوسف۔ اسکا کوئی جواب ہی نہیں دیتی معلوم ہوتا ہے اُسے شرم دامنگیر ہے
وہ دیکھو دروازے کے پاس حمیدہ اور زہرہ دونوں کھڑی ہیں تمھارے وطن کی دختر
ہے۔ شناخت کرو۔ جسکا رنگ گورا ہے وہ حمیدہ ہے۔

رامز نے جس دلستان کو سمندر کے ساحل پر دیکھا تھا اسوقت دروازے کے
پٹوں کے اوٹ میں وہی زیبا شکل نظر آئی۔ علی یوسف کو مخاطب کرکے پوچھا۔
اسکے والد بزرگوار کا نام کیا ہے؟

علی یوسف۔ تم خود کیوں نہ استفسار کرلو۔ میں یہیں بلاتا ہوں معلوم ہوتا ہے
وہ یہاں آنا چاہتی ہے۔

یہ کہکر اُسنے حمیدہ کو آواز دی۔ شرم کاہے کی۔ یہ تمھارا نام پوچھتے ہیں۔ یہاں آؤ
اور اپنے خاندان کا پتہ بتاؤ۔

حمیدہ نے شرم سے گردن [illegible]۔ زہرہ نے حمیدہ کا ہاتھ [illegible]
نہیں ہو۔ ماموں جان بلاتے ہیں۔ اپنے وطن کے آدمی سے [illegible]
کاہے کی۔

حمیدہ نے زہرہ کی باتوں کا جواب نہ دیا۔ بلکہ اُس کے ہاتھ سے فوراً اپنا ہاتھ
چھڑا لیا۔

رامز۔ بیوی! کیوں نہیں آتیں۔ شرم کاہے کی کیا تمھارا مکان اناطولیہ میں ہے۔

حمیدہ کا چہرہ کسی اندرونی انتباہ سے سرخ ہوگیا زہرہ سے بولی۔
"چلو اپنے گھر چلیں"

زہرہ۔ چلتے چلتے ٹھہر کر تو کل رات [illegible]۔ پلک تک نہ جھپکائی۔ وہاں تو
کہتی تھیں اُنسے اپنے وطن کی باتیں پوچھونگی۔ جب یہاں آگئیں تو گھر چلنے کی
ٹھن گئی۔

حمیدہ کے لبوں پر ہنسی کا نام نہیں۔ لیکن چشم فسوں ساز سے مسکراہٹ عیاں تھی

حمیدہ کے نام کو دیکھ کر بے اختیار رافعہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ ایک قسم کا
حمیدہ کا اظہار محبت ہے اور وہ اس ذریعہ سے اپنی چاہت کی تصدیق کرتی ہے۔
رافعہ آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا قیمتی بنچ پر بیٹھ گئی اور پھولوں سے بنے ہوئے
حمیدہ نام کے حروف کو اٹھا کر اپنے رخساروں سے مل دیئے اور پھر اسی ترتیب
سے رکھ دیئے۔

اتنے میں حمیدہ ناز مشتاقانہ کے ساتھ آکے اوسی بنچ پر بیٹھ گئی۔ رافعہ سے بولی آپا
دنیا میں تمہاری ہوں اور تم میری۔ ہم تم ایک جان دو قالب ہو کر دنیا کے
کار خیر کریں جیسے ایک قوم کی کہلائی ہو۔ آپکو مسیحی مظالم سے نجات دلانا اور
آزادی کی بسر کرنے کا موقع بہم پہونچانا چاہتی ہوں۔ آپ دیکھتی ہیں کہ مسلمانوں
اور مسیحیوں کے تعلقات میں کشیدگی اور منافرت پیدا کرنے کی کوشش ہو رہی
ہے۔ دونوں قومیں ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہیں پس جس طرح ممکن
ہو ملک کو خونریزی سے بچائیں۔ مسلمان صلح و فلاح کے حامی ہیں۔ اور
خونریزی دفع کرنے کی ساعی ہوں۔

ابھی حمیدہ اپنی اسپیچ ختم کرنے نہ پائی تھی اور نہ رافعہ کوئی جواب دینے پائی تھی کہ
اتنے میں نقارہ بجنے کی آواز آئی۔ معلوم ہوا کہ مسیحی لشکر سامان حرب ساتھ لیے
قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا چاہتا ہے۔ شہر میں اعلان ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے
اپنی حیرت انگیز شجاعت دکھائیں اور اس خدمت کو نہایت خوبی سے
انجام دیں یہ فرض ہر مسلمان کا ہے۔ جو جیش اور اسکے گروہ کے لوگ یہاں آگئے
ہیں۔ اور پہاڑی پر خیمہ زن ہیں۔

باب ساتواں

فوجی جنرل کا انتخاب

اس خبر سے باشندگان بیت المقدس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ چہرے زرد
پڑ گئے خوف سے تمام جسم کانپ رہے تھے۔ خدا اپنا فضل کرے۔ رب العالمین
ہمارا حافظ ہے بجز ان جملوں کے اور کوئی لفظ سنائی نہ دیتے تھے۔ رافعہ کی دلجوئی اور

[illegible] لوگوں نے ایک انجمن منعقد کی اور جلسے کی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا۔ بزرگ
[illegible] معزز اشخاص اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ سب
[illegible] ہوگا۔

علی یوسف نے انجمن کے مقاصد بیان کرکے لوگوں سے رامز کا انٹرویو کرایا
اور کہا انجمن اتفاق و اتحاد کے آپ سرگرم ممبر رہ چکے ہیں۔ اسلامی طبقے کے بیلے
فدائی شخص ہیں۔ حاضرین نے اس بہادر کے نام پر تحسین و آفرین کے نعرے مارے
اسکے بعد علی یوسف نے سب کو مخاطب کرکے کہا۔

بھائیو ہمارے پاس جو خبریں آئی ہیں وہ نہایت اہم ہیں۔ ہماری اقوام
ومذاہب پر بہت بڑا دھکا لگنے والا ہے۔ مسیحی ہم میں نفرت و حقارت کو نشوونما
بخشنے کے لیے آئے ہیں اور انکا کثیر لشکر ہم سب کو تباہ و برباد کرنے کے لیے
کمربستہ ہے۔ اس لیے ہم سب کو پوری توجہ کرنا چاہیے۔ اگر آپ سب صاحب
اتحاد و اتفاق پر مضبوطی سے قائم رہنے کا مشورہ دیں تو ایک اعلان اپنے علاقوں
میں تقسیم کریں اور دشمنان قوم کی چالاکی سے ملک کو آگاہ کریں۔ یہ اعلان بلغاری
صوفی [illegible] اور ترکی وغیرہ زبانوں میں لکھے جائیں اور رؤسا و قبائل کے سرداروں
کے پاس [illegible] بھیجے جائیں تو آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔

ایک [illegible] نے کھڑے ہوکر کہا۔

آپ کی رائے صائب ہے میں اس سے صرف اتفاق ہی نہیں کرتا بلکہ تقسیم اشتہارات
کی خدمت اپنے ذمہ لیتا ہوں۔

رامز بزرگ کے الفاظ سنکر کھڑا ہوگیا اور کہا۔

میں ان محترم بزرگ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے اس خدمت کو انجام دینے
کا فخر حاصل کیا ہے۔ صرف ایک مشورہ باقی رہگیا ہے کہ اس مسیحی لشکر کے متعلق کیا
کیا جائے۔ پیارے بھائیو ہمارے محترم بلغاری۔ یونانی اور البانی کی ریاستیں
تقریباً نصف قرن سے اپنے ذاتی اغراض کی تہ میں اسکا اظہار کر رہی ہیں کہ ترکی
حکومت کے حصے بخرے کر دیے جائیں۔ بھائیو وطن پرست دوستو ہوش میں آؤ
سوچو اور غور کرو یہ سلطنتیں تمہارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ اور وقت

تک جو امن وامان تمھارے مقدس مقامات پر رہا ہے ہماری متحدہ ساعی کا نتیجہ
اور ہماری قربانیون کا ثمرہ ہے۔ جو ملک کے امن وامان پر ہم حیرت سے آتے ہین۔
بایں ہمہ ہمین اس سے بھی انکار نہین کہ دولت عثمانیہ کی انتظامی حالت
کسی قدر خراب ہورہی ہے تاہم ہم کوشش کرتے ہین کہ اس شکایت کا دور
ہو۔ ہم سوچتے ہین ملک کی کمزوریان رفع ہون اور رعایا آرام وآسایش سے
بسر کرنے کے قابل ہوجاے۔ محترم بزرگو! آپ سمجھ سکتے ہین کیا غیر قوم سے
رہنے کا اتفاق ہم ملحوظ نہیں کر دیں گے ہم آزادی سے بسر کر سکین گے۔ کیا آپ
دیکھ سکین گے کہ ہمارے مقدس اماکن یعنی پاک مسجدین گرجا تغیر ہوجائین
اور ملک مقدم مسیحی جامہ پہن لے۔ اسلام پر تباہی آئے۔ اسلام کی کتابین غتربود
ہوجائین۔ انجیل کی تعلیم ہو ہماری اولاد مذہب سے بے بہرہ ہوجائے۔ ہمارے دینی
مسائل خاک مین دبا دیے جائین۔ جبکہ ہمین اسلام سبق دے رہا ہے کہ ایسے
موقعون پر جہاد سے کام لو۔ مذہب پر حرف آنا بہت بری بلا ہے مسیحیون کی
حکومت قائم ہوجانے سے مسجد اقصیٰ۔ اور دیگر عبادت خانون مین سناٹا
چھا جائے گا۔ لوگ نیا طرز اور نئی روش اختیار کرین گے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی
یکلخت موقوف ہوجائے گی۔ پنجگانہ نماز کا کوئی قائل نہ رہے گا۔ رسول مقبول صلعم
کے نام لینے سے نفرت ہوگی۔ ان باتون کو گرہ مین باندھ لو۔ زیادہ کیا کہون
متبرک عبادت خانون کو ہمیشہ کے لیے ہاتھ سے کھو دینا پڑیگا۔ اسوقت اگر
ہم متفق ہوکر اپنے مال ومتاع کی محبت ترک کردین۔ جان کی پروا نہ کرین تو ممکن
ہے۔ خدا ہماری مستعدی دیکھ کر ہماری مدد کرے۔ اگر آپ دینی اخوت کے لیے
قومی آزادی کے خاطر ایثار نفسی نہ دکھلائین گے تو خدا ہمارے ارادون کو پست کردیگا
اور اسلام کی تلوار ہمیشہ کے لیے کند ہوجاوے گی اور ہم طوق غلامی ہمیشہ کے لیے
زیب گلو کرلین گے۔ آج بڑی مسرت کا دن ہے۔ آج دین اسلام کے پیرو اور
اس پاک مذہب کے معتقد کم مشکلات کے وقت ہزارون کی تعداد مین فراہم ہوئے
ہین۔ آؤ۔ بھائیو! ہم لوگ باہم مل کر جناب صمدیت مین عہد وپیمان کرین کہ مسیحیون
کے حملہ آور ہونے کے وقت اسی طرح ہماری جماعت فراہم رہے اور دشمنان ملک

قوم کے دانت کھٹے کرے۔ ہم آزادی کے خاطر اپنی جانیں قربان کرتے رہیں۔
اپنے اپنے جسم کا لہو بہا کر عرب کی سرزمین کی پیاس بجھائیں۔

یہ منظر نہایت عجیب تھا۔ حاضرین غیرت و حمیت کے جذبات سے [illegible]
اور انتقام کا جذبہ اور خودداری کی اسپرٹ برقی رو کی طرح جسم میں دوڑ رہی تھی۔
آنکھوں سے جوش نمایاں تھا۔ پانچ ہزار آدمیوں کی زبان سے ایک ساتھ نکلا بیشک
قوم و ملک پر ہم سب نثار ہونے کے لیے آئے ہیں۔ ہم نے اپنی جانیں قوم
کی حریت قائم کرنے کے لیے وقف کر دی ہیں۔ اگر دشمنوں کو مارا تو فاتح کے
لقب سے دنیا میں سرخرو ہوئے اور مرے تو قومی شہید کہلائے اس سے
بہتر اور ہماری عزت کیا ہو سکتی ہے۔

دیر تک اس پرجوش نعرے سے انجمن کا ہال گونجتا رہا۔ جب سکون ہوا تو
رامز نے پھر کہا۔

غیرت۔ حمیت۔ حریت۔ [illegible] کا نام ہے میں دعا کرتا ہوں [illegible] تعالیٰ تمہاری
کوششوں میں برکت [illegible] آپکو کامیابی بخشے۔ آپ [illegible] کی
قوت و شوکت کو [illegible] سب حضرت آمین
[illegible] کے نعرے کے ساتھ کرہ گونج اٹھا۔ علی یوسف [illegible]
[illegible] قوم [illegible]
اور جسکی کشادہ پیشانی [illegible]
جسم جسارت و بسالت کے خمیر سے بنایا گیا ہے جسکی رگوں میں [illegible]
موجزن ہے۔ کتنی دور مسافت طے کر کے یہاں آیا ہے اور [illegible]
کے جنگ و جدل کے موقع پر تمہاری پشت و پناہی کریگا۔ گو ہم بھی نہیں کہتے
کہ میدان کارزار میں کیسا ثابت ہوا ہے جنگی قواعد سیکھی بھی ہا نہیں۔ لیکن
اسکی نگاہ سے اسکے دلی جذبات سے ہم لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے
یہ معمولی شخص نہیں۔ تلوار کا دھنی ہے۔ یہ اپنے ارادوں میں مستقل ہے اسلیے
ہم اس کے ہاتھوں میں فوج کی باگ دیتے ہیں اور اسے [illegible] بناتے ہیں
یہ ہمارا جرنل ہے۔ کل میں اسی بہادر کو لیکر بہت [illegible] سلطنت کو [illegible]۔

سلطان محمد خامس سے اسکو سالار لشکر کا معزز عہدہ دلا دینگے ۔ شاہی اجازت سے کوئی شخص ان کے حکم سے انحراف نہ کرے گا ۔ مجھے اُمید ہے کہ جو بہادر نجیب انجیا نیت سے مصیبت کے بحر ظلمات مین پھاند پڑنے کو طیار ہو چکا ہے وہ رامز ہماری اس تحریک سے متفق ہو کر سلطان کے پاس چلنے سے کبھی گریز نہ کرے گا اور ہزارون کی جماعت مین ایستادہ ہو کر میری دی ہوئی اس عزت کو فخر و مباہات سمجھے گا ۔

اس کے بعد علی یوسف ایک زرین ہار لے کر اسٹیج پر کھڑا ہو گیا ہزارون کی نگاہین اُس ہار پر اور رامز پر پڑنے لگین ۔ اتنی بڑی عزت مل جانے سے رامز مسرت سے کھل گیا اور پھر اسٹیج پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے بولا ۔

برادران ملک اور فرزندان قوم ! ہمکو چاہیئے اب سکون و اطمینان سے کام شروع کر دین ۔ خدا ہمارے نصب العین کو قائم رکھے اور یہی وہ چیز ہے جو ظلم و ستم کی بنیاد کو اکھاڑ پھینکے گی ۔ آج سب صاحبون کے روبرو مین پاک خدا و پاک رسول کا نام لے کر عہد کرتا ہون کہ جب تک ان ہاتھون مین ہتھیار اُٹھانے کی قوت رہیگی تب تک دشمنان ملک و قوم کو تباہ کرنے سے منھ نہ موڑونگا ۔ جان عزیز کے بچانے کے لیے میدان کارزار سے کبھی یہ قدم ہٹ نہین سکتے ۔ لہذا آپ سب صاحب بھی ہمارے پشت پناہ رہین اور وقت مصیبت ہماری اعانت فرمائین ۔

رامز نے اپنی اسپیچ ختم کی علی یوسف نے کھڑے ہو کر وہ گوٹے کا زرین ہار رامز کے گلے مین ڈالدیا ۔ چارون طرف مبارک مبارک کی صدائین بلند ہوئین ۔

مغرب کا وقت تھا ادھر مسجدون مین ملاؤن نے اذان دی ۔ ادھر جلسہ برخاست ہوا ۔ جوق جوق لوگ سڑکون گلیون کی طرف راہی ہوئے ۔

علی یوسف اور رامز [illegible]

باب آٹھواں

بوسہ

آج لیلۃ القدر کا دن ہے قرص ماہتاب سے جلوہ گاہ دُنیا منور ہو رہی ہے۔ کوئی پہر بھر رات گئی ہوگی مسجد اقصےٰ کی سڑک پر ایک شخص زیر نخل کھجور ایستادہ ہے معلوم ہوتا ہے کسی کے انتظار میں کھڑے کھڑے اسے دیر ہوگئی ہے۔ پاس ہی سڑک پر سیکڑوں آدمی اُس کے پاس سے گذرتے جاتے ہیں لیکن اُسکی جانب کوئی دھیان بھی نہیں دیتا۔ کوئی گھنٹہ بھر بعد تین عورتیں اُس سڑک پر نکلیں جو نوجوان کو دیکھ کر پہلے ٹھٹکیں پھر پاس آکے کھڑی ہوگئیں۔ ان عورتوں میں دو تو ادھیڑ ہیں۔ اور ایک جوانی کی اُمنگوں میں چور نشہ شباب سے مخمور دکھائی دے رہی۔

ناظرین کیا آپ نے اس نوجوان شخص کو پہچانا اگر نہ پہچانا ہو تو ہم بتائے دیتے ہیں وہ اس ناول کا ہیرو اور مسجد اقصےٰ کے مجاوروں کا مہمان رافع ہے۔ جسکو قوم نے سپہ سالاری کی خدمت عطا کی ہے۔

رافع کی نگاہ ان تینوں عورتوں کو دیکھ کر پہچان گئی ان میں ایک تو علی یوسف کی بیوی زبیدہ اور دوسری اوسکی بہن نجبن اور تیسری وہی مصیبت زدہ دستنا حمیدہ ہے جس کے چہرے سے ماہتاب کی ضیا ماند پڑی تھی۔ زبیدہ اور نجبن ستاروں کے نقطہ مقابل تھیں جن میں حمیدہ کی شبیہ نور چاند تھی ہوا کا ایک جھونکا حمیدہ کے مشکبو زلفوں سے مس ہوتا تھا۔ رافع کے مشام جان کو تازگی بخشتا گیا کون کہہ سکتا ہے کہ یہ جھونکا حیات بخش ثابت ہوا یا نہیں۔

جتنے روز تک رافع پردیسی اور غیر کفو سمجھا جاتا تھا اُتنے دن تک علی یوسف کی عورتیں سامنے نہیں آتی تھیں۔ غیر کفو کا سامنا کرنا مذہباً درست بھی نہیں۔ اسوجہ سے پردہ ہوتا رہا۔ جب سُنا کہ رافع مہمان ہی نہیں ہیں بلکہ قسطنطنیہ پر جو مصیبت آنے والی ہے اوسکے دفعیہ کی فکر میں اپنی جان تک قربان کر دینا فرض سمجھتے ہیں۔ وہ اسلام کے سچے پیرو اور دینی مسائل کے

منھ سے کوئی لفظ نکلے - پھر پوچھا

" سوچا تھا تمھیں ہمراہ لیکر اٹھو نہ چلیں گے لیکن مجبور ہوں - یہاں تو جنگ و جدل کے بادل چھائے ہوئے ہیں - اگر لڑائی میں کام آگیا تو یہ اُمید بھی منقطع ہو جائے گی - وطن کا منھ دیکھنا نصیب نہ ہوگا -

یہ جملہ دکھ ترش پادینے والا ثابت ہوا - داستان حمیدہ سے رہا نہ گیا - وہ نیک و بد کچھ بھی نہیں - وہ مستقل مزاج ہے - وہ چاہتی ہے کسی طرح خونریزی کی نوبت نہ آئے اور ہمارا ملک مسیحی دست برد سے بچ جائے - اس نے گردن اندر جھکالی اور خوف آثار چہرے سے نمایاں ہونے لگے دھیمی آواز سے کہا -

" یہ ضروری نہیں آپ اس جنگ میں حصہ لیں - آپ کوئی ایسی چال چلیں کہ اسلامی اخوت پر دھبہ نہ آنے پائے اور نہ جنگ و جدل کی نوبت آئے - کیا آپ کی کوئی کوشش کارگر نہیں ہو سکتی -

راھز نے آج حمیدہ کے لبوں سے پہلے پہل یہ جملے سنے - دل ہاتھوں بڑھ گیا گویا کونین کی دولت مل گئی -

اسنے جواب دیا -

یہ تو امکان سے باہر ہے -

حمیدہ پھر ساکت کھنچ گئی - جواب دیتے نہ بنا -

راھز - مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہاں سے رخصت ہوتے وقت تم سے ملاقات ہو سکے گی اور نہ اسکی خبر تھی آج تمھارے گلابی لبوں سے ایسے روح بخش کلمات سنونگا - کاش اسکی خبر ہوتی - مجھے جنگ میں حصہ لینا تمھیں منظور نہیں تو کبھی جنگ باری میں اس عہد کا پابند ہوتا -

حمیدہ کے لبوں پر قفل سکوت لگا ہوا ہے - لاکھ چاہتی ہے کوئی جواب دے جواب نکلتا ہی نہیں

راھز - خاتون حمیدہ اسکے پہلے زیست کی کچھ بھی پروا نہیں ہے - میں تمھارے یہاں مسافرانہ بود و باش کرتا تھا - کوئی ساتھی نہ تھا - جب سے تمھارا اچھا چہرہ دیکھا ہے بخدا میری نئی زندگی ہو گئی - میرے دل میں اسوقت سیکڑوں

تمنا مین رقص کر رہی ہین - آج ہی مین نے ہزارون آدمیون کے رو برو عہد کر لیا ہے
کہ جب تک اس جسد خاکی مین روح ہے تب تک دشمنان مذہب سے لڑونگا
کل صبح سالونیک جانے کا عزم ہے اگر خدا نے کامیاب کیا اور واپسی کی نوبت آئی
تو پھر تمھارا منھ دیکھونگا ورنہ یہ حسرت قبر تک ساتھ جائے گی مسیحی لشکر سالونیک
پہاڑی پر اترا ہوا ہے - وہان بہت بڑا کشت و خون ہوگا -
رامز جواب کا انتظار کرنے لگا - مگر حمیدہ نے کوئی بات نہین کہی - رامز کے
دلمین اور پیچ و تاب کی گتھیان پڑ گئین - اضطراب بڑھ گیا دلمین کہنے لگا -
"حمیدہ چاہے تم ہو یا نہ ہو - مین پھر ایک دن تمھارے پاس آؤنگا اور اوسدن
تم سے وہ بات کہونگا - جو دل کے پردون مین ابھی تک مخفی ہے - دیکھو اوسدن
تم میری بات کا جواب دینا!"
رامز نے پھر حمیدہ کو مخاطب کیا اور پوچھا -
مین ہمیشہ تم سے تمھارا پتہ پوچھا کرتا ہون - تم کچھ جواب ہی نہین دیتی ہو - اگر کہنے
مین کوئی عار نہین ہے تو اپنا حسب نسب بتاؤ تمھارے والدین کا نام کیا ہے
مین اونکا پتہ لگاؤنگا - اناطولیہ مین میرا ابھی مکان ہے ممکن ہے اونکا سراغ لگالون
یا تمھین اسوقت بھی کچھ پتہ دیسکون"
"حمیدہ کا ذہن خالی ہے اوس مین کوئی لفظ ہی نہین - بیچاری جواب کیا دے
البتہ اوسکے چشم فتنہ ساز سے قطرات اشک کی لڑیان ٹوٹنے لگی ہین وہ زار زار
رو رہی ہے کیا رامز نے اوسے روتے ہوے دیکھا ہے - سرشک غم جو اوس کے
نکل نکل کے رخسارون کو تر کرتے ہوے پیرہن پر گرتے ہین کیا رامز کی نظر ابھی تک
انکی طرف مخاطب نہین ہوئی - اگر رامز ان اشک کے آبدار گوہرون سے کوئی سوال
کرتا تو شاید اوسے اپنے سوالون کا جواب مل جاتا - کیونکہ آنسوون کا پانی اندرونی
جذبات اور دلی انقباض کی کیفیت ظاہر کر دیتا ہے - اب کی دفعہ رامز دیر تک
جواب ملنے کا منتظر رہا - مگر وہی سکوت مہر قفل دہان رہی -
رامز نے پھر ٹوکا -
حمیدہ! کیا خاموش رہوگی جواب نہ دوگی تمھین میرا جرم بخش دینا ہوگا - مین

تمھارا گنا ہگار ہون معاف کرو - دیکھو آج یہان سے چلا جاؤنگا اور یہ ہار جو کل مجھے انجمن کی طرف سے دیا گیا تھا تمھارے گلے مین حائل کرنا چاہتا ہون جب تمھین میرا سایہ نظر نہ آئے اور یہ یقین ہوجائے اب اُس کے دیدار نہونگے اسوقت اسے دریا مین بہا دینا -

یہ کہکر رامز نے اپنے گلے کا زرین ہار اوتار لیا - حمیدہ نے برقعے کے اندر سے باہستگی تمام ہاتھ نکالا اور گلابی رخساروں کو بوسہ دیا - آسمان کے تارون کے سوا جو درختون کے پتون کی اوٹ سے جھانک رہے تھے - اور کوئی اس سین کا مشاہدہ نہ کرسکا -

۹
نوان باب
صائب بک کی سرگذشت

سپہ سالار صائب بک اپنے مرشد کو ساتھ لیے میدان مین بنے ہوے پتھر کے چبوترے پر جا بیٹھا - سپہ سالار کی آنکھون سے اشک خونین کے تراڑے بہ رہے ہین ایک سوتا جاری ہے کہ بند ہی نہین ہوتا - دیر تک یہی کیفیت رہی ایک آہ سرد بھر کر جیب سے رومال نکالا چہرہ صاف کیا - اور بولا -

"پیر و مرشد - جو لوگ مجھے کہتے ہین - غلط کہتے ہیں - عیسائیون کی عقیدت کیشی اور اُنکے مسائل کو دیکھکر عیسائی نہین ہوا ہون - آپ کو خیال ہوگا کہ بیت المقدس کے بشپ اور مجھ سے کس بات پر جھگڑا ہوا تھا - اوسی بشپ اور قالوکے جالی کارروائیون سے مجھپر آفت آئی اور ایمان کھو بیٹھا - اسوقت حضور ہی نے اطمینان دیا اور ہدایت کی کہ عیسائیون کے فوجی افسر جرجیس سے فریاد کرو - وہان تمھارا انصاف ہوگا -

مرشد - درست ہے - ضرور ہدایت کی تھی مگر یقین تھا فریاد سُنی جائےگی - مگر معاملہ برعکس نظر آیا - بجائے بھلائی کے بُرائی دیکھ رہا ہون - افسوس اسبات کا ہے تم اپنا دین کھو بیٹھے -

صائب بک - جی ہان - جسوقت وطن چھوڑا مکان سے نکلا - متعدد

بدشگونیوں سے سابقہ ہوا - اُنپر کچھ توجہ نہ کی - آپ سمجھ سکتے ہیں عیسائیوں
کے دربار میں پہونچنا رسائی مشکل ہے - پھر ایک مستغیث کی وقعت ہی کیا
دُتکار بتائی جاتی ہے - جو کچھ گذر چکی ہے وہی خوب جانتے ہیں - دوسرا شخص ان
مشکلات کو نہیں سمجھ سکتا - جرجیس کی چھاؤنی میں کوئی ایک ماہ تک مقیم
رہنے پر بھی گورنر سے ملنا نصیب نہوا - البتہ چند ملازموں اور خانساماؤں سے
ملاقات ہوتی رہی اونکی خوشامد کرتے کرتے مہینہ گذر گیا - تعجب تو اس بات کا ہے کہ
جتنوں سے ملاقات ہوئی دولت کے بھوکے نظر آئے - سب میری ہی جیب
ٹٹولتے رہے - جسے دیکھو رحم سے کورا اور مطلب آشنا کسی نے میری آہ وزاری
پر کان نہ دیے -

مرشد - واقعی تمھین بڑی دقت ہوئی ہوگی - آخر ہوا کیا ملاقات ہوئی یا نہیں -

صاحب بک - ایک روز عام دربار تھا - بڑے بڑے عالم - اور معزز افسر
شریک دربار ہوئے - اعلان تھا ہر حیثیت کا آدمی آسکتا ہے اور اپنی غرض بیان
کرسکتا ہے - معمولی حیثیت کے لوگ خیال کرتے ہیں اُسدن مستغیثوں کی فریاد
سنی جاتی ہے - اور انصاف کے ساتھ مقدمات فیصل ہوتے ہیں - لیکن یہ خیال ہی
خیال ہے - مجھے بھی گمان تھا آج انصاف کا روز ہے - کچھ نہ کچھ داد مل جائے گی
چنانچہ اسی خیال سے دربار میں پہونچا - لیکن کسی شخص نے میری درخواست گورنر
کے سامنے پیش کرنے کی حامی نہ بھری - مجبور آ خود ہی جرأت کر بیٹھا اور چلاتا فریاد
کرتا جرجیس کی میز کے روبرو جا کھڑا ہوگیا - جرجیس نے بھی قہر آلود نظر سے
گھورا -

مرشد - یہ کیوں - کیا تم پہلی کوئی مجرم قرار دیدیا گیا تھا - کیا تم مجرم سمجھے غصہ
کی نظر سے گھورا گیا تھا -

صاحب بک - بجز خدا کی قہر کے اور کیا کہا جائے - بیت المقدس کے
اسی شخص کا ایک رشتہ دار دربار میں موجود تھا - گورنر کی اُسپر بہت مہربانی تھی اس لیے
اُسے رسوخ حاصل تھا - [illegible] زبانی [illegible] ایسی باتیں کہیں
جس سے گورنر کی نیت میری جانب سے خراب ہوگئی اُسے خشمناک ہوکے

توبہ توبہ! کیا قیامت ہے خداوندا! تونے ایسے ظالمون کے ہاتھون مین ہماری پاک
سرزمین کی حکومت کیون تفویض کی۔

صائب بک۔ پیر مرشد! مین تین روز تک ایک کال کوٹھری مین بند رہا
کھانے کی طرف توجہ نہوئی۔ ایک سپاہی تین روز تک مٹی کے طباق مین سوکھی روٹیان
ایک پیالہ دال اور کوزہ بھر پانی رکھ جایا کیا۔ مگر مجھے اُس کھانے سے نفرت رہی
کبھی کھانے کی طرف نگاہ نہ ڈالی۔ چوتھے روز ایک مسیحی نے آکر وعظ سُنایا اور
مجھے بپتسمہ دینے کا ارادہ کیا۔ مگر خدا کی شان مین اُس روز بھی بچ گیا۔ مین نے
سوچا دین عیسائی قبول کرنے سے مرجانا بہتر ہے۔

مرشد۔ صاحبزادے! ایسے وقت مین خدا ہی مددگار ہوتا ہے۔ تیرا عیسائی ہوجانا
تعجبات سے معلوم ہوتا ہے۔

صائب بک۔ اب مین اپنی بدقسمتی کا حال سناتا ہون۔ جس قیدخانے
مین مقید تھا بغل مین چھوٹا سا باغیچہ تھا۔ باغیچہ مین ایک خوشنما قصر تھا۔ اوس
قصر مین ایک لیڈی رہا کرتی تھی جو خدا کے فضل سے بہت ہی نیک دل
اور رحیم تھی۔

مرشد۔ وہ لیڈی کون تھی۔ شاید گورنر کی میم ہوگی۔

صائب بک۔ گورنر کی میم تو نہین تھی۔ تھی کسی افضل خاندان کی۔ گورنر کے
بھائی مرجس کا نام شاید آپنے بھی سُنا ہوگا۔ اسی مرجس نے بیت المقدس پر
قبضہ کیا تھا۔ یہ لیڈی اسی مرجس کی دختر تھی۔ مس فلورا نام تھا۔ بیت المقدس
کی رعایا مرجس کو بہت مانتی تھی۔ اکثر اشخاص کا قول ہے کہ جرجیس گورنر کے
ایما سے مرجس کو زہر دیا گیا اور یہی ایک وجہ ہے اکثر یہان کے باشندے
جرجیس کے نام سے چڑتے ہین اور یہان کی رعایا کو اغوا کرتے ہین۔ ترقی
اتفاق و اتحاد کے نام پر ایک انجمن ترتیب دی گئی ہے۔ بجز فلورا کے مرجس کے
اور کوئی اولاد نہ تھی۔ ادھر یہ چاہا کہ گورنر اپنی بدنامی کا دھبہ مٹانے کے لیے
فلورا کو بہت عزیز رکھنے لگا۔ فلورا جو شئے چاہتی اوسی وقت مہیا ہوجاتی اوس وقت
اُسکی عمر بھی کچھ زیادہ نہ تھی۔

مرشد - ان باتوں سے مطلب نہیں ہے۔ جانے بھی دو۔ اپنی کیفیت کہو پھر کیا ہوا؟

صائب بک - اپنی ہی کیفیت عرض کرتا ہوں۔ جب فلورا سن تمیز کو پہنچی۔ جبرئیل نے اُسے یہ قصر دے دیا اور کہا تم اسی میں سکونت اختیار کرو اور آزادی کی زندگی بسر کرو۔ میرے پاس قرآن شریف کی ایک جلد تھی جسے میں قرأت کے ساتھ کسی قدر تیز آواز میں پڑھا کرتا تھا۔ میری صدا فلورا کے قصر میں تک جاتی تھی۔ مجھے یہ معاملہ بعد میں ظاہر ہوا کہ اُس نے کسی اپنے ملازم یا چپراسی سے پوچھا کون شخص عربی پڑھا کرتا ہے۔ بیٹی فلورا کے ایما سے چپراسی میرے پاس آیا میں نے اپنی غم آلودہ داستان سنا دی وہ بہت ہی متاثر ہوا اور افسوس کرنے لگا۔ جب چپراسی نے جا کر سارا قصہ اُس رحیم بیبی کو سنایا۔ وہ چھپ چھپ کر میری کیفیت دیکھ گئی۔ مجھے اس روز چونکہ فاقہ تھا اور بھوک سے مضمحل پڑا ہوا تھا۔ حواس درست نہ تھے۔ خدا خدا کرکے وہ روز آخر ہوا۔ شام کو جب کچھ ہوش آیا اور میں نے دھیان سے دیکھا معلوم ہوا یہ قیدخانہ نہیں ہے بلکہ کوئی دوسرا مکان ہے۔

مرشد - یہ اور بھی عجیب بات ہے۔ شاید گورنر نے دوسرے مکان میں بند کرا دیا۔

صائب بک - نہیں جناب۔ بھلا قسی القلب گورنر مجھے اذیت دینے سے چوکتا۔ مجھے سخت ترین آزار پہنچائے جا رہے تھے۔ بیچاری فلورا نے رحم کھا کر چوری چوری قید سے اٹھوا منگایا۔ غرض میں فلورا کے آراستہ کمرے میں ایک کوچ پر لیٹا ہوا تھا۔ بائیں کوچ کرسی ڈالے فلورا بھی بیٹھی ہوئی تھی۔

مرشد - کیا میں کوئی گڑھا ہوا قصہ سن رہا ہوں۔ یہ بتاؤ تم نے اپنا دین حق کیوں کھو دیا۔

صائب بک - سنیے۔ اسی فلورا نے مجھے دین سے بے دین کیا۔ میری غفلت میں اُس نے مجھے ناجائز گوشت کھلا دیا۔ دوا کے بہانے شراب لائی۔ دو روز کے بعد مجھے معلوم ہوا اور میں ہاتھ مل کے رہ گیا۔

مرشد۔ معلوم ہوتا ہے اسی فلورا سے تمھارا نکاح بھی ہوگیا۔

صائب۔ جناب! مجبور تھا۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ چھٹے روز بپتسمہ پایا گیا اور ساتوین روز فلورا سے شادی ہوگئی۔ کیونکہ وہ زیادہ تر اسی بات پہ مصر تھی میرے ساتھ شادی کرلو۔ جب یہ خبر گورنر کے کان تک پہونچی۔ وہ بہت خوش ہوا اور میری دلبستگی کے لیے بہت کچھ تحفہ جات بھیجے۔ فلورا سے کہا تم نے بہت بڑا کام کیا۔ رفتہ رفتہ مجھے فوج مین ملازمت ملگئی۔ اسوقت مین فوج کا کرنل ہون۔ مسلمانون کا خون گرانے کے لیے ہر وقت میری تلوار میان سے نکلی رہتی ہے۔ کیونکہ گورنر نے یہی خدمت میرے سپرد کی ہے۔

مرشد۔ خیر۔ ایک بات تم سے دریافت کرتا ہون۔ کیا اب تم عیسائی دین ترک نہین کرسکتے۔ کیا ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ تمھین عیسائی مذہب سے نجات نہین دلاسکتا۔ اب بھی مسلمان ہوسکتے ہو کیون اسلامی بھائیون کا خون بہاؤگے۔ خداے تعالی اسمین ناخوش ہوگا۔ ہمارے پاک مذہب کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ جب چاہے چلے آؤ۔

صائب بک۔ جناب اب مشکل امر ہے۔ جسنے مذہب ترک کیا۔ وہ بے دین ہوگیا۔ اوس سے بڑھ کے دنیا مین اور کون مکار ہوگا۔ ایسے پھر اس مذہب کو ترک کرکے پھر اسلامی مذہب کو قبول کرون یہ سراسر حمق ہے۔ نادانی ہے۔ یہان بھی خدا ہے وہان بھی خدا۔ ممکن ہے یہان بھی نجات ملجائے ورنہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے
گئے دونون جہان سے ہم نہ خدا نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے

دل چاہتا ہے خدا ہمین موت دیدے۔ دنیا مین منھ دکھانے کی قابلیت نہین رہی۔ آپ بھی میرے حق مین دعا کیجیے۔ اللہ تعالی میری مغفرت کرے۔ یہ کہہ کے زار زار رونے لگا۔

باب دسواں

پتہ

مرشد کے سمجھانے بجھانے سے صائب بک کو کچھ تسکین ہوئی - بےچینی دفع ہوئی
پوچھا - کیا آپ کو رامز کی خبر ہے - وہ کہاں ہے کیا کام کرتا ہے -

مرشد - کیونکر جان سکتا ہوں - آج چار پانچ سال ہوئے جب سے حمیدہ گم ہوئی ہے اپنے وطن اناطولیہ کی طرف نہیں گیا - وہاں کا نام لے دینے سے میرے قلب پر کوئی نشتر مار دیتا ہے -

صائب بک - ہائیں - کیا حمیدہ کھو گئی -

مرشد - زندہ ہے یا مر گئی - یہ تو عالم الغیب جانے - مگر میری نگاہ سے اوجھل ہے -

صائب بک - کیا اپنی سسرال گئی -

مرشد - نہیں بیٹا! حمیدہ کی اب تک شادی ہی نہیں ہوئی - زندہ ہوتی تو اوس کا نکاح رامز کے ساتھ کر دیتا -

صائب بک - کیا بات ہوئی کیا کوئی مکان سے نکال لے گیا -

مرشد - یہ بھی عجیب و غریب داستان ہے - میں کعبہ شریف حج کرنے جا رہا تھا حمیدہ کی ماں اور حمیدہ بھی ساتھ تھیں - جب حج کر کے واپس ہوئے راستہ میں عرب کے بدوؤں نے گھیر لیا - جو کچھ مال متاع کپڑے لتے تھے چھین لیے - اندھیری رات تھی قزاقوں کے خوف سے میرا قدم رک نہ سکا جنگل میں چھپ کر جان بچائی - اپنی جان تو بچ گئی مگر حمیدہ جو ایک رتن تھا ہاتھ سے جاتا رہا - یا تو قزاقوں نے اُسے ہلاک کر دیا ہوگا - یا اوسے اپنے ساتھ لے گئے ہونگے -

صائب بک - ایسی قبول صورت لڑکی کو قزاقوں نے کبھی ہلاک کیا ہوگا - آپ کی غفلت سے بیچاری کی یہ کیفیت ہوئی - اگر دو چار سپاہی چوکیدار ساتھ لیے ہوتے یا کسی قافلے کے ہمراہ رہتے تو یہ ہرگز نوبت آتی - کیا ہمراہی میں ایک سپاہی بھی نہ تھا -

مرشد - دو سپاہی اور ایک چوکیدار ساتھ تھے - پہلے انھیں کے سر تیں وہ تینوں

زندہ ہو۔ خیال کیا پہلے تم سے مل لوں پھر تمہیں ساتھ لے کر مسجد اقصےٰ کے مجاوروں سے ملوں شاید وہاں حمیدہ کا پتہ لگ جائے۔

صائب بک - بہت بہتر چلیے مسجد اقصےٰ۔ اور دیگر زیارت گاہوں میں تلاش کریں۔

مرشد - بھئی۔ اب تم معمولی شخص نہیں بڑے آدمی ہو۔ اتنے بڑے جلیل القدر عہدہ پر کام کرتے ہو تمہیں تکلیف دینا میری انسانیت قبول نہیں کرتی۔

صائب بک - یہ گمان غلط ہے میں اسی طرح آپ کی خدمت بجا لانے کو مستعد ہوں جس طرح تعلیمی حالت میں۔ بہرحال میں تو خود ہی مسجد اقصےٰ جانے والا ہوں۔

مرشد - کیوں وہاں جا کے کیا کام کرو گے۔ دیکھتے ہو ٹرکی کی رعایا شورش پر آمادہ ہے۔ ایسا نہ ہو غدر ہو جائے۔ کیا اس کے روکنے کی کوئی سبیل نکال چکے ہو۔

صائب بک - بیت المقدس۔ بغداد استنبول اور دوسرے کئی مقامات پر سرکاری قبضہ ہو ہی چکا ہے مسجد اقصےٰ، مسجد حرام جس کا رتبہ کعبہ کے برابر ہے مسجد نبوی ان مقامات پر حملہ کرنے کا ارادہ ہے چنانچہ یہ تحریک پاس ہو گئی ہے۔ اور ہفتہ ہی دو ہفتہ میں کثیر لشکر ان پر گولہ باری کرے گا اور عیسائی ان پر قابض ہو جائیں گے۔

مرشد - یہ کیا بک رہے ہو۔ کیا مسلمانوں کے جلیل القدر پیغمبرؐ کا ادب و احترام بھی چھوڑ دیا۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزاروں کی بھی تقدیس بھی دی۔

صائب بک - جناب میں اب انسان نہیں ایک دیو خونخوار ہو کے اسلام کا قطعی دشمن بن گیا ہوں جس طرح تک میری رگوں میں لہو دوڑتا ہے اس لیے انکی توہین کرنا میرا فرض ہے۔

مرشد - خبردار ایسی نیت نہ باندھنا مسلمان تمہارے بھائی ہیں ان کے دلوں کو دکھی نہ کرنا تمہیں خدا کا خوف نہیں رہا اس لیے تم میرے سامنے گستاخ ہو۔ قرآن و حدیث کا علم

پالی ہے - میرا حکم ماننا شاگرد پر فرض ہے - اس لیے میں تمھیں حکم دیتا ہوں مذہب کی توہین سے باز رہو -

صاحب بک - جناب اگر آج میں بر سر حکومت نہوتا - غریب سید ہی ہوتا تو آپکا حکم بجا لاتا - میرا باطن زنگ آلود ہے میرا دل سیاہ ہے روحانی طاقت ہے نہیں - کیونکہ اس حکم کو مان لوں - جب طاقت نہیں - بھائیوں کے خون کی پروا نہیں - جب وطنی لوگ ہی نہیں - ان بھائی - بہن کی صورت دیکھنے کا روادار نہیں تب اس ناچیز سے کیا ہو سکتا ہے -

مرشد - خیر ان باتوں سے کوئی نتیجہ نہیں - یہ بتاؤ کب تک چڑھائی ہوگی اور تم کب اُدھر کوچ کرو گے -

صاحب بک - عرض تو کیا - ہفتہ ہی عشرہ میں گولہ باری شروع ہوگی - اور کل تک میں بھی لشکر کے ہمراہ جاؤنگا - میری درخواست ہے جناب بھی میرے ساتھ چلیں - انشاء اللہ میں دختر حمیدہ کو سرگرمی سے تلاش کراؤنگا - اگر اوسکا نخل حیات سرسبز ہے تو لا محالہ مل ہی جائیگی -

مرشد - تمھارے ساتھ چلنا بہت ہی انسب ہے لیکن بات یہ ہے کہ میں ایک بوڑھا سید ہوں - تم عیسائی ٹھہرے - تمھارے ہمراہ چلنا کیونکر ممکن ہے -

صاحب - اسکی آپ پروا نہ کریں - مسیحی حکومت میں کون ایسا شخص ہے جو فوجی کرنل صاحب بک کے حکم سے گردن تابی کرے - آپ ایک فنس پر سوار ہو جائیگا وہ آپ کو بہت جلد پہنچا دے گی اور میرے چند مسلمان خدمتی خدمت پر متعین رہینگے - آپکا خیمہ علیحدہ نصب ہوگا - آپ ہمیشہ عیسائیوں کے ڈیرے سے علیحدہ رہینگے - ہر نوع آپ مطمئن رہیں کسی قسم کی تکلیف آپکو نہیں پہونچ سکتی -

مرشد - بہتر بہتر - بہت خاصی بات ہے - دعا دیتا ہوں رب العزت اس سے تمھاری زیادہ حرمت کرے -

صاحب - ایک بات اور پوچھنا چاہتا ہوں - اُس روز آپنے میری صورت دیکھکر فرمایا تھا - صاحبزادے تم پر کوئی آفت آنے والی ہے - کیا یہ

درست ہے۔

مرشد۔ نہیں جی۔ وہ کوئی بات نہیں ہے۔ آجکل کچھ میرا دماغ پھر گیا ہے۔ ہر وقت افسردگی چھائی رہتی ہے جسے دیکھتا ہوں سمجھتا ہوں۔ یہ بھی ہمارا طرح سرگردان ہوگا۔ یہ بھی کسی مصیبت میں مبتلا ہونے والا ہے۔ اسی سے کبھی کبھی خرافات منہ سے نکل جاتے ہیں عقلمند لوگ کچھ خیال نہیں کرتے۔

صائب بک۔ خیر۔ چلیے۔ صرف گھڑی دو گھڑی رات اور باقی ہوگی اگر مجھ کو نا پسند ہو گا رستہ خیمہ میں چلنے سے نفرت ہو تو رات وہیں بسر کیجئے علی الصباح غسل کر کے پاک ہو جایئے گا۔

مرشد۔ بہتر۔ دیکھا جائیگا۔ ایک بات تو بتاؤ تم کہتے ہو فلسطین میں جنگ ہونے والی ہے۔ قسطنطنیہ مسیحی دائرہ حکومت میں آجائیگا۔ تم تو اپنے بھائیوں کی خونریزی کب دیکھی جا سکتی ہے یہ منظر بہت خطرناک ہوگا ابھی سے میرے حواس گم ہوئے جاتے ہیں۔

صائب بک۔ اجی آپ فکر نہ کریں جب تک میں آپ کے پاس رہوں گا آپ کے روبرو یہ منظر پیش نہیں ہو سکتا اور نہ آپ کے جسم میں ایک سوئی چبھ سکتی ہے۔ اب دیر کرنا فضول ہے۔ اٹھیے۔ میرے ساتھ چلیے۔

مرشد۔ یہ بتادو۔ مجھے جا کر کہاں رکھو گے۔ کیا اپنی لیڈی مس فلورا کے کمرے میں لے جاؤ گے۔ جب اوس لیڈی کے قصر میں اس حیثیت سے جاؤنگا لوگ مجھے روکیں گے اور آپ بھی خفیف ہونگے۔

صائب بک۔ جناب وہاں میرا حکم چلتا ہے بھلا ممکن ہے کوئی شخص آپ کو روک سکے۔ لیڈی فلورا ابھی آپ کی خدمت کرے گی۔

اس کے بعد صائب بک کرنل فوج وہاں سے اٹھا مرشد کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے کیمپ کی طرف راہی ہوا۔ چاروں طرف ماہتاب کا نورانی فرش بچھا ہوا تھا۔ نسیم سحری کے جھونکے دل و دماغ کو تازہ کر رہے تھے۔ مرشد اور جینے باشیچہ کی سڑک سے ہوتے ہوئے اپنے کیمپ میں آئے۔ پہرے دار سپاہیوں نے جو دروازہ پر تھے سلامی کی۔ صائب بک نے مرشد کو اپنے خیمہ تک

پہونچا دیا۔ مرشد نے باقی رات کھاتے پیتے گذار دی۔ مسلطفیٰ کو نیند نہیں آئی۔

باب گیارھوان

سلطانی قلعہ

لیلۃ القدر کے دوسرے روز ہمارا دوست رافع علی یوسف کے ہمراہ سعید پاشا سے ملنے گیا۔ علی یوسف نے پاشا سے ملکر رافع کا انٹروڈیوس کرایا۔ سعید بک رافع کو وطن کا فرمانبردار سمجھ کر بہت خوش ہوا اس سے ہاتھ ملا کر بولا۔

رافع! شاباش! شاباش!! خداوند تعالیٰ تمہارے جوش اور حمیت میں برکت دے۔ جس انجمن میں تم جیسے پرجوش اور بہادر نوجوان ہوں وہ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی اور اپنے مقصد کو حاصل کرے گی۔

رافع۔ طلب حریت اور اپنے اماکن مقدسہ پر جان قربان کرنے کیلئے مکان سے نکلا ہوں۔ مجھے امید بلکہ یقین واثق ہے خدا ہماری ضرور مدد کرے گا اور ہمارے قومی شیرازہ کو ٹوٹنے نہ دیگا۔ اگر ہم میں ایک دو۔ دس ۲۰ بیس۔ ۱۰۰ سو ۲۰۰ دو سو آدمی مارے بھی جائیں تب بھی مقصد اعظم کو خطرہ نہیں پہونچے گا۔ بلکہ ہماری دینی اخوت زمانے کے ساتھ ترقی کرتی رہے گی اور ایک دن ہم اپنے مقصد کو حاصل کرلیں گے مشرک عیسائیوں کو ملک سے نکال دیں گے۔ اگر ثابت قدمی سے کوشش کیے گئے اور اپنے استقلال میں ضعف نہ آنے دیا۔

سعید بک۔ بیشک ہماری کوششیں اسوقت کارگر ہوسکتی ہے۔ جب ہم یکدلی سے اس آئی ہوئی بلا کی مدافعت کوین حکومت کا ظلم کسی مذہب سے دیکھا نہیں جاتا۔ عیسائیوں کے ظلم وستم مقدسہ مقامات پر دیکھے نہیں جاسکتے۔ اس لیے ہم سب کو یکدل ہوکر متحد ہوجانا چاہیئے۔ ہم تم سب سینہ سپر ہوکے لڑیں۔ ہماری کامیابی کا بہترین ذریعہ تلوار ہے۔ ہماری تلوار شان سے ہماری حریت کو استحکام پہنچیگا ظالم حکمرانوں سے اگر نجات ہوسکتی ہے تو ہمارے بہادر سپاہیوں کے ہاتھوں سے یہی ایک ایسی قوت ہے جو ملک کو جبر و ظلم سے بچا سکتی ہے۔ اگر بیابان کے تمام مسلمان ہمارے ہمنوا ہوگئے تو کامیابی سامنے ہے ہم اپنی قومی فوج کی محبت

ہین آسانی خواہشون کو پورا کرسکتے ہین اور کامیابی کی منزل تک پہونچ سکتے ہین ہم آپکو قومی حریت کا دلدادہ سمجھتے ہین - اس لیے ہم اپنی فوج کا عہدہ کمانڈر خیال کرتے ہین - آج آپ ہماری فوج کے کمانڈر مقرر ہوئے -

یہ کہکر اُسوقت شہر مین نقارہ بجوادیا کہ مسلمانون کے متبرک مقامات - اور زیارت گاہون کو مشرکون کے ہاتھون سے بچانے والا رامز فوجی کمانڈر ہے - یہ بہادر جوان جس وقت جسکو جو حکم دے اُسے ماننا پڑے گا - اور جو گردن تابی کرے گا اُسے سزادی جائے گی ۔

سعید بک پاشا نے اپنی کمر کی تلوار رامز کو دی اور وہ سلطانی قلعہ مین اُسی روز سے رہنے لگا -

ایک دن رامز نے سعید بک پاشا سے کہا - دوروز کی رخصت دیجیے - تاکہ سالونیک جاکر وہان کے امراؤن سے مل لون اور اُنھین جنگ پر آمادہ کرون -

سعید بک پاشا نے اجازت دیدی - دوسرے روز رامز سالونیک سوار ہوگیا - سالونیک مین پہونچنے کے کئی روز بعد بیت المقدس سے ایک مخبر نے آکر خبر دی -

اسوقت گورنر جرجیس بہت بیمار ہے - جب تک گورنر کی صحت درست نہ ہوگی - جنگ ملتوی رہے گی - لیکن لڑائی برسات کے قبل ضرور شروع ہوجائیگی پہلے سالونیک پر دھاوا ہوگا -

سعید بک پاشا نے فوراً آدمی بھیجکر رامز کو طلب کرلیا - اسکا دل حمیدہ کا مشتاق تھا وہ چاہتا تھا کسی دن علی یوسف کے مکان پر جاکر حمیدہ کی زیارت سے آنکھیں سینک لون - مگر سعید بک کے اصرار سے پلٹ آنا پڑا -

فوج کو باقاعدہ ترتیب دینے قواعد سکھانے قلعون کی مرمت کرانے مین دن گذرنے لگے - شب کو سیکڑون سپاہی رامز کے پاس آتے - رامز اُنھین صلح و اتفاق سے باہم رہنے کی ہدایت کیا کرتا اکثر مختلف دیہات و قصبات دورہ کرکے وہان کے باشندون کو جمع کرتا اور ان کو جنگ کے واقعات سے

آگاہ کرکے فوج مین بھرتی ہوجانے کی ترغیب دیتا - خبر رسانی کا انتظام کیا ڈاک کی سڑکین درست کین اور سرکارے متعین کیے -

سعید پاشا کے کان تک جب رامز کی خوش انتظامی کی خبر پہونچی تو اوسکی ہمت اور بڑھ گئی - سوچا واقعی یہ جوان محب وطن اور قوم کا سچا خیرخواہ ہے دیہات و قصبات مین دورہ کرکے دہان کی رعایا کی ہمتون کو بڑھا رہا ہے -

الغرض رامز کی تحریک سے استحکام عہد اور استقلال پر کل رعایا نے حلف اُٹھا لیا اور اسکی قوت زور پکڑ رہی تھی تمام فرقے کے لوگ اس کے ساتھ تھے اور جوق جوق مسلم اوسکے شریک ہوتے جاتے تھے - کچھ عرصہ بعد رامز کی شوکت نمایان ہونے لگی - وہ جسطرف نکل جاتا لوگ اسکا استقبال کرتے اور خدا سے دعا مانگتے کہ وہ اُسکو کامیاب فرمائے - اور قوم کے مقاصد حاصل ہون - لوگ اس کے قائل ہوگئے - رامز تمام ملک مسیحی مظالم سے آزاد کرانا چاہتا ہے - یکایک اوسے کوئی اور ہی خیال دامنگیر ہوگیا - دل لوجہ جانان کی خاک چھاننے لگا - اوسنے ابھی موہوم اُمید کو دیکھا کہ وہ گھبرائی ہوئی اُسکے خانہاے دل سے اسطرح نکل رہی ہے جسطرح جانکنی کے وقت روح - خدا جانے کیا ایسا صدمہ اسوقت اسکے قلب پر ہوا کہ بے اختیار اوسکی آنکھین بند ہوگئین - سر ایک ہاتھ سے اور کلیجہ دوسرے ہاتھ سے تھام کر رہ گیا - اور جب تھوڑی دیر مین طبیعت کچھ سنبھلی تو جوش جنون کا زور ہوا - حمیدہ کا خوبصورت چہرہ آنکھون کے سامنے پھرنے لگا - رامز تنہائی مین خدا جانے کیا کیا باتین سوچا کرتا اسکا تو پتہ نہین - مگر یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ جو شخص جسے پیار کرتا ہے وہ اُسے اپنی آنکھون کے پردے ہی مین رکھا چاہتا ہے اس لیے رامز کی یہ غرض ضرور ہوگی جسطرح ہو حمیدہ کو نگاہ کے پردہ پر رکھے - رامز اپنے جسم کا مختار ہے آزاد بھی ہے اگر وہ چاہے تو ابھی حمیدہ کے مکان پر جاسکتا ہے اور اُس سے اپنے درد کی حکایت بیان کرسکتا ہے - رامز نے دل مین ان باتون پر بارہا غور کیا لیکن ملکی اور قومی فرض کی ادائگی کے سامنے حمیدہ کی محبت ادسے بالکل ہیچ معلوم ہوئی - اسی لیے رامز نے اپنی منچلی طبیعت حمیدہ کے خیال سے ملوث نہونے دی - اور اُسکا دھیان قسمت پر چھوڑ کر دینے کی کوشش

مین اکثر الجھا دے سے کام لینا پڑا شام کو جب ٹہلنے کے لئے کسی باغ کیطرف چلا
جا نکلتا تو حمیدہ کی محبت اور چاہت اپنا زور باندھ دیتی اور خیال یار کی بدولت
کی خاک چھاننے لگتا۔ معاً اُسے اس بات کی تقویت ہو جاتی کہ اپنے اس آئی ہوئی
مہم کے دفعیہ کی کوشش کرنی چاہیئے جب اس سے نجات ہو گی اسوقت دیکھا جائیگا
حمیدہ اپنی ہے اور مین حمیدہ کا۔

جولائی کا مہینہ۔ برسات کا موسم۔ سطح آسمان کالے کالے بادلون سے ڈھکی ہوئی ہے
مخبرون نے اسی موسم مین دشمن کے حملہ آور ہونے کی خبر دی ہے۔ بہادر ترک میدان
کارزار دیکھنے کے شائق ہو رہے ہین۔ رامز نے سعید بک پاشا سے سامونیک
جانے کی درخواست کی۔ درخواست پر منظوری ملگئی۔ رامز نے اسباب سفر درست
کیا۔ چلتے وقت سعید بک پاشا نے کہدیا۔ دیکھو رامز وقت بہت خراب ہے
دیر نہ کرنا اسی ہفتہ کے اندر پلٹ آنا۔

بہت جلد پلٹ آؤنگا کہکر رامز وہان سے رخصت ہوا۔ سعید بک پاشا
کی اجازت سے بارہ سپاہی مسلح ہر وقت ساتھ رہنے لگے۔

باب ۱۲ بارھوان

دریا کا ساحل

آجکل حمیدہ سے اچھی طرح کھانا بھی نہین کھایا جاتا۔ بیٹھتی ہے تو بیٹھی ہی رہتی
ہے لیٹتی ہے تو بستر پر گھنٹون لیٹی ہی رہتی ہے۔ رامز کی محبت بے طرح اوس کے
دل کو مسل رہی ہے اوس کے دماغ مین رامز کا خیال ہے اور خیال کے ساتھ
اسکی یاد۔ رامز کی آواز اُسکے کانون مین بھری ہے رامز کی صورت اُسکی آنکھون
کے سامنے پھر رہی ہے اوسکے چہرے سے ظاہر ہو رہا ہے کہ کسی پیدا ہونے والے
سوچ اور غور نے بلائے ناگہانی کی طرح اوسکے خون کو منھ لگا کر چوس لیا ہے
اوسکا بدن نحیف و لاغر ہو گیا ہے۔ آنکھون مین حلقے پڑ گئے ہین۔ ہڈیان
نکل آئی ہین۔

حمیدہ دوپٹے کے کونے مین خدا جانے کیا باندھے ہوئے ہے اوسے دو

سیکڑون بار کھولتی ہے دیکھتی ہے اور پھر باندھ لیتی ہے۔ کسی دوسرے کو نہین دکھلاتی۔ خدا جانے حمیدہ کو کون ایسی بے بہا شے ملگئی ہے جسے وہ جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہے۔

آج چار یا پانچ سال حمیدہ کو روتے ہوگذرے۔ پہلے تو وہ اپنے والدین کی یاد کرکے سب کے سامنے رو لیتی تھی اور اب دو چار آنسو بہانے کے لیے تنہائی کی خواستگار ہے۔ جہان کسی آدمی کا نام نہو۔ وہ چاہتی ہے ایسا نہو کوئی آنسو گراتے دیکھ لے۔ کوئی پوچھ بیٹھے تو اُسے کیا جواب دونگی روتے وقت کوئی آجاتا تو وہ بہت ہی بیتابی سے اشکون کی تری دوپٹے سے پوچھ لیتی اور کسی غیر کی نظر نہ پڑنے دیتی۔ کیا اوسنے کسی کا کچھ چُرایا ہے جس سے وہ اسقدر خوف کھا رہی ہے۔ کیا اوسکو کسی نے کچھ کہا ہے جس سے وہ اتنا روتی ہے کہ دوپٹے کے آنچل تر ہوے جاتے ہین۔

زہرہ حمیدہ کی سہیلی ہے۔ کسی وقت حمیدہ زہرہ سے دل کی کیفیت کہہ ڈالتی تھی۔ لیکن اب وہ اوس سے بولتی بھی نہین۔ اُسکے سامنے اگر کوئی رامز کا ذکر کرتا تو وہ دور کھڑے کھڑے رامز کا ذکر سنا کرتی۔ رامز کے اعلیٰ خصائل اور اُسکی نیک چلنی کے تعریفون سے حمیدہ کا دل بہت خوش ہوتا۔ لیکن جب زہرہ رامز کا تذکرہ کرتی اور اُس کے صفات کی خوبیان بیان کرتی تو یہ اُسکو مارنے دوڑتی۔ کون کہہ سکتا ہے اسکا سبب کیا ہے۔ زہرہ حمیدہ کو بہت پیار کرتی تھی۔ حمیدہ کی ایسی حالت دیکھکر ایک روز اوسنے اپنے باپ علی یوسف سے کہا۔ ابّا جان حمیدہ بہت بیمار ہے۔ کسی حکیم طبیب کو دکھلاؤ۔ زہرہ کا باپ علی یوسف آجکل آجکل کہہ کر ٹالدیا کرتا تھا۔ باپ کے اس مایوس بخش جواب سے زہرہ کچھ کبیدہ ہوجاتی۔ حمیدہ کے پاس آکر پوچھتی۔ حمیدہ بہن! تمھارے قدم لیتی ہون سچ بتاؤ تمھین کون مرض ہے۔ حمیدہ کہتی۔ کہان۔ کچھ بھی نہین۔

اس جواب سے زہرہ پر جھلاہٹ سوار ہوجاتی۔ تیوریان چڑھ جاتین۔ تاہم وہ حمیدہ سے علیٰحدہ ہونا گوارا نہین کرتی۔ سایہ کی طرح ہمیشہ ساتھ رہتی۔

جون کے مہینے مین زہرہ اپنی سُسرال گئی۔ حمیدہ کو رونے کا اچھا موقع ملا

اوسے اپنے جسم کی بھی پروا نہین - بال چکٹ گئے ہین - مہینون سے کنگھی چوٹی نہین ہوئی - چہرہ صاف کرنے کا بھی اوسے شوق نہین - نہ آنکھون کو کاجل سے سروکار ہے - ان سب باتون کی تاک زہرہ ے لیا کرتی تھی - اب کون اوس کے چہرے کی صفائی کرے - جب کبھی وہ غسل کرتی - تر بالون کا جوڑا باندھ لیتی - ایکدن اوسنے غسل کیا - دوران سر ہوا - تر بتر کپڑون سے زمین پر گر پڑی - لرزہ آگیا - پندرہ بیس دن ہوگئے - لرزہ چھوڑتا نہین جسم اور بھی لاغر ہوگیا - علی یوسف نے طبیب کو دکھلایا لیکن حمیدہ نے نسخہ نہین پیا - پاس پڑوسیون کو حمیدہ کی زندگی مین شک ہوگیا - اب چارپائی سے بیٹھ لگ گئی - اوٹھا نہین جاتا بستر پر پڑے پڑے رویا کرتی ہے - زہرہ کی والدہ حمیدہ سے لاکھ پوچھتی ہے - بیٹی تجھے کس چیز کی حاجت ہے کون شے کھانے کی مرغوب ہے - منگا دون - وہ کچھ جواب نہ دیتی - صرف یہ کہہ کر ٹال دیتی ہے اماں! اب مجھے شفا نہوگی - دس پندرہ یوم کی اور مہمان ہون -

حمیدہ کی حالت سنکر زہرہ دیکھنے کے لیے آئی - حمیدہ سے گلے ملکر بیٹھی تو دیر تک رویا کی - پھر بولی -

"بہن! تجھے میرے سر کی قسم ہون - خدا کے لیے بتا تجھے کیا روگ ہے کون بیماری ہے -

حمیدہ - مجھے تو کوئی بیماری ہی نہین - تم آگئی ہو - ساری اذیتین دفع ہو جائنگی کل چلو مسجد اقصے چلکر منت مانگ آوین -

زہرہ - تم تو نحیف الجثہ اسقدر ہو کیونکر چلوگی -

حمیدہ - نہین بہن! پہلے سے اب تو بہت اچھی ہون - اتنی دور چلنا کوئی بڑی بات نہین -

زہرہ - اچھی ہو جانا - چلنا - یہین لیٹے لیٹے منت نہ مانگ لو -

حمیدہ - نہین - تمھین میرے سر کی قسم - کل شام کو مجھے وہین لے چلو مین تمھارے شانے کا سہارا لیے آہستہ آہستہ چلونگی - وہان چلکر اوسی کھجور کے درخت کے نیچے کچھ دیر ٹھہرین گے - وہ کیسی ٹھنڈی جگہ ہے - روح خوش

ہو جاتی ہے۔

زہرہ۔ اچھا۔

زہرہ مریضہ کو تسکین دے کر وہان سے اُٹھ کر اپنی مان کے پاس آئی اور یون

سخن سرا ہوئی۔

مادر! کل مریضہ کو مسجد اقصےٰ تک لے جاؤنگی۔ ذرا ہوا کھا آئے گی۔

مان۔ یہ نہین ہو سکتا۔

اس دلشکن جواب سے زہرہ فکر مین پڑ گئی۔

دوسرے دن حمیدہ نے زہرہ کو بلایا۔

زہرہ کسی دوسرے حجرے مین بیٹھی تھی۔ حمیدہ کی آواز سُنکر پاس آئی اور

اُس سے بولی۔

"کیا کہتی ہو؟"

حمیدہ۔ چلو صبح صبح ہوا آئین۔

زہرہ۔ لے تو چلون مگر امان منع کرتی ہین۔

حمیدہ۔ نہین وہ منع نہین کرینگی۔ جاؤ بلا لاؤ۔ مین سمجھا دون گی۔

زہرہ۔ اسوقت امان جان مکان مین نہین۔ مسجد اقصےٰ دعا مانگنے کو

گئی ہین۔

حمیدہ۔ پھر کیون اسقدر فکر دامنگیر ہے۔ چلو ہم تم بھی چلین۔ بہت ہوگا خفا

ہوئین گی۔ مین خوشامد کر لونگی۔ آپ مان جائینگی۔

زہرہ۔ نہین۔ نہین۔ مان کے خلاف قدم رکھنا کس نے کہا ہے۔ تم اونکے

غصہ کا حال جانتی ہی ہو ذرا صبر کرو۔ آتی ہی ہونگی۔ اُنسے پوچھکر چلین گے۔

حمیدہ۔ اگر اُنھون نے منع کر دیا تو جانا محال ہو جائیگا۔ اور میرے دل کی

تمنا دل ہی مین رہ جائے گی۔ اور مین تم سے چھپاؤن کیون۔ وہان چلنے مین

میری ایک مراد ہے۔

زہرہ۔ کونسی مراد ہے۔ بتاؤ تو سہی۔

حمیدہ۔ جب تم شسرال مین تھین۔ مین نے ایک مراد مانگی تھی جسکو بالفعل

اب کی نوچندی کو خدا کہین راست لائے تو زہرہ کے ساتھ مسجد اقصےٰ جاؤنگی - اور صحابہ کرامؓ کے مزارون کی زیارت کرونگی -

زہرہ - مزارون کی زیارت کروگی - یہ کیون -

حمیدہ - تم جانتی نہین - میرے پاس ایک گوٹے کا ہار ہے - لیکن میلا ہوگیا ہے - مین چاہتی ہون ساتھ چلکر وہ ہار کسی مزار کے طاق پر نذر کردون - کیونکہ مجھے اپنی زیست کی امید منقطع ہوگئی ہے - اور یہ پرائی امانت کہان تک ودیعت رکھون -

یہ کہہ کر حمیدہ نے چادر سے منھ بند کرلیا - گفتگو کے سلسلے مین جو قطرات اشک حدقہ چشم مین ڈبڈبا آئے تھے - گو حمیدہ نے انکھین سُرعت سے پوچھ ڈالے تھے - مگر زہرہ کی نگاہ پڑ گئی تھی اُسنے پوچھا -

"ہائین بہن روتی کیون ہو؟ کاہے کی فکر ہے - سچ سچ کہو کیا بات ہے - کیا مین کسی سے کہنے بیٹھونگی"

حمیدہ - بہن! حقیقت یہ ہے مین اچھی نہونگی - یہ مرض جان لیوا ہے - اور مجھے مرنے کا کچھ غم بھی نہین اگر آج یہ ہار مزار پر چڑھایا نہ جائے گا تو فضول ہی ہوجائیگا

زہرہ - وہ ہار ہے کہان؟

حمیدہ - گم ہو جانے کے خیال سے آنچل مین باندھ رکھا ہے -

یہ کہکر آنچل زہرہ کی طرف بڑھادیا - زہرہ نے گرہ کھولی - دیکھا گوٹے کا ہار خراب ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے -

زہرہ - کیا آج ہی یہ ہار مزار پر چڑھانے کا قصد ہے -

حمیدہ - ہان آج تو نوچندی کا دن ہے اس سے بہتر اور کون دن ہوگا -

زہرہ - اچھا چلو - ہاتھ کے سہارے سے مین لیے چلتی ہون - اللہ کی مرضی ہوگی تو امان جان سے پہلے لوٹ آئین گے -

لاغر اندام حمیدہ گو ناطاقت ہے مگر کسی اندرونی کشش کے زور دینے پر وہ اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور زہرہ کے شانے کا سہارا دیتی ہوئی چل کھڑی ہوئی جس خوشی اور مسرت کے ساتھ اُس کے قدم پڑ رہے تھے معلوم ہوتا اوسے کوئی مرض ہی

نہین ہے۔

آج مسجد اقصےٰ مین نوچندی کا بہت بڑا میلہ ہے۔ عُرس کی دھوم دھام ہے۔ قوال قوالی گا رہے ہین۔ زائرین کا ٹھٹ جمع ہے۔ وہ بھیڑ ہے کہ الامان [illegible] پڑی بات سُنائی دیتی نہین۔

زہرہ حمیدہ کو ساتھ لیے ہوے اُسکے بتائے ہوے مقام پر آئی۔ مسجد اقصےٰ کے پائین باغ کے اندر کھجور کا درخت تھا۔ زیر۔ درخت دونون عورتین جا کے کھڑی ہوگئین۔

حمیدہ نے کہا زہرہ سے۔

"دیکھو یہ جگہ کیسی فرحت دینے والی ہے۔ اُسدن چاندنی رات مین اسکی جیسی بہار تھی آج دن کے اُجالے مین بھی ویسی ہی [illegible] ہے۔ جی چاہتا ہے یہین جھونپڑی ڈال کے رہیے۔ ہم اور تم امان جان کے ساتھ اُسدن بھی یہین آئی تھین۔ کتنی دیر تک یہان کی بہار دیکھتی رہین۔"

زہرہ کا دھیان کسی اور طرف تھا اُسنے حمیدہ کی باتون کا کچھ خیال نہ کیا۔

حمیدہ نے پھر چھیڑا۔

"اُسدن تو یہان بہت آدمی جمع تھے آج ایک بھی نظر نہین آتا"

یکایک درختون کے کُنج سے کوئی پچاس ساٹھ آدمیون کا غول نکلا۔ جن کے ساتھ بہت گھوڑے تھے اور وہ اسی طرف کو بڑھے جسطرف یہ دونون دختران ماہ سیما زیر نخل ایستادہ تھین۔ یہ لوگ آلات حرب سے بالکل مسلح تھے۔ اور اُنکی ظاہری وضع بتا رہی تھی کہ یہ لوگ ترکمانی خاص ٹرکی کے باشندے ہین۔

اسقدر دیکھنے کے بعد ہماری نظر ایک سوار پر پڑی جسکا گھوڑا سب سوارون کے حلقے مین تھا۔ مگر کس چستی کے ساتھ زین پر بیٹھا ہوا ہے کہ بدن کو ذرا جنبش نہین۔ یہ سب مسجد اقصےٰ کے پھاٹک پر آکے ٹھہر گئے۔ باگین روک لی گئین۔ ان مین اُس سوار کی نگاہ خدا جانے کس کی تلاش کر رہی تھی جو اپنے باڈی گارڈ سوارون کے حلقے مین تھا۔ اتفاق سے اُسکی نظر ان دونون لڑکیون زہرہ اور حمیدہ پر پڑی اسکا وہ خیال جو ابھی تک کشمکش مین تھا ہر طرف سے منھ موڑ کر اشتیاق کے

ہاتھ پھیلا سے بڑی بیتابی کے ساتھ حمیدہ اور زہرہ کی طرف چلا۔ شوق نے کچھ دل سے کہا۔ دل نے اُس سے اور جسطرح سینے کے اندر کلیجہ خوشی سے اُچھل رہا تھا اُسی طرح خودبخود شوق مین بڑھے ہوے اُسکے قدم اُٹھنے لگے۔

جسطرف زہرہ اور حمیدہ کھڑی ہوئی تھین حمیدہ اپنی تقدیر کی طرف سے کچھ ایسی بدگمان تھی کہ یہ منظر اُسے خواب وخیال سا معلوم ہو رہا تھا کیا یہ وہی رام ہے جس کے لیے دل اسقدر بے چین ہے۔ کیا کشش محبت رام کو اسطرف کھینچ لائی ہے۔ تقدیر دھوکا تو نہین دیتی۔ صورت شکل سے تو رام ہی معلوم ہوتا ہے وہی چہرہ مہرہ وہی انداز اور وہی چال ڈھال ہے۔ خدا کرے وہی ہو جسکو میرا دل کہہ رہا ہے اس کے سر کے پریشان بالون سے اُڑتے ہوے غبار اور خس وخاشاک کو بہت اُلفت سی معلوم ہوتی ہے۔ مگر چہرے پر انتہائی درجہ کی حسرت برس رہی ہے۔

حمیدہ کو ان خیالون نے بے قابو کر رکھا تھا۔ رام کو اپنی طرف آتے دیکھکر یہ بھی چند قدم چلی۔ نہین نہین دوڑی۔ اس کے ضعف ونقاہت نے تھوڑی ہی دور تک ساتھ دیا تھا کہ آنکھون کے سامنے اندھیرا آگیا۔ سر نے چکر کھایا اور حمیدہ دونوں ہاتھون سے سر تھام کر بیٹھ گئی۔ پھر اٹھی۔ پھر چلی۔ پھر بیٹھی۔ اور رام بھی اپنی محبوبہ کی بیقراری دیکھکر قریب ہی تھا کہ اس مسافت سے تنگ آکے بیخودی کے عالم مین وہین گر پڑے۔ مگر دلمین بڑھے ہوے شوق نے بہت بڑی دستگیری کی کہ یہ گرتا پڑتا حمیدہ اور زہرہ کے پاس پہونچ ہی گیا۔ حمیدہ نے پہلے شوق بھری نظر سے دیکھا پھر پر درد آواز سے چیخ بھر کر روئی۔ سینہ مین کلیجہ اوچھل رہا تھا۔ اور ٹھنڈی سانس لینے کی آواز بھی کچھ یونہین سی نکل رہی تھی کہ بیخودی نے دھر دبایا۔ یکبارگی حمیدہ کے اعضا مین جنبش ہوئی۔ پانون ڈگمگائے۔ ہاتھ تھرائے۔ اور وہ بیہوش ہوکے تڑاق سے زمین پر دھڑا گر پڑی۔

رام نے جب اوسے غش کھاتے اور زمین پر گرتے دیکھا بیتابی کے ساتھ قریب آیا اور حمیدہ کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا اور رومال سے اس کے چہرے کا پسینہ پونچھنے لگا۔ جو لوگ اُس کے سامنے کھڑے تھے آنکھون نے دیکھا کہ رام کے چشم سے بھی اشکون کی لڑیان ٹوٹ رہی ہین۔

زہرہ روتے روتے بولی۔

"پیارے رامز! بڑی قباحت ہے حمیدہ بہت ہی نقیہ ہے اتنی دور چلکر یہاں آئی۔ ضعف نے دبا لیا۔ اور وہ غش کھا کے زمین پر گر پڑی ناک پر ہاتھ رکھ کر ذرا دیکھو سانس کی آمدورفت مین توکمی نہین ہوگئی۔

رامز نے بھی حمیدہ کی ناک پر ہاتھ رکھا دیکھا سانس مین کسی طرح کا فتور نہین۔ زہرہ سے کہا۔

"ڈرو نہین۔ ابھی طبیعت بحال ہوئی جاتی ہے۔ ذرا چہرے کو ہوا دو۔

زہرہ دوپٹہ کے آنچل سے ہوا دینے لگی۔ رامز نے ہاتھ پاؤن سہلائے جس سے تھوڑی دیر مین حمیدہ نے آنکھین کھولدین۔ مگر نظر ٹھکانے نہ تھی۔ پڑے پڑے آنکھین پھرا کر ادھر ادھر دیکھا اور گھبرا کر کہا۔ رامز! پیارے رامز! جس کے جواب مین رامز اپنی رکتی ہوئی آواز مین بولا۔

"ہان مین حاضر ہون میرے چہرے پر نگاہ ڈالو"۔

حمیدہ یہ سنکر اٹھ بیٹھی اور بولی۔ پیارے اچھے تو ہو۔ تم کہان تھے۔

رامز اس کے جواب مین کچھ کہنا چاہتا تھا کہ جوش گریہ اور گذری ہوئی مصیبتون نے یاد آکر اسکی زبان تھام لی اور یہ زار وقطار رونے لگا۔

زہرہ نے رامز کا ہاتھ تھام لیا اور تسکین دینے لگی۔

"یہ رونے کا وقت نہین۔ خوشی کا وقت ہے۔ اب آرام سے بیٹھکر ہنسو بولو خدا کا شکر کرو کہ اسنے حمیدہ کی ودیعت حیات تلف نہ ہونے دی۔ وہ زندہ پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ اس تپتی ہوئی زمین اور جلتی ہوئی دھوپ مین پیادہ پا تمھارے سامنے جوش مین یہان آئی ہین اب کسی سایہ دار درخت کے نیچے چلکر بیٹھو۔ اور وہان بھی اپنی بپتی سناؤ۔

دونون اٹھکر ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور اپنی غمگین داستان کے طولانی قصے بیان کرنا شروع کردیے۔

باب تیرھوان

سالونیک پر حملہ

موسم برشگال کے آخری حصے مین، گورنر جبیس کے لشکر نے سالونیک کا محاصرہ کیا
فوجی جرنیل یا بڑے کمانڈر نے اپنی فوج کو دو حصون مین تقسیم کر کے کچھ پلٹنون کو
سالونیک پر دھاوا کرنے کا حکم دیا اور کچھ رسالون کی معیت مین مسجد اقصے مسجد
حرام اور دیگر اماکن مقدسہ کو محاصرہ کرنے کا حکم دیا ادھر جاسوس نے آ کے خبر دی
کہ مسیحیون کے سپہ سالار رصائب بک پہلے یہان کی زیارتگاہون پر حملہ کرینگے
یہان کے متبرک مقامات کو غارت کر کے بیت الامارہ قسطنطنیہ پر یرغل بولین گے۔
اس صبر شکن خبر سے باشندگان شہر کے حواس خطا ہوگئے مگر سعید بک پاشا کے
تقویت دینے سے رعایا کے دل مین جوش و خروش کا دریا امنڈ پڑا۔ اور سینہ
سپر ہو اپنی زیارتگاہون کے محافظ بن گئے۔
سعید بک پاشا نے پانچ ہزار بہادر ترکون کی باقاعدہ فوج رامز کے حوالے کی
اور حکم دیا کہ مسیحیون کی تقدیم روک دین۔ اور چھ ہزار جوانون کے رسالے مین مسجد
اقصے مسجد نبوی مسجد حرام کی حفاظت پر کمربستہ ہوگئے۔
ادھر مسیحیون کا عظیم الشان لشکر بحر مواج کی طرح جوش مارتا ہوا چلا آرہا تھا
اس کے آگے جو افسر ہے وہ تو کچھ شناسا معلوم ہوتا ہے۔ ناظرین آپ بھی پہچان
گئے ہونگے یہ صائب بک ہے۔ سالونیک کے قریب ایک وسیع میدان مین
پہونچکر اس کے حکم سے خیمے استادہ کر دیے گئے۔ فوجین اور ترین لشکریون کی مجمع سے
دور دور تک آدمی ہی آدمی نظر آرہے تھے۔
برسات کا موسم ختم ہوچکا تھا سفید بادلوں کی بجائے نیلگون آسمان نظر آنے لگا۔
رات کے وقت ایک بہادر جوان سالونیک کے قلعہ کی چھت پر کھڑا ہوا غنیم کی
فوج کا حساب لگا رہا ہے۔ سناٹا چارون طرف چھایا ہوا ہے کبھی کبھی سپاہیون کے
گانے کی آواز اس سناٹے کو توڑ دیتی ہے۔ کئی سپاہی مسلح قلعہ کے پھاٹک پر
کھڑے ہوئے پہرا دے رہے ہین۔ دفعتہً دنا دن توپ کی آواز آئی اور

آسمان کی فضا میں بن گئیں ۔ ہمارا شیر دل بہادر راقم توپ کی آواز سُنکر بام سقف سے
نیچے اوتر آیا اور کسی طرف جانے کا ارادہ کیا ۔

اتنے میں پھر دناتا ہوا ۔ توپ کی مہیب آواز سے زمین کانپ اُٹھی ۔ راقم زیر نخل
کھڑا ہوا کسی غور میں پڑ گیا ۔ ناگہان ایک سوار گھوڑا پھینکتا ہوا اُس کی جانب آیا
اور خبر دی کہ دشمن کے کثیر لشکر نے قلعہ پر دھاوا بول دیا ہے ۔ قلعہ شکن توپوں کی خوفناک
آوازوں سے ہمارے لشکر میں تہلکہ پڑ گیا ہے ۔ لوگوں کو یقین ہے غنیم کی پیشقدمی
اگر روک نہ دی گئی تو لامحالہ سالونیک پر دشمن قابض ہو جائیگا ۔ لوگوں کو پیام اجل
پہونچ لیا ہے غنیم کے لشکر سے متواتر گولے چلنے لگے ہیں اور بڑی تیزی اور مستعدی سے
گولہ باری ہو رہی ہے ۔ ظاہر ہے دشمن کے پاس کثیر لشکر ہے اور ادھر صرف
چھ ہزار جوان ۔ کسی طرح حریف کو روک دینا چاہیے تاکہ ہمارے افسر سعید بک
پاشا چاق و چوبند ہو رہیں ۔ ورنہ قلعہ ہاتھ سے نکل جانے کا احتمال ہے ۔ اس دلشکن
خبر کے سنتے ہی راقم کی چشم سے قہر کی چنگاریاں چھوٹ نکلیں وہ پیچ و تاب کی حالت
میں قلعہ کے اندر آیا اور آتے ہی بگل دیا بگل کی آواز سے پانچ ہزار فوجی جوان
میدان میں نکل کھڑے ہوئے ۔ راقم نے بھی ننگا نہ دیلنگا نہ فوج عدو میں گھس پڑنے
کے ارادہ سے تند و تیز اسپ پہ سوار ہوا اور پانچ ہزار ترکوں کی جماعت میں
دشمن کی طرف رُخ کر دیا ۔

گو راقم اپنے رسالے کے ساتھ غنیم کو روک لینے پر مستعد ہو گیا ہے تاہم راستہ کی
خرابیوں کی وجہ سے حریف کے پڑاؤ تک نہ پہونچ سکا وجہ یہ تھی آگے
دلدل تھی گھوڑوں کے پاؤں دھنسنے لگتے تھے ۔ اکثر سوار جھونکا کھا کر گر پڑے ۔
صفیں بالکل ابتر ہو گئیں اور گھوڑوں نے جب زور کرکے نکلنا چاہا تو اُن کے
سموں سے کیچڑ اوڑ اوڑ کر تمام سپاہیوں کی وردی پہ پڑنے لگی ۔ بمشکل تمام وہ سب
دلدل سے نکلے ۔ ادھر غنیم کا لشکر سالونیک کے متصل پہونچ گیا ہے ۔ کرنل فوج نے
گولہ باری کا حکم دیدیا ہے ۔ گو اندازہ یہ تھے کہ ہم جلد اس لڑائی کا خاتمہ کر دیں
اور قلعہ سالونیک پر ہمارے جنرل کا پھریرا لہرائے ۔

سعید بک پاشا کے کچھ رسالے غنیم کی فوج کے مد مقابل بنے ۔ دونوں فوجیں لڑنے

لیکن - لاشون کی تعداد لحظہ بلحظہ زیادہ ہونے لگی - زخمیون کے کراہنے سے دونون
طرف کے سپاہی بدلہ لینے کے لیے دل توڑ توڑ کے دادِ مردی دے رہے تھے - گولون کی
بوچھار کی یہ حالت تھی کہ ہر مرتبہ صف کی صف غارت ہو جاتی تھی - کوئی تو
مر گیا تھا اور کوئی موت سے مغلوب ہو زمین پر تڑپ رہا تھا -

عین گرمی جنگ مین ایک نوجوان شدید تند و تیز گرز کا تا بجلی کی طرح وار کر رہا ہے
اوسکی تلوار کی ضرب سے سیکڑون مسیحی افسر زمین سے پیوند ہو رہے ہین - وہ نوجوان
کون ہے - رامز عین گرمی جنگ مین معہ اپنے جانباز سپاہیون کے حریف کی فوج
سے دوچار ہو گیا تھا - اسوقت وہ لاشون کے انبار کے قریب کھڑا ہوا ہے
چارون طرف غضب کی تاریکی پھیلی ہوئی ہے - دوست دشمن کی تمیز نہین جو
جس کے سامنے آجاتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے - کبھی کبھی توپ کا چلتا ہوا گولہ
میدان کارزار مین پھٹ کر سیکڑون آدمیون کو فنا کر دیتا ہے - ترکون کی
ثابت قدمی اور بہادری سے دشمنون کے دل مین ہراس پیدا ہونے لگا اور
اُن کے ہاتھ سست پڑنے لگے - غنیم کے لشکر کا فوجی کمانڈر فوج کی یہ بیدلی
دیکھ کر گھبرایا اور سوچنے لگا ان شیدایان وطن کی فوج کا سامنا ہماری فوج کر نہین
سکتی - بھاگا ہی چاہتی ہے - اُسنے رامز کو دیکھا وہ کسطرح بڑھتا چلا آتا ہے اُسکے
منھ سے یہ جملہ نکل رہا ہے - بہادرو! قوم کا پاس کرو - جنت الفردوس زیر سایۂ
شمشیر ہست -

اُس کے اس جملے پر ترک دیوانے ہو ہو کر حملہ کر رہے ہین اور غضب کا جوش
پیدا ہو جاتا ہے - ایک دفعہ بہادر رامز ننگانہ و بلنگانہ فوج عدو مین گھس گیا
اور مسیحی لشکر کے کسی میجر کی چھاتی مین سنگین بھونک کر ضیغم وار نعرہ مارا بھائیو!
فتح بستہ خنجر است - ثابت قدمی سے لڑو - مسیحیون کا طبقہ ہماری کوششونکو
تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے - اس سے تمھاری تلوارون کو حریف کے لشکر کی طرف
توجہ کرنی چاہیے -

اسوقت جنگ مین پھر ہل چل ہو گئی - رامز کی حیرت انگیز شجاعت سے ہر ترک
کے خون مین گرمی آگئی - دو دستی تلوار چلنے لگی - کشتون کے پشتے لگ گئے - خون کا

دبانے لگا۔

اب تک مجاہدین کی فوج کے سرفروش سپاہیوں نے بڑے ارادوں کو بہادر سالار کے جوانوں کی خونبار گولیوں سے روک رکھا تھا۔ قدم اکھڑ گئے۔ ترکوں نے دلیروں کے رسالوں کو تلوار کی دھار پر رکھ لیا تھا۔ یکایک مسیحی لشکر میں پھر جوش بڑھا۔ تلواریں پاشپ چلنے لگی۔ اور سر گیند کی طرح میدان میں لڑھکنے لگے۔ گولیوں کی وہ بوچھاڑ ہوئی کہ کان دیے آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ ترکوں نے گولی کھا کھا کر جانیں دیتے ہوئے جان دے رہے تھے اور جا بجا ترک گر کر گھوڑوں کی ٹاپوں سے سخت کچلے جا رہے تھے۔ بالآخر سعید بک پاشا کی فوج کے مجاہدین اور سالار کے لشکر کے حوصلے بالکل پست ہو گئے۔ قریب ہی تھا کہ ان کے قدم اکھڑ جائیں کہ سالار فوج بدست اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا نکلا اور اپنے پست ارادے والے لشکر کو بہت ہی پرجوش لہجہ میں کہنے لگا۔

شاباش شاباش!!! کیا خوب داد شجاعت دے رہے ہو گھبرانا نہیں بس ایک ہی حملہ کی دیر ہے۔

ترکوں میں پھر جوش و خروش بڑھا۔ مسیحیوں کے دانت کھٹے کر دیے۔ دفعتاً ایک قہار لشکر دریا کی طرح شمال جانب سے امنڈتا ہوا نظر آیا۔ ترکی فوج سینہ سپر ہو کر نئی تازہ دم فوج کو روکنے پر مستعد ہوئی۔ سنگینیں ہاتھوں میں تھیں جو بہت ہی صفائی کے ساتھ دشمنوں کے سرد سینے میں گھس گھس کر لہو پی رہی تھیں مگر اس نئی تازہ دم فوج کو دیکھ کر ترک بدحواس و منتشر ہو گئے قدم اکھڑ گئے۔ بہادر سالار سے میدان جنگ چھوڑا نہ گیا۔ افسوس ہے اس دلیری اور اس شجاعت پر پانچ ہزار سوار ترکوں میں صرف سو سوار بھی مارے کاٹے کسی طرف چل دیے۔ میدان جنگ مسیحیوں کے ہاتھ آیا۔ سالونیک کے قلعہ پر مسیحیوں کا نشان لہرانے لگا۔

وہ دیکھو مسیحی لوگ قلعہ کی پشت پر کا پھاٹک توڑ کر اندر گھس آئے ہیں۔ توپوں کے گولوں سے قلعہ کی دیواریں ٹکڑے ٹکڑے ہوئی جاتی ہیں۔ مسیحیوں کی تلواریں بچوں بوڑھوں اور یہاں کے باشندوں کو بھیڑ بکری کی طرح کاٹ رہی ہیں۔ سعید بک دو ہزار پیادوں کی جماعت سے مسجد نصف بیت الحرام اور مسجد نبوی کی حفاظت پر تھے۔ ترکوں کو

ہسپانی لشکر مسیحیون کے مقابلے پر آئے - چونکہ ہوا بگڑ چلی تھی - خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا تاب مقاومت نہ لا سکے انجام یہ ہوا شہید ہو گئے -

باب چودھوان

رامز بادل شکستہ میدان سے چند سوارون کی جماعت میں نکل کھڑا ہوا - اب فکر لاحق ہوئی ہے کسی طرح مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی اور دیگر مقدس مقامات کو مسیحیون کے دست برد سے بچائین - راستے میں خبر سنی گوزر جبیس کا کونٹ جنرل کثیر لشکر لے آیا ہے - ہفتہ دو ہفتہ میں اماکن مقدسہ پر حملہ ہونے والا ہے - لہذا اپنے راہوار کی باگ مسجد اقصیٰ کی طرف منعطف کر دی - جسم پر بیکڑون زخم دھبے پڑے ہوئے ہین - مگر مین تیغ اصفہانی لٹک رہی ہے - غروب آفتاب قبل مسجد اقصیٰ کی پاک سرزمین مین پہونچ گیا - وہان آ کے دیکھا ہزارون کی تعداد مین دین نبوی کے قائل اسلامی اخوت کے پیرو - مسجد نبوی کا احترام قائم رکھنے کے لیے جمع ہو چکے ہین - جسے دیکھو نشۂ جرأت سے سرشار اور حق کی حمایت اور باطل کی بیخکنی کے لیے تلوار نکال چکا ہے - ہر فرد بشر کے لبون سے یہی کلمہ نکل رہا ہے - ہم اپنی جانون کا اتلاف نہین چاہتے لاکھون کی تعداد مین ضایع ہو جائین گے مگر اپنے دینی تقدس پر آنچ نہ آنے دین گے - اپنے معبدون مین غیر مسلم کے قدم نہ پڑنے پائین گے -

راستے مین علی یوسف کے ہنولی نادر آغا سے ملاقات ہو گئی - رامز کی خون آلود پوشاک دیکھ کر اسے سخت رنج ہوا - آنسو بھر آئے - پوچھا

صاحبزادے! تمھاری پوشاک پر یہ خون کے دھبے کیسے - سالونیک کا کیا حال ہے - کیا جنگ مین تم نے بھی حصہ لیا تھا -

رامز - کل شب کو دشمنون نے قلعہ پر دھاوا کیا تھا - حالانکہ ہمارے جنگجو ترک اس وقت غفلت مین تھے - ہتھیار زیب تن نہ تھے اور نہ باقاعدہ صفین مرتب تھین پھر بھی مردانگی کے جوہر دکھائے اور اپنے نصب العین کو استقلال اور بہت

یقین کے ساتھ برقرار رکھنے کی کوشش کی مگر افسوس۔ قدرت کو منظور ہی نہ تھا
صبح ہوتے ہی اسلامی حریت پر پانی پڑ گیا۔ حریفوں نے قلعہ مین آگ لگا دی
مسلمانون کی خواہشات کی تکمیل نہو سکی۔

نادر آغا۔ سعید بک پاشا کی کیا خبر ہے۔

رامز۔ وہ قید ہو گئے ہونگے یا جنگ مین کام آ گئے ہونگے۔ دس ہزار ترکون
مین صرف دو ہزار ترک باقی رہ گئے تھے۔ مسیحیون کی کثیر التعداد فوج کے
سامنے وہ کیا کر سکتے ہین۔ قلعہ سالونیک پر ضرور دشمن قابض ہو گئے ہونگے
اور غضب کی قتل و خونریزی ہوئی ہوگی۔

نادر آغا۔ کیا سعید بک پاشا سے تمھاری ملاقات نہین ہوئی۔

رامز۔ کل مغرب کے وقت ہوئی تھی۔ وہین یہ تشکن خبر سننے مین آئی جزیرہ
نما کورنوکاوی کی فوجی افسر مسجد نبوی۔ بیت الحرام اور مسجد اقصےٰ کی طرف کثیر لشکر لیے
آ رہا ہے۔ اسی وجہ سے سعید بک صاحب نے پانچ ہزار فوج میرے ساتھ کر دی
اور فرمایا ان بدخواہان مذہب کو ادھر آنے سے روکو۔ مین نے تعمیل ارشاد کی۔
مسیحیون نے شب کو اپنا ارادہ فسخ کر کے پہلے قلعہ سالونیک پر یورش بولا۔ چنانچہ
سرفروش ترک کثیر تعداد کے ساتھ اس جہاد مین کام آ گئے۔ مین نے دیکھا دشمنون
سے سر بر ہونا محال ہے چند نفوس کو لیکر محبت مین ادھر نکل آیا۔ اوس روز سے
پھر ملاقات نہو سکی۔

نادر آغا۔ (پیشانی پر ہاتھ مار کر) رامز! مین سمجھ گیا۔ ہائے دار السرور قسطنطنیہ
پر بھی آفت آنے والی ہے۔ مسلمانون کی آزادی اور حریت تشریف لے گئی
افسوس دین نبوی پر قیامت آئی جاتی ہے۔ ہماری متفقہ کوششین ناکام
ہو رہی ہین۔ عجب نہین سعید بک پاشا قتل کر دیے گئے ہون۔ تمھارے
کوئی ضرب تو نہین لگی۔

رامز۔ نہین۔ یہان تو فضل خدا سے جسم چوٹون سے محفوظ رہا ہے۔ صرف
مسیحیون کے خون سے میرے کپڑے تر ہو گئے ہین۔

نادر آغا۔ مجھے بھی پہلے خبر ہو چکی تھی۔ صائب بک پاشا فوجی کمانڈر ایک لاکھ

فوج کی جماعت سے ادھر آنے والا ہے - آج مغرب کے وقت جاسوسون نے خبردی کہ
مسیحی لشکر مسجد اقصےٰ کے قریب پڑاؤ ڈال چکا ہے -
[illegible] - ممکن ہے کل تک گولہ باری شروع ہو جائے -
نادر آغا - افسوس - ہمارے پاس باقاعدہ فوج نہیں - جسقدر ابنوہ آپ کے پیش نظر
ہے ان مین ایک بھی فنون جنگ سے واقف نہین - کوئی سوداگر - کوئی مجاور - کوئی
کاشتکار [illegible] ہے - جنگی قابلیت سے بالکل کورے ہین - سعید پاشا کی باقاعدہ
فوج شکست کھا ئی تو ان بیچارون سے کیا ہو سکتا ہے -
راضی - اسکی فکر نہ کرین یہی لوگ تیغ آزمائی کے جوہر دکھائین گے - سعید بیگ کی
فوج روپیہ کے خاطر جنگ کرتی رہی تھا اور یہ لوگ دین نبویؐ کے جوش مین اور قومی
اخوت کو قائم رکھنے کے لیے سینہ سپر ہو کے لڑے ہین گے - دشمنون کے خون کی نہرین
بہائین گے - مین دیکھتا ہون بہت بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے - اسکا اثر برقی
قوت کی طرح [illegible] مین پہونچ چکا ہے - یہ اُس برگزیدہ قوم کے فرزندان رشید ہین
جنکی تلوارون نے تمام دُنیا مین ہلچل ڈالدی تھی - میری دانست مین یہ لڑائی بہت
ہی خطرناک ہوگی مگر ایک بات کا خیال رکھنا چاہیے اُس شکست کی خبر جو ہمین ملی وہ لوگ
قلعہ مین ملی تھی - [illegible] کے کانون تک نہ پہونچ سکے ممکن ہے یہ لوگ [illegible] اور خوف کھا کر
بھاگ کھڑے ہون -
نادر آغا - بہتر ہے - جہانتک ہوگا اس خبر کو طشت از بام نہ ہونے دونگا - تھکے ہوگے
کچھ دیر آرام کرو - ایک بات ذہن نشین رہے - مسیحیون کا سایہ مسجد اقصےٰ اور مسجد نبویؐ پر
نہ پڑنے پائے -
راضی - ہم قتل کرین گے اور شہید ہونگے بغیر اسلامی جانین قربان ہوئے ہمارے
معبدون کا چھننا محال ہے -
یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور سنگین پہرے پر بستر جما کے آنے والی مہم پر غور کرنے لگا
جو مالک کو منظور ہوگا وہ ہوگا - فتح اپنے اختیار مین نہین - لڑکر شہید ہو جانا اپنے
اختیار مین ہے بہادرون مین نام ہو جائے گا - چونکہ رات زیادہ آگئی تھی اور
دن بھر کا تھکا ہی تھا - آنکھین جھپک گئین - بستر پر لیٹ رہا اور بہت جلد

نیند کا مزہ لینے لگا۔

ادھر صائب بک آزمودہ کار سپاہیوں نے نیند بھر کر آرام لیا تھا نہ تیاری کے بگل نے آنکھیں چونکا دیا اور دنیا کی طرف رخصتی نگاہوں سے دیکھنے لگے کیونکہ آج ان سب کے دلون مین بھی یہ جوش بھرا ہوا تھا کہ جس طرح ممکن ہو ان ترکون کی بوٹیان نوچ کھائین جو ہمارے مقابلے پر جانفروشی دکھانے آئے ہین۔

اسوقت سپاہیون کی مستعدی اور ان کے تمتماتے ہوے چہرون سے جو غصہ مین سرخ ہو رہے تھے معلوم ہوتا تھا کہ ان مین انتہائی درجہ کا جوش بھرا ہوا ہے موت کا ذرا بھی خوف نہین۔

صائب بک بھی غصہ مین بھرا ہوا ہے اس کے حرکات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اسنے قصد کیا ہے اسپر جان گنوا دینا کوئی بات نہین ہے۔ اسکی چڑھی ہوئی بھوریان غصہ سے سرخ چہرہ غضبناک آنکھین اور ساتھ ہی تند نظر سے بار بار قلعہ کو دیکھنا یہ بتلا رہا ہے کہ آج اسنے فتح کی قسم کھائی ہے۔ اسنے اپنی فوج کا رخ مسجد اقصے بیت الحرام اور مسجد نبوی کی طرف کر دیا۔ گولہ باری شروع ہو گئی لڑائی ہونے لگی۔ تمام میدان توپون کی گرج سے گونج اٹھا۔ ہر طرف دھوان چھا گیا۔ تھوڑی دیر مین مسجد اقصے کی جماعت مین بیدلی ظاہر ہونے لگی۔ اور وہ رک رک کر وار کرنے لگے کیونکہ وہ فنون جنگ سے آگاہ نہ تھے۔ رامز نے جو یہ کیفیت دیکھی وہ فوج کے آگے کھڑا ہوکر پر زور لفظون مین اسطرح گویا ہوا۔

ہان بہادرو! دین اسلام کے سچے پیرو۔ کئی روز سے تم یہان جمع ہو۔ دیکھو خدا کے سامنے شرمندگی نہ حاصل ہو۔ بڑھتے چلو اور ان بدخواہان ملت و مذہب کو آگے بڑھنے سے روک دو۔ تمھاری تلوار کی آنچ نہ سہکر وہ خود بھاگ جائینگے تمھاری بہادری دیکھ کر ان کے دلون مین خوف چھا گیا ہے صرف ایک حملہ کی ضرورت ہے۔ فتحیاب ہو جاؤ گے سرخروئی کا تمغہ تمھارے شامل حال ہوگا تمھارا خدا حافظ ہے وہ تمھاری جانبازی کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے یہی وقت تمھین بہادری کے دکھلانے کا ہے۔

اتنا سنتے ہی ترکی رگون مین اور بھی جوش پیدا ہو گیا۔ رامز کی دل ہلانے والی

تقریر سے کل فوج میں بے چینی پھیل گئی - اور سپاہیانہ خون اونکی رگوں میں جوش مارنے لگا - چہرے آگ کی طرح لال ہو گئے اور اللہ اکبر کے نعرے کرتے گولے مارتے غنیم کی پیشقدمی روکتے رہے - اور نہایت تیزی سے مسجد کے پھاٹک پر آہنی دیوار قائم کردی -

مور و ملخ کی طرح مسیحیوں کا لشکر میدان میں پھیلا ہوا تھا - کون شمار لگا سکتا ہے برسات کے بادلوں کی طرح فوج مخالف نے چاروں طرف سے ان فدائیان قوم اور جان نثاران وطن کو محصور کرلیا - دس ہزار سواروں کے فوجی دستوں کو ہمراہ لے کر جنرل صائب بک آگے بڑھا - اور جیوں جیوں وہ قریب ہوتا جاتا تھا اوسکا جوش اور ترقی پذیر ہوتا تھا -

ادھر قومی احترام پر مٹے ہوئے غازیان اسلام کٹ مرنے کو جنگ کے بحر بیکران میں کود پڑے - جانبین کے سرفروش سپاہی ایک دوسرے سے گتھ گئے - لڑائی بہت خوفناک صورت پکڑ گئی - مسیحیوں کا پہلا دھاوا بیکار گیا - مسجد اقصے کا پھاٹک نہیں ٹوٹا -

دوسری مرتبہ پھر یورش ہوئی - صائب بک جانباز سپاہی اپنی جانیں بیچکر فصیل کے پاس آ گئے فوراً سیڑھیاں لگا کر اوپر چڑھنا شروع کیا جسے دیکھ کر بقیہ فوج بھی سمٹ کر فصیل کے نیچے آ گئی اور گولہ باری کا موقع نہ رہا تھوڑے ہی عرصہ میں صائب بک کے فوجی افسر فتحمندوں کی طرح مسجد اقصے کے وسیع صحن میں داخل ہو گئے اسوقت دن کے چار پانچ بج چکے تھے جب یہ فوج مسجد اقصے اور بیت احترام میں [illegible] ہوئی - آفتاب اس خوفناک جنگ دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا اور اسی وجہ سے اس میں حرارت اور تیزی کا نام [illegible] دیر تک تھی - جسوقت جنرل صائب بک پھاٹک توڑ کر مسجد میں داخل ہوا اور نعرہ [illegible] اوسکی [illegible] آواز نے ہمارے شیر مرد راغب کے کان کھڑے کردیے - وہ شمشیر برہنہ فوراً پہنچ - صائب بک پر جھپٹا - اس بہادر شیر نے صائب بک جنرل کے حواس کھو دیے دونوں نے [illegible] حملہ کرتے ہیں دونوں کی تلواروں سے آگ کی چنگاریاں نکل رہی ہیں یکایک [illegible] دونوں شجاعوں نے ایک دوسرے کو بھر نظر دیکھا صائب بک نے گھوڑے کی باگ دوسری جانب پھیری اور راغب کی خون آشام تلوار [illegible]

نیزے مین بجنسکر دشمنون کا خون چاٹنے لگی - اوس کے خالی نہ جانے والے برچھے کی ضرب
سے سیکڑوں مسیحیوں کے سینے شگاف ہوگئے -

لڑتے لڑتے رامز غنیم کے دل مین گھس گیا - اُس کے شانے پر دو جگہ تلوارون کے
زخم پڑ گئے ہین - لیکن اوسے کچھ پروا نہین اوسی طرح جوش وخروش کے ساتھ اُسکی
اصفہانی تیغ حریفون کا خون پی رہی ہے - ناگہان کسی حریف کی پھینکی ہوئی برچھی اوس کے
گھوڑے کے شکم مین لگی - رامز نے پلٹ کر دیکھا ایک مسیحی اوسکے دنبال مین برچھا تانے
چلا آ رہا ہے وہ چاہتا تھا رامز کو زمین کا پیوند بنا دے - اتنے مین اس بہادر ترک نے
ایک ایسا تلا ہوا ہاتھ مارا مسیحی سپاہی کا برچھا ٹکڑے ہوکر دور جا گرا - اب کیا تھا مسیحیون
کا خون اوبل اُٹھا - کوئی پچاس جوان یکدم سے رامز پر ٹوٹ پڑے چاہتے ہین اس
جسم کو قیمہ کر ڈالین - اتنے مین مسیحیون کا سپہ سالار صائب بک فوراً زور سے
چلا اوٹھا -

" خبردار اس ترک پر کوئی شخص ہتھیار نہ چلائے - بلکہ عزت وحرمت کے ساتھ اس
بہادر کو زیر حراست کر لو - یہی وقت عزرائیل کی طرح چار بلغاری سپاہیون نے رامز کی گردن
مین پھندا ڈالکر حراست مین کر لیا -

اب مسجد نبوی کے احترام کا خیال کس مین ہے کون دشمنون کو روک سکتا ہے
رامز کی گرفتاری کی خبر نادر آغا کے کانون تک پہونچی سنتے ہی گویا اونکا بازو ٹوٹ گیا
آنکھون تلے اندھیرا چھا گیا - پلٹ کر دیکھا مسجد اقصےٰ کے زینے پر جنرل صائب بک
کھڑا ہے - نادر آغا نے برچھے سے صائب بک کے سر کو نشانہ بنایا - مگر صائب بک
کا گھوڑا پیچھے ہٹ چکا تھا بال بال بچ گیا - ادھر صائب بک نے طیش مین آکر
پستول کی گولی سے نادر آغا کو زمین پر گرا دیا - اور قریب جا کر ایک ہی وار مین
اسکا رشتۂ حیات قطع کر دیا -

مسجد کے محافظین اور دینی تقدس پر فدا ہونے والے ترک اپنے افسر کی
حالت دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوے - مسیحیون نے چاہا مسجد اقصےٰ بیت المقدس
کی فضیلت پر پانی پھیر کر وہان کے اشیا پر اپنا تصرف کرین - مگر
جنرل صائب بک نے منع کر دینے سے اونکا احترام اور فضیلت بدستور قائم

مسیحیون کے قدم مسجد کے اندر نہ جا سکے۔

اس وقت مسجد اقصےٰ کے وسیع میدان مین بجز شور و بکا اور آہ و زاری کے اور کچھ سُنائی نہین دیتا تھا۔ آفتاب غروب ہو گیا تھا ٹھنڈی ہوا میدان مصاف مین مردون کے شانون کو ہلاتی ہوئی چارون طرف بہ رہی ہی مگر وہ کچھ ایسے شرط بد کر سوئے ہین کہ جاگنے کی قسم کھا چکے ہین۔ اس عالم تیرہ و تار مین ایک دوشیزہ چیختی ہوئی ادھر ادھر گھوم رہی ہے۔ ہر ایک مُردے کا منھ دیکھتی پھرتی ہے۔ ہائے اُس سے کسی دشمن نے کہہ دیا ہے تیرا شوہر رامز اس جنگ مین مارا گیا ہے اوسکے چشم چشمہ سار سے آنسوؤن کا دریا جاری ہے جو کسی طرح بند نہین ہوتا۔ اُسکا دشمن کون ہے۔ کس نے اختتام جنگ پر رامز کے مرنے کی جھوٹی خبر اوڑا دی۔ خدا جانے وہ کون ایسا قسی القلب ہے جسنے اس گلفام نازنین کے نازک کلیجے پر ایسا گھرا چرکا دیا کہ وہ بیتاب ہوکر میدان جنگ مین آئی اور مردون کے انبار مین اپنے جانباز عاشق کی لاش تلاش کرنے لگی۔ انجام یہ ہوا کہ زخمی کبوتری کی طرح ایک مُردے کی میت پر گر پڑی اور بیہوش ہوگئی۔ جب آنکھ کھلی بیتاب ہوکر اُٹھ کھڑی ہوئی ادھر اُدھر گھومنے لگی۔ گلابی رخسارون پر اشک بہ رہے ہین۔ کھلے ہوے بال ماہتابی چہرے پر بکھرے ہوے ہین کبھی آسمان سے مخاطب ہوتی ہے۔ اے آسمانی فرشتے تو نے دیکھا ہو تو بتا دے رامز کی نعش کہان پڑی ہے۔ حمیدہ اُسے سینے سے لگا ایکبار دل بھر کے روئے گی۔ اور پھر تو دیکھ لیگا حمیدہ بھی دنیا سے کوچ کر جائے گی اور اپنے دلبر کے پاس قبر مین چین کرسوئے گی۔

اتنے مین دو مسیحی رجمنٹ کے سوار وہان آئے۔ بیکس و بدنصیب ہرنی صیاد کے پنجے مین پڑ گئی۔ ناترس اور بے مروت سوارون نے اس غریب کے حال پر مطلق رحم نہ کھایا اور نہ اُسکے دل رفتہ کو تاڑ سکے۔ اوس بیکس لڑکی کو گھوڑے پر سوار کیا اور اپنے کیمپ کی جانب گھوڑے ڈالدیے۔ راستہ بھر بدنصیب لڑکی روتی چلاتی رہی مگر اون کمبختون کا دل

پتھر کا تھا کیونکر ترس کھاتا۔

باب ۱۵ پندرھوان

وسیع وکشادہ میدان مین ایک خیمہ کے اندر صائب بک کا مرشد ترک بیٹھا ہوا مسجد اقصٰے کے ایک مجاور سے ہمکلام ہے۔

ترک - (صائب بک کا مرشد) قاضی صاحب! آپ کا نام کیا ہے۔

مجاور - مسجد اقصٰے کا مجاور ہون - خرلیسیتو نام ہے - آپکو ان ملک وملت کے دشمنون کے ساتھ دیکھکر مجھے سخت حیرت ہے - آپ ان کے یہان کیونکر آئے۔

مرشد - آپسے کیا کہون - افسوس! مین خود اپنی خواہش سے ان کے ساتھ نہین آیا - بلکہ کسی مجبوری سے آنا پڑا ہے۔

خرلیسیتو - شاید آپ گرفتار کریے گئے ہین۔

مرشد - جی - گرفتار تو نہین ہوا بلکہ اپنی خوشی سے چلا آیا ہون - صائب بک بادشاہ کا نام سُنا ہوگا - یہ مسیحی لشکر کا کرنل ہے - کسی وقت اسنے مجھسے دینی مسائل یاد کیے تھے۔

خرلیسیتو - آپ ہین اسلام کے سچے معتقد - توحید کے قائل اور وہ عیسائی غیر مشرک تثلیث کا پیرو - اوسنے دینی مسائل کیسے یاد کیے۔

مرشد - دراصل وہ عیسائی نسل سے نہین ایک معزز ترک کا لڑکا تھا مدت تک وہ ہمارے زیر تعلیم رہا - اسلیے ہمین اپنا مرشد گردانتا ہے۔

خرلیسیتو - ہائین کیا وہ مسلمان تھا اب عیسائی ہوگیا۔

مرشد - یہ تو بہت بڑا قصہ ہے - کہانتک کہونگا صرف اسقدر کہہ کے تمھارا شک رفع کیے دیتا ہون - تم جانتے نہین مین ان لوگون کے ساتھ کس لیے آیا - آج کئی سال ہوے مین حج کرنے گیا تھا - اتفاق سے وہان میری لڑکی گُم ہوگئی - مین اوسی کے تلاش مین چند شاگردون کے ساتھ اِدھر آنکلا - صائب بک سے ملاقات ہوگئی اپنے ساتھ لے آیا - اور اطمینان دلایا

تمھاری لڑکی کا سراغ لگاؤنگا۔ اسی سے ساتھ چلا آیا۔

خرسیتو۔ آپ کی دختر کا نام کیا ہے۔؟

مرشد۔ حمیدہ۔

خرسیتو۔ عمر کتنی ہوگی۔

مرشد۔ اگر زندہ ہوتی تو اسوقت چودہ سال کی ہوتی۔

خرسیتو۔ مسجد اقصےٰ کے مجاور علی یوسف ہین اون کے یہان حمیدہ نام کی ایک دختر رہتی ہے۔ اوسکی زبانی معلوم ہوا اسکا مکان اناطولیہ مین ہے۔ آج کوئی چار پانچ برس ہوے وہ اُن کے یہان رہتی ہے وہ کہتی تھی میرے مان باپ حج کرنے گئے تھے راستے مین بدوؤن نے اُنھین لوٹ لیا وہ چھوڑ کے مجھے کہین چلدیے ہین علی یوسف کے بہنوئی نادر آغا بھی حمیدہ کو جانتے تھے۔ اُن سے پورا پتہ ملسکتا تھا۔ افسوس وہ اس جنگ مین کام آگئے۔

مرشد۔ قاضی جی! اگر حمیدہ نام ہے تو میری ہی لڑکی ہے۔ کیا آپ نے اُسے دیکھا ہے۔

خرسیتو۔ ہان جناب! بارہا دیکھنے کا اتفاق رہا ہے۔ بڑی قبول صورت لڑکی ہے۔

مرشد۔ میرا دل بول رہا ہے وہ میری ہی نور نظر ہے۔ مگر مین بدقسمت ہون اُمید نہین میرا گم شدہ لعل میرے ہاتھ آجائے۔ قاضی صاحب! تکلیف ہوگی اسی وقت چلیے دیکھین تو سہی۔ خدا کرے میری حمیدہ ہی ہو۔

خرسیتو۔ گھبرائیے نہین اور نہ کسی قسم کی فکر کو پاس آنے دیجئے۔ علی یوسف اور اونکی بیوی نے اپنی اولاد کی طرح اوسکی داشت کی ہے۔

مرشد۔ خدا اُنکا بھلا کرے۔ لیکن قاضی جی! میرا مقدر اس قابل نہین کہ میری آرزو پوری ہو۔ آپ جانتے ہی ہین مسیحی لوگ مسلمانون کے پکے دشمن ہین۔ جنگ کا اختتام ہوگیا ہے۔ زیارت گاہون اور پاک مسجدون کو پیرا مسیح نے خوب لوٹا ہوگا تعجب نہین میری دختر حمیدہ پر کسی ظالم کا ہاتھ صاف ہوا ہو۔

خریستو - آپ مطمئن رہین - مسجدین اور زیارتگاہین بدستور قائم ہین اُن کے احترام مین فرق نہین آنے پایا اور نہ مسیحیون کے قدم اون مین جاسکے - نہ وہان کے باشندون پر کسی نے جبر کیا اور خاصکر عورتون پر کسی حالت مین تشدد روا نہین رکھا گیا - مسیحیون کی طرف سے ایک شخص ڈھول پیٹتا جاتا تھا رعیت پر کسی طرح کا جبر نہوگا اور نہ اُن کے بال بچون اور عورتون پر کوئی بے رحمی کا برتاو کیا جائے گا -

مرشد - اسے بھی شانِ خدا سمجھنا چاہیئے -

اتنے مین ایک ملغاری سپاہی نے خیمہ کے دروازے پر آواز دی - پیر مرشد -

مرشد - کون ہے - کیا غرض ہے -

سپاہی - جناب افسر صاحب نے آپکو سلام دیا ہے

مرشد - کیا میری طلبی ہے -

سپاہی - جی ہان! اسوقت حضور سخت بیمار ہین - کسی بڈھے ترک نے اُن کے شانے پر برچھی ماری تھی - ابھی تک خون بند نہین ہوا ہے - آپ سے کچھ استفسار کرنا ہے اسی لیے آپکو یاد کیا ہے -

مرشد - کیا بات ہے مجھے کچھ معلوم ہے -

سپاہی - بات کوئی نہین - صرف کل علی الصباح چند سوار تمھاری شاہزادی کی تلاش مین جانے والے ہین - اسی واسطے شاید آپ سے کچھ استفسار کرین - یا تو آپ اوسکا حُلیہ بتادین یا خود سوارون کے ہمراہ جائین -

مرشد - (خریستو کی طرف نگاہ اُٹھاکر) معلوم ہوتا ہے ہمارے حال پر خدا کی رحمت نازل ہونے والی ہے - اچھے دن آ گئے ہین آپ جب تک آرام کیجئے مین اُنسے ملکر ابھی آتا ہون -

یہ کہکر وہ ترک خیمے سے باہر نکلا اور صائب بک کرنل کے ڈیرے پر خوشی کے ساتھ قدم اُٹھاتے ہوے چلدیے -

چھوڑ نہین سکتا - تم جانتے نہین - یہ لیڈی خود ہی مجھپر مرتی ہے - جسکا ثبوت یہ ہے کہ جب مین اس ہندوستان کو گھوڑے پر سوار کرکے لایا تھا راستے بھر وہ مجھے کنکھیون سے گھورتی رہی - اب تو خدا کے فضل سے سالونیک کی جنگ بھی ختم ہو گئی - کل پرسون کچھ انعام ملے گا - میرا جی چاہے گا تو اس عورت کو کرنل سے انعام کے صلے مین مانگ لونگا -

شمسی - بہتر ہے - اس رائے کی مین تائید کرتا ہون - کرنل صاحب انعام کے صلے مین دیدین تو کوئی عیب نہین ہے - مگر آج تو کسی صورت سے اپنی جان بچاؤ -

بلغاری - جان کیونکر بچ سکتی ہے - اس کے واسطے تو کوئی بات سوچئے - جنگ مین مرجانے کا خوف نہین - البتہ سولی پر چڑھنے سے دل گھبراتا ہے - جب مین صدر پھاٹک پر پہرہ دے رہا تھا - بخدا ساٹھ مسلمانون کو سنگین سے چھید کر رکھ دیا تھا - وہ تڑپ رہے تھے اور مین کھڑے کھڑے مزے لے رہا تھا -

شمسی - خیر سنو - ایک کام کرو - کل کی لڑائی مین ایک ترک قید کیا گیا مگر ہے بہت ہی شجاع - جنگ مین اسکے ہاتھ کی صفائی دیکھکر کرنل صاحب بہت ہی خوش ہوے اسی سے کرنل صاحب نے اسے جلادون کے سپرد نہین کیا - سنتا ہون کل علی الصباح پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا - جس خیمے مین وہ قید ہے اُسی مین اس عورت کو بھی ڈالدو -

بلغاری - اگر کوئی پوچھے تو جواب کیا دو گے -

شمسی - کہدینگے اسکی عورت ہے - خود بخود وہان گئی -

بلغاری - اچھی بات ہے - یہ بھی خدا کے کارخانے ہین - مگر خبردار رہنا عقب سے کوئی فتنہ یا دنگہ کھڑا ہوا - تو سلطنت کا الزام میرے سر ہی ہوگا -

چونکہ اُسنے ایک سرد آہ کھینچی -

جس جگہ یہ شور ہو رہا تھا - وہین پر عالم تیرہ و تار مین ایک نوخیز دوشیزہ کوئی پندرہ برس کا سن زمین پر بیہوش پڑی ہوئی ہے - آہستہ آہستہ

سانس چل رہی ہے - دوشیزہ کے بےحس وحرکت جسم کو اُٹھا کر دہ دونون تلنگے
وہان سے روانہ ہوے -

باب سترھوان

قیدخانہ

ناظرین جس عالم تیرہ وتار مین زیر محل مجبور کھڑے ہوے اُن دو تلنگون کی باتین
سُن رہے تھے اُس سے بھی زیادہ بند مکان مین چلیے اور یہان کی تاریکی ملاحظہ
فرمائیے - دیکھیے کس غضب کا اندھیرا ہے - آنکھ بند کیجیے اندھیرا آنکھ کھولیے
اندھیرا - کچھ نظر ہی نہین آتا - البتہ ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لینے کی آواز کبھی
کبھی سُنائی دے جاتی ہے - اسی مکان کے اندر ہمارا بہادر دوست رامز
قید کیا گیا ہے - اُس کے بائین پہلو میں خون سے لت پت اوسکی تلوار رکھی
ہوئی ہے - دُنیا کی مادی چیزون سے اوسے نفرت سی ہوتی جاتی ہے - مگر
گلفام حمیدہ کا خیال اسوقت بھی سدا بار روح ہو رہا ہے - اتنے مین کسی کے
پاؤن کی آہٹ سُنائی دی - رامز سمجھا - جلاد آیا ہے - دل کو مضبوط کر مرنے
کے لیے مستعد ہو گیا -

کچھ عرصے بعد دو شخصون کے باتین کرنے کی آواز محسوس ہوئی - رامز غور مین
پڑ گیا - یہ دونون کون ہین - کیون چپکے یہان آئے - درحقیقت یہ لوگ جلاد ہین
تو اس طرح چوری سے کیون آئے - مین قیدی ہون مجھ سے پردہ رکھنے کی ضرورت
ہی کیا ہے -

اتنے مین ان آئے ہوؤن کے پاؤن کی آواز بہت ہی قریب سُنائی دی
اور اندھیرے مین کچھ سایہ سا نظر آیا - معلوم ہوا وہ دونون شخص کوئی چیز رکھ کے
چلدیے - اس کیفیت سے رامز کی پریشان خاطری بڑھ گئی وہ اس فکر مین پڑ گیا
آخر یہ دونون شخص کیا رکھ گئے ہین
رامز کی بیچینی سبب زیادہ ترقی کر گئی - ہاتھ بڑھا کر ٹٹولنے لگا جب
اُسکے ہاتھ مین ایک شے محسوس ہوئی اوسکا قلب دھڑکنے لگا - خون خشک

حمیدہ!

حمیدہ صدمات اور رنج وغم اٹھاتے اٹھاتے بالکل نحیف ہوگئی تھی نہ اوسکا پہلا
سرخ رنگ رہا تھا اور نہ وہ اگلی سی چہرے کی شادابی باقی تھی مگر اسوقت رامز کی
شکل دیکھکر اوسکے چہرے پر سپید پلیدی کے نیچے کسی قدر خون نے گلابی سرخی کی
ایک تہ دیدی۔ اسوقت موجودہ خوشی نے اپنی انبساطی حرکت سے اس کے
پہلو میں بیٹھنے والے دل کو آہستہ آہستہ گدگدایا اور زبان کو گویا کیا یعنی
اوسکے منھ سے نکلا۔

رامز! تم کہاں۔

اس کے بعد پھر کوئی لفظ نہ نکلا۔

اتنے میں وہ مسلح تلنگے اس حجرے میں آئے اور رامز کی طرف دیکھکر بولے
چلئے بہت بیٹھ چکے۔ ان بیوی کی محبت چھوڑیے۔ وقت بالکل تمام ہوگیا۔
رامز اوٹھ کھڑا ہوا حمیدہ سے مخاطب ہوکر بولا۔

حمیدہ! بہت سی باتیں کرنا تھیں۔ افسوس کچھ نہ ہوسکا۔ میری زندگی کا آخری
پیام ہے ایک بار ان چہرے کے دیکھ لو۔ مگر پیاری صبر کرنا گھبرانا نہیں۔ انشاءاللہ
حشر کے دن پھر ملونگا۔ اب چلتا ہوں۔ حمیدہ کا بے قابو دل کہاں تک تاب
لا سکتا تھا۔ بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ پیارے رامز میری وجہ
سے تم نے بہت مصیبتیں اٹھائی ہیں۔ تمھاری حمیدہ کی بھی یہی کیفیت ہے
جو تمھاری زبان سے نکلا شاید یہ آخری باتیں ہیں۔ خدانخواستہ تمھاری جان پر
کچھ آفت پہونچی تو حمیدہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ وہ بھی تمھاری طرح قبر کا کونہ
بسا لیگی۔

یہ کہکر اوسنے چاہا رامز کے پاؤں پکڑ لے۔ کیا اوس کے ہاتھ پاؤں تھرتھرا
سارے بدن میں ایک بے قاعدہ جنبش ہوئی اور وہ دھم سے زمین پر
گر پڑی۔

۱۸
باب اٹھارہوان

ملاقات

صبح کا وقت ہے - آفتاب کی کرنین ہر چیز پر [illegible] - تالاب کی صاف اور چمکدار موجین نسیم سحر کے جھکولون سے اپنی پانی کی روانی دکھاتی ہوئی پھر رہی ہین - فوجی سپاہیون کا شور سرسبز میدان مین گونج رہا ہے - ایک دریا کے کنارے [illegible] سے سرگروہ لشکر جناب [illegible] پاشا کرسی پر بیٹھا ہوا ہے - خونی جلاد قیدی کے آنے کی راہ دیکھ رہا ہے - جناب [illegible] کی جسمانی حالت بہت کمزور پڑ گئی ہے - نادر آغا کے خونفشان برچھے کا زخم جو اسکے شانے پر تھا ابھی اچھا نہین ہوا - خون کی روانی بند نہین ہوئی - اس کمزوری کی حالت مین بھی کسی قیدی کا فیصلہ کرنے کی نیت سے [illegible] آکر بیٹھ گیا ہے - ابھی تک قیدی نہین آیا اسی انتظار مین دس منٹ گذر گئے -

یکایک اس مقام سے کچھ فاصلے پر کچھ غوغا ہونے لگا - جوق جوق سپاہی جمع ہو گئے - ایک کمسن دوشیزہ لڑکی کی آہ و بکا نے [illegible] بڑے بڑے افسرون کو چونکا دیا ہے - کشان کشان قیدی رافع پیچھے آ رہے ہین - اور حمیدہ کے لبون سے شدت گریہ مین یہ فقرے نکل رہے ہین - ہائے مین ایسی سخت جان اور بے حیا زندگی کی ہوئی - ہائے مجھے موت بھی نہین پوچھتی - پیارے رافع مجھے تنہا چھوڑ کے کہان چلے جاتے ہو - وہ بے اختیاری کے ساتھ دوڑی اور رافع کے قدمون پر سر جھکا کے گر پڑتی -

کرنل صاحب [illegible] کے حکم سے کسی مین مجال نہین جو اس دوشیزہ کے ہاتھ لگائے - دوشیزہ اپنے نازک ہاتھون سے رافع کے پاؤن پکڑے ہوئے ہے جو بیڑی کی طرح معلوم ہوتے ہین - دنیا مین کون ایسا [illegible] اس بیڑی کو توڑ سکتا ہو - ایسا پتھر کا کلیجہ کس کا ہے جو ان غمزدون کی حالت پر رو نہ دیتا ہو - رافع کی آنکھون سے اسوقت آگ کی چنگاریان نکل رہی تھین اگر اسکے ہاتھ مین تلوار ہوتی تو ان ظالمون سے سمجھ لیتا یا تو جان دیدیتا یا حمیدہ کو

رفیق محمد کو جواب دینے کی بھی طاقت نہ تھی - دونوں پاؤں کانپنے لگے - شرابی کی طرح لڑکھڑاتے ہوئے ننگے کے ساتھ ساتھ چلے جب مظلومہ کے پاس پہونچے پھر وہی فقرہ ان کے دل میں تیر سا چبھ گیا - مظلومہ کہہ رہی تھی -

"اول میری قدر دین پکڑ رکھا - پھر قیدی کی طرح ہاتھ چلاتا - میرا کوئی روئے والا نہیں زمان میں نہ باپ - مجھے ہلاک کر دینے سے کسی کی کچھ خرابی نہ ہوگی اور نہ نقصان ہی ہوگا"

رفیق محمد ننگے کے ہاتھ کا سہارا لیے ہوئے سکتے کے عالم میں چپ کھڑے ہوئے تھے - دل اندر سے بول رہا ہے یہ آواز پہچانی ہوئی ہے اور فقرہ بھی کیسا دردناک ہے اب آنسو نہ رکا گیا - بیقراری سے چلا اٹھے -

"کون روتی ہے بیٹی! کیا تو مجھ بدقسمت کی آنکھوں کی تارا حمیدہ ہے"

یہ جملہ آج چار پانچ سال کے بعد حمیدہ کے کانوں میں پہونچا ہے - اسوقت اوسے آنکھ چار ہوئی - ناظرین بیٹی کہہ کر کسنے پکارا - تعجب کی نظر سے ایکبار حمیدہ نے رفیق محمد کی طرف دیکھا - پھر بلبلا اٹھی اور روتی ہوئی ابا مجھے بچاؤ - بے تحاشا دوڑی اور اپنے باپ سے لپٹ گئی - علی یوسف جو اور بھی رفیق محمد کے پیچھے پیچھے چلا آیا تھا کچھ حیرت اور کچھ خوشی سے اس عجیب و غریب تماشا دیکھ رہا تھا - اور اس میں بھی اس بے اضطراری سے کہ دیکھنے کی تاب نہ رہی بول اٹھا -

"قاضی صاحب کیا حمیدہ آپ کی صاحبزادی ہیں - میری حمیدہ بھی یہی ہے - حمیدہ تو یہاں کیونکر آئی"

حمیدہ کو جواب دینے کی طاقت نہ تھی - آج کتنے دنوں کے بعد اوسے اپنے باپ کی آغوش محبت میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے - آج کتنے روز کے بعد اوسکے دل بھر کے رونے کا موقع ملا ہے -

ادھر ننگوں نے زنجیر کھینچ کر کرنل صاحب کے پاس کھڑا کر دیا -

باب انیسواں

کرنل صاحب بیگ کے روبرو قیدی لایا گیا - کرنل صاحب دیر تک اوس قیدی کی صورت عمیق نظر سے گھورتے رہے - کوئی خلقی جوش سینے سے دماغ تک اثر کر گیا ہے - دل بیتاب ہو کر سینے سے نکلا پڑتا ہے جگر خون ہو کر آنکھوں کی راہ سے بہنے کو طیار ہے - حسرت اور تمنا الگ ہاتھ پاؤں پھیلائے ہیں چاہتے ہیں ایک بار اس قیدی سے چمٹ جائیے - بدقت ان الجھنوں کو دبایا اور پوچھا -

"بہادر قیدی! تمھارا چہرہ مُہرہ دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے تمھارا وطن یہاں نہیں ہے - شاید اناطولیا کے باشندے ہو - حیرت ہے غیر کفوں میں آکر جان دینے تک گئے -

قیدی - (راغب) جہاں اسلام کا ڈنکا بج رہا ہو - جہاں دینداروں کا مسکن ہو جہاں متبرک زیارت گاہیں ہوں - جہاں صحابہ کرامؓ کے مقدس مزار ہوں وہ ہر ایک سچے مسلمان کا وطن ہے - مسلمان دینی اخوت کے قائل ہیں اپنے برادران سے ہمدردی و اخلاص اونکا شیوہ ہے - اس لیے ہر مسلمان کا اپنی قومی سطوت و جبروت قائم رکھنا فرض ہے - قومی حمیت و آزادی پہ پانی پھیرنے کا نام اسلام نہیں ہے - میں مسلمان ہو کر کیونکر بندگان خدا کا ساتھ چھوڑ دیتا - کیا اپنی قوم کی عظمت مٹا دیتا - مجھے دین فروش بننا گوارا نہ تھا - بلکہ دین پرست ہو کے اسلام کے نام پر تصدق ہو جانا چاہتا تھا -

صاحب بیگ - موت کا سامنا دیکھ کر کیا تمھیں اس وقت خوف معلوم ہوتا ہے -

راغب - جی نہیں - موت سے ڈرنا کیا معنی - فرشتہ اجل ہر وقت تاک میں ہے جب چاہے اپنی امانت لے لے - یہ آپ کی غلطی ہے جو ایسا خیال کرتے ہیں -

یہ کہہ کے کرنل صاحب بک نے اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اوتار کر حمیدہ کے ہاتھ پر
رکھ دی۔ حمیدہ تعجب کے ساتھ صاحب بک کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی۔
کچھ دیر شادمانی و بہجت کی ہوا چلتی رہی ہر طرف سے تحسین آفرین اور
مبارک سلامت کے نعروں کی بوچھار ہونے لگی۔ چونکہ کرنل صاحب بک
کے شانے کا زخم آلہ تھا دیر تک کھڑے رہنے سے زخم بھر آیا۔ خون نکلا۔
کمزوری زیادہ بڑھ گئی۔ گھبراہٹ کا احساس ہوا۔ پاس کھڑے ہوئے آدمیوں نے
گھبرا کر انھیں اٹھا لیا اور خیمہ میں لے آئے۔
صاحب بک کی خواہش سے مرشد رفیق محمد۔ راحز اور دوشیزہ حمیدہ کو ساتھ
لے کر ان کے پیچھے پیچھے آئے۔

باب ۲۰ بیسواں

بستر مرگ

تمام لشکر میں خبر پھیل گئی سردار جماعت کرنل صاحب بک بستر مرگ پر
پڑے ہوئے کچھ دن کے مہمان نظر آتے ہیں۔ زخم بہت گہرا ہو گیا ہے۔
خون کسی طرح بند نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے ڈاکٹر معالج ہیں کسی کی دوا کارگر
نہیں ہوتی۔ راحز اور مرشد رفیق محمد حمیدہ کو خیمہ میں چھوڑ کر کرنل صاحب کو
دیکھنے گئے۔ کرنل صاحب کی حالت بہت زبون ہو رہی تھی آنکھیں نیم باز تھیں
رخسے پر سیاہی دوڑی ہوئی۔ کنپٹیاں بیٹھی ہوئیں۔ ان علامتوں سے
ظاہر ہوتا تھا کہ کرنل صاحب کا چراغ زندگی عنقریب باد فنا سے
خموش ہونے والا ہے۔ راحز نے آواز دی۔

بھائی صاحب مزاج کیسا ہے؟

صاحب بک نے آنکھیں کھول دیں۔ راحز کی صورت دیکھ کے اشک
حسرت بستر پر ڈھلک پڑے۔ بہت ہی دھیمی آواز سے پوچھا۔
بھیا۔ آؤ۔ میرے سینے سے چمٹ جاؤ۔ میری تمام زندگی ختم ہو چکی اب
ڈیرا ہے۔ مجھے اسکا خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ تم وہ آخر میرے

تمھاری حالت دیکھ کر مجھے سخت افسوس ہے - خیر میں دل سے دعا دیتا ہوں - کہ
رب العالمین تمھاری مغفرت کرے -

صائب بک - جناب سے ایک التماس ہے - آج میں نے ایک پیامبر کے
ہاتھ گورنر جنرل جبیس کے نام ایک خط بھیجا ہے - مجھے امید ہے جسوقت رامز آئینگے
بہت بڑی قدر ہوگی اور بہت کچھ بل رہیگا - میں نے لکھدیا ہے جسقدر میری جائداد
روپیہ پیسہ ہے - میرے چھوٹے بھائی رامز کے سپرد کردی جائے اور دوسری درخواست
آپ سے ہے کہ حمیدہ خواہر کی شادی اگر خلاف طبع نہو تو میرے بھائی رامز کے ساتھ
کردی جائے -

رفیق محمد - اس معاملہ میں کہنے کی ضرورت نہیں ہے - آپ کی آرزو
پوری ہوگی -

صائب بک - بڑی خوشی کی بات ہے - حمیدہ کا عقد رامز سے ہوگا -
افسوس یہ حسرت اپنے دلمیں لیے جاتا ہوں - کیا کروں خدا کو منظور ہی نہیں -
(رامز کی جانب نگاہ اٹھا کر) تم کو ایک وصیت کرتا ہوں - برٹش حکومت
کے ساتھ خبردار کسی طرح کی بے عنوانیاں یا جھگڑا فساد نہ کرنا - سلطنت عثمانیہ کا
زور ٹوٹ چکا ہے - ترکی میں اب کچھ بھی دم خم باقی نہیں ہے - تم سمجھتے ہو اسلامی
حکومت کا بول بالا ہو - یہ غیر ممکن ہے - عیسائی سلطنتوں نے باہم مشورہ کرلیا ہے
دنیا میں سوائے دول یوروپ کے دوسری قوم میں حکومت کرنے کا مادہ نہیں -
وہ پولیٹکل - سیاسی - اور تمدنی کے روح رواں ہیں - وہ حکومت کے فرض کو
نہایت مستعدی سے انجام دے رہے ہیں - ان میں قومیت متحدہ کی طاقت
کا کلی اعتراف ہے اور یہ وہ شے ہے کہ جب ایک دفعہ پیدا ہوجائے تو پھر
کوئی طاقت اس کے نشو و نما کو نہیں روک سکتی - قانونی مجالس اور قانونی کونسلوں
کے انعقاد کے لیے پارلیمنٹری تجربہ کی شرط لگادی ہے اور اس سے حق انتخاب
کی طرف ایک معقول قدم بڑھ رہا ہے - تعلیم اور صنعت کے صیغوں میں بے حد
ترقی ہو رہی ہے - ان باتوں سے دیکھتے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسقدر جن
سلطنتوں میں اتنے کام ہوتے ہوں وہ غارت ہوسکتی ہے - اور اسلامی حکومت

بحران کے ہوتے ہوئے حکومت کا نقارہ پیٹ سکتی ہے - اور اس کے علاوہ ایک بات اور بھی تو ہے -

اتنا کہہ کر سردار جماعت نے کروٹ بدلی - خدمتگار پنکھے سے ہوا دینے لگا راہمز سمجھا اب وقت واپسین ہے - گھبرا کر پوچھا - فرمائیے آپ اور کیا کہنا چاہتے تھے -

صائب پک - (بہت ہی باریک آواز میں) بھائی اب سلطنت عثمانیہ میں طاقت نہیں قسطنطنیہ کی حکومت برقرار رکھنا بہت مشکل امر ہے - کیا کہوں زیادہ بولنے کی طاقت نہیں - میں نے اپنی فوج کو واپسی کا حکم دیدیا ہے - گورنر جو جیس آجکل بغداد میں ہیں - میں جانتا ہوں وہاں بھی بہت بڑی خونریزی ہوگی اور تعجب نہیں بغداد برٹش حکومت سے نکل جائے - تم ترکوں کے گورنر کمال پاشا - انور بے وغیرہ سے ملو - وہ بہت دور اندیش ہیں جہاں تک ہوگا تمھارے فطرتی اور قدرتی حقوق کو پامالی سے بچائیں گے - یہاں جسقدر فوج ہمارے ہمراہ ہے تم اسکو اپنی نگرانی میں رکھو تا وقتیکہ کوئی دوسرا حکم نہ آوے یہاں کی حکومت تمھارے ہاتھ میں دیتا ہوں -

راہمز - آنجناب معظم! آپ کا ارشاد بسر و چشم منظور ہے مگر اس حکم کے بجاآوری مجھ سے ممکن نہیں میں عیسائیوں کے لشکر کی کمان اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا - میں قومی کام کا بیڑہ اٹھا چکا ہوں - اسلام کی حریت قائم رکھنے کے لیے اپنی جان تصدق کر دینا منظور ہے - آزادی کی وہ نعمت جس پر سلطنت برطانیہ کو ناز ہے ترکوں کو بھی اس سے بہرہ یاب کیا جائے مگر یہ ہوتے دکھائی نہیں دیتا اور اس کے لیے ضرور کشت خون ہوگا - گو ترکی کی طاقت توڑ دی گئی ہے مگر دنیا بھر کے مسلمانوں میں قومی جذبات بھڑک اٹھیں تو تعجب نہیں -

صائب پک - میں سمجھ گیا - تمھارا دل - جگر - جسم - جان جو کچھ ہے قوم کے لیے وقف ہے - اچھا اس باب میں اب کچھ کہنا نہیں چاہتا - بولنے کی طاقت سلب ہوئی جاتی ہے - دم رکتا ہے - سانس بھی جواب دے رہی ہے -

صائب پک میں بات کرنے کی طاقت زائل ہوگئی - زخم سے خون کی دھار

بھنے لگی - یکایک ٹھنڈا ٹھنڈا پڑ گیا - صائب بک دنیا مین نہین - مٹی پڑی ہوئی ہے - روح جسد خاکی سے نکلکر خدا جانے کدھر چلدی - رامز رونے لگا - رفیق محمد مرشد میجر - کرنل اور دیگر معززین کی اشکباری سے تمام خیمہ گونج اٹھا - دوسرے دن کوئی پہر بھر دن چڑھے میت اٹھائی گئی اور وہین قریب ہی کسی قبرستان مین دفن کردی گئی -

باب ۲۱ اکیسوان

شادی

سعید بک پاشا اتحادیون کے قید مین پھنس کر جلاوطن ہوگئے - رامز اور حمیدہ کو ساتھ لیکر رفیق محمد اپنے اناطولیہ آئے - حمیدہ اپنی مان اور اپنی بہن زہرہ سے ملی - حمیدہ کو دیکھکر زہرہ اپنے باپ کی یاد کرکے رو دیائی -

ایک دن زہرہ نے بہن حمیدہ کے کان مین کہا - تم نے دیکھا جو مین نے کہا تھا وہی ہوا - حمیدہ نے مسکرا کر اسکا جواب دیدیا - ہان خدا کی مرضی ایسی تھی -

دو ہفتہ بعد رفیق محمد نے تزک و احتشام کے ساتھ حمیدہ اور رامز کی شادی کردی - گل و بلبل کی یکجائی ہوگئی - اور دونون چین اڑانے لگے - اور ہمارا قصہ بھی ختم ہوگیا -

---

مجموعہ کلام مظہری

جناب مولانا مولوی شفیع احمد صاحب مظہری - ایم اے علیگ کی قومی - اخلاقی اور سیاسی نظمون کا
قابل قدر مجموعہ اگر شاعری سے قطع نظر کرکے دیکھا جائے تو اپنی قسم مین بے نظیر ہین - الگ الگ کتاب
کی صورت مین چھپی ہوئی رنگین دلفریب ٹائٹل سے مزین - ہر ایک کی یکجائی قیمت ۶ ؍

اجتماع ضدین

جناب رشید تھانوی کے قلم سے ایک اخلاقی ناول جسکا پلاٹ بہت دلچسپ ہونے کے علاوہ جذبات
فطرت سے معمور ہے - عشق کی لگاوٹین اور حسن کی فسون سازیان عجیب دلفریب انداز مین الفاظ
شعر و نثر کا اثر رکھتے - کتاب کی ہر ہر سطر کچھ نہ کچھ دل آویزی رکھتی ہے اور ہر ہر جملہ مین کوئی نہ کوئی
نئی تراش خراش ہے - یہ فسانہ اصلاح معاشرت کی غرض سے لکھا گیا ہے - اسمین اس بات پر
زور دیا گیا ہے کہ اتحاد خیال مرد و عورت کی آئندہ خوش حال زندگی کے لیے سب سے زیادہ ضروری
ہے لیکن والدین اکثر اس بات کو نظر انداز کر جاتے ہین اور غریب دولہا دولھن تمام عمر بدمزگی
سے گذارتے ہین - شادی کرنے سے پیشتر اگر اس کتاب پر نظر ڈال لی جائے تو یقیناً پڑھنے والا
نفع مین رہیگا -

کیا بلحاظ زبان اور کیا بلحاظ خیالات کتاب ہر طرح قابل قدر ہے - لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور
ٹائٹل دلفریب قیمت ۶ ؍

حجاج بن یوسف

جرجی زیدان اڈیٹر الہلال مصر کے ایک معرکۃ الآرا ناول کا ترجمہ جسمین خلیفہ عبدالملک کی پالیسی
حجاج بن یوسف کے مظالم حجاج اور عبداللہ ابن زبیر رضی کا معرکہ - کعبہ کا محاصرہ - عبداللہ
ابن زبیر رضی کی شہادت - خلافت کے مدعی اور ان کے جوڑ توڑ - حسن نامی ایک نوجوان کا عرب کی
ایک مشہور لڑکی پر عاشق ہونا - اور اس عشق کی بدولت خطرات مین مبتلا ہونا - ہجر و وصال کے
تذکرے - رزم و بزم کے سین - دلچسپ انداز اور سلیس عبارت مین بیان کیے گئے ہین - اس کتاب